بعون صمدانی محیی کون و مکان فضل خلاق زمین و زمان ملتجائے عالمیان

زر کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول اہل جہان ہوا

بحر عروض صنائع محسنات کا فضل و خلاصہ زمین میں بیان سجاعی

زر کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ طبع مزین مقبول اہل جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت
شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا و مدحت ائمہ ہدی ارکین شریعت غرا کہتا ہی فقیر حقیر سید
مظفر علی اسیر کہ در بیولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان باصدق و صفا فقیر خانہ
مین جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا
باہم دیگر رہا چنانچہ صحیفہ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر الاماجد و الاماثل رئیس الحکما
استاد الکملا محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہی اور اوسپر بعضے کملاے اصحاب فضلت و
براعت فراعنی مولوی سعد اللہ صاحب نی حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکھہ کر جابجا
اعتراض کیے ہین اور شرح شیخ مہدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بھی ہو بارہا صحبت مین پڑھا گیا
بعضے مطالب زیادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
صحت سے بھی رہگئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد وکان حقا علینا نصر المؤمنین احقر العباد نے
مطالب نو و کہن عبارت اردو مین بطریق ترجمہ لکھے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار

اور کہین کہین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھ دی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدیونکو سہل ہو
اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ و شرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہو گیا
مشتغیون پر حال اوسکا منکشف ہو جاے طرز تحریر یہہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور سے
عبارت اپنے ترجمے سے اور ح نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی و باللہ التوفیق
م الحمد للہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین و آلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین
واسطے خدا تعالے کے تعریفین شکر کرنے والون کی اور درود کاملہ نازل ہو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیاے مرسل کے ہین اور اوپر اونکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا
ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت الٰہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت الٰہی ہے حمد سے مقصود ادائے ستایش ہے
اور صلوٰۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے م اما بعد این مختصری
در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد و آنرا معیار الاشعار
نام نہادہ آمدت یہہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے کہ بالتماس
بعضی دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے
کہ میزان شعر موزون اور ناموزون کا ہے منتخب سے اور عروض کردل بمعنی معروض اور مصدر اوسکا
مجرد و مشتق یعنی معروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتے ہین کہ موزون ناموزون سے
جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسائل سے عروض مین بکثرت لکھی
ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی ازپی رونده سے
اور اوسکو قفو سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن چونکہ بیشتر یہہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ کے اکثر باقی الفاظ کے
واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے
اوس سب سے جو تکرار پائی الفاظ متشابہۃ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث اور رسالہ عطائی و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و چاشنی
گرفتن زر و سیم و آلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے م و این مختصر مشتمل بر مقدمہ و دو فن

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل ست **فصل اول** در حد شعر و تحقیق آن ست اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اوسمین تین فصلین ہین فصل اول تعریف و تحقیق شعر مین

مقدمہ بالضم میم و کسر دال مشدد پیش رونده ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاسے واسطے آسانی مطالب آئندہ کے کذا فی المدار و الموئید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید یا تحتانی بمعنی حقیقت شی مستعمل ہے اور یہہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کی چیست این سخن ہین مرکب از ما موصولہ و از لفظ ہی سے بکسر ہا و فتح یا ضمیر مونث واحد اور یاء مشدد علامت جعل ہے اور تا واسطے مصدری مگر یا لفظ ہی بجہت اجتماع یاآت حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث اور صناعت بکسر اول پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح و المنتخب و الکشف اور حد بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک غیاث سے ہم شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام موزون مقفی ست شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل مقبل ہے اور بعرف جمہور یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون بوزن عروضی اور مقفی ہے کلام سخن گفتن و سخن مثقف ہے اور تخیل خیال کردہ شدہ جیسا کہ تخییل ہو مقفی وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آئندہ متن مین مفصل مرقوم ہین این صاحب حاشیہ نے یہہ شبہہ کیا ہے ح قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید نحوی از تخییل باشد کہ مقصود بالذات است و ازینجاست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک الا فی کونہ کلاما مخیلا و دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند چنانکہ محقق خود در اساس الاقتباس میگوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد چنانکہ بعضی اشعار یونانیان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری و سریانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار نکردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان کردہ اند و نظر منطقی خاص بر تخییل و وزن را از ان جہت اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضای تخییل کند و صناعت منطق با حسب بالذات

از تخییل شعر ست و با لعرض از دیگر احوال تم کلامہ آور صاحب شرح نے اوسکا جواب یون لکھا ہے شعر

باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق ست زیراکہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم

جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ ہست و این بجہت مناسبت تخییل ست تم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہے

اس وجہ سے کہ یہہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہر کیف فقیر نے

اس باب مین رقعہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف نے جواب

اوسکا یون لکھہ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط النفس یا انقباض باشد

ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف صرفیان و عروضیان پس این شبہہ

شبہہ محض ست و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان دام ظلہم

نے اس جگہہ یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے

خیال مین گذری چنانچہ یہہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین

از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنی لغت مین معتدل کے بھی

آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ و افی ہدایہ و انبتنا فیہا من کل شی موزون لکھے ہین اور عرف عام

مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہے تابع نظام حرکات و سکنات وغیرہ

کی چنانچہ انشاءاللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہہ تمہید ہوا پس معلوم ہو کہ یہہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور

وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل و دیگر معنی

تمام عبارت کے یہہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنے خیال کردہ شدہ اور معتدل ہو جس مین

تطویل یا اجمال مضر نہو فہم مطالب مین اور یہہ کلام البتہ اثر کریگا نفس مین بہ انقباض یا بہ انبساط یا یہہ کہ

تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوس سے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر کرین کہ جو دلالت کرے

اون معنون پر چنانچہ و تقشعر منہ جلود الذین الایہ مین تصریح کی ہے پس بنا بر این اعتراض مذکور مرفوع اور

شبہہ مسطور مدفوع ہے قال تعالی الیہ یصعد الکلم ... اور فقیر کے ذہن مین یہہ آتا ہے

کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان

نثر و نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی نبی آخر الزمان پیغمبر

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را شعر نیاموختیم کہ کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہے اور منطقی کو

غرض اور بحث قضایا ہی تخئیلیہ سے ہی نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ جب ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال اور
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل [illegible] سیقی نے کی ہے
اگرچہ اوسکو غرض اور بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر مین
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہین کرتی اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہو جائے کہ کوئی کلام تخئیل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہہ ہے کہ متقدمین اونہین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اونکو اپنے مطلب سے جدا ور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند او عبارت
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
کسواسطے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہہ حال ہے کہ کل اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجرید کی یہہ ہے متن والشعر من الصناعات وہو عند القدماء کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی انتہی شرح الشعر صناعۃ من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل تقتضی للنفس بسطا او قبضا اما المحدثون
فالشعر عندہم کل کلام موزون متساوی الارکان مقفا دوسری جگہہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے والشعر التام کا کی
بالکلام المخیل وبالوزن وبالنغمۃ المناسبۃ ان فانہما والکلام یحاکی اما بالالفاظ او بالمعانی او بہما او روزن
کی بھی کئی صورتین ہین وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہہ ہے وآما فی الامم القدیمۃ من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم
ینقلوا عن قدمائہم شعراً موزوناً بہذہ الاوزان العروضیۃ بل باوزان ہی بالنثر اشبہ ولو افیہا غیر متفقۃ
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دلیلون سے نزدیک متامل کے پیدا ہے کہ شعر کو وزان سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہرچند غرض اور بحث اونکو تخئیل سے ہے پس

قول محقق صحیح کٹھہرا فتاال هم اما کلام الفاظی باشد مؤلّف از حروف که بحسب وضع بر معنی مقصود دال باشد
و شعر بی الفاظ متصور نتوان کرد و اگر کسی به تکلّف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی از دست یا چشم مثلاً جزوی
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد ازان جهت که مشتمل باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی ست پس کلام الفاظ ہین مؤلف حروف سے که بحسب وضع معنی مقصود پر دال ہون اور
شعر بے الفاظ نہین ہو سکتا اور اگر کوئی بہ تکلف ایک فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی
ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا حکم لفظ کا ہے کہ حدوث صوت یا خیال صوت اوسمین
ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو مین لفظ ہے
متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم سے کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح کہ فائدہ تام سنے جیسے زید قائم اور قام زید منتخب اور غیاث سے اور مراد حروف سے حروف تہجی
ہین اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ مین کہا ہے یہہ ہے مثلاً کہے کوئی یہہ مصرع ع مردی
از خانہ برون آمد و گفتا اور اشارہ آنکھہ سے کرے معنی اوسکے یہہ ہوے کہ بیا یا یا ہاتھہ ہاتھہ پر مارے
معنی اوسکے یہہ ہوے کہ بزن پس یہہ حدوث صوت یعنی ہاتھہ پر ہاتھہ مارنا اور یہہ خیال صوت یعنی
آنکھہ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے مگر یہہ بھی تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ش
مطلب متن از فہم صاحب میزان رو گرفتہ و بزعم مصنف براہ دور از معانی رفتہ اللهم ارنی حقائق الاشیاء
کما ہی باید دانست کہ مراد مصنف اینست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکہ درین مصرع
ع مردی بدر خانہ ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زدہ مفہوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکہ درین مصرع ع کہ مرا با تو ہیچ کار نماند و دست را
دو بار حرکت دہند کہ لفظ برو برو ازان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت راست نیاید پس خیال
صوت می شاید چنانکہ درین مصرع ع گفتم کہ بجانم نگری گفت + و پس از لفظ گفت اشارہ بحرکت چشم
نماید کہ لفظ بچشم بہ خیال درآید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این ہمہ از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف ہم اشارہ بآن نمودہ تم کلام ظاہر ہے کہ حاصل دونون عبارتون کا ایک ہی

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھہ اور تھا اگر بیان درست نہو سکا پہر کیف یہہ مقام چندان وقت طلب نہین ہے ھم و ہمچنین الفاظ مہمل بے معنی را اگرچہ بہ تجمع وزن و قافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند یہہ فقرہ عطف ہے اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح الفاظ مہمل بے معنی کو اگرچہ موزون اور مقفی ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول اور میم ثانی مفتوح فرو گذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار رہا کردہ و گسستہ از غیاث سے اور اصطلاح مین جو کلام کہ معنی نرکھتا ہو ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون اور معنی اونکے کچھہ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے اتہا ثما للاھر فی البدیہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہہ ہے ۞ روزی کہ در بدخشان یخ بر خیار بندد ۞ فالودہ دمشقی خلخال مار گردد پس ایسے کلام بے معنی کو شعر نکہنا چاہیے ھم و حکم ہذیانات اہل مجون و ہزل کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بحسب قصد ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر را و غیر شعر را بجای جنس ست اور حکم بیہودہ گوئیون اہل مجون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہے پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجای جنس ہے ہذیان لغت مین بفتحتین و ذال معجمہ سخن بیہودہ گفتن بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب الصراح والغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباکی پس اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عند الاصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی فائق مین شعر چہ خوش گفت فائق شاعر غرا ۞ کہ چون ذہن مین ذہن رسا نباشد ۞ بمقام شعر چو سرود افتد ۞ تشدید صحیح چرا نباشد ۞ نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مینے ایک شعر کسی وزن مین کہا تھا اوس مین لفظ ہیمہ مشدد تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بہی اس مین شریک اونکے ہوئے مینے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکہہ بھیجی انشاء اللہ خان نے خفیف ہوکر چند شعر میری ہجو مین کہے مینے بہی ایک سالہ اون دونون کی ہجو مین لکہا کہ جواب ترکی بترکی شعر آخر اوسکا یہہ ہے ۞ شعر ۞ چون این رسالہ واقع دخل ہر شاعرست ۞ زین وجہ نام رشدہ یکبارگی فاختہ

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہین کا اور ایک مصرع کہین کا
آمدم بر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجاے جنس ہے یعنی
معنی جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نکہا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب مسلم العلوم مین موید اسکے یہہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر و دقیق و فی البسیط تصحیح المادۃ متعسر و مشکل ولان ابہام المبہم و تعیین المبہم امر عظیم انتہی فلہذا
علیہ الرحمہ نے احتیاطا کلام کو بجاے جنس کہا فتامل ــ قولہ بجاے نفس
نماید پس مراد ازان تخییل است اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجہی از وجوہ مانند بسط یا قبض
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل است تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیأتی شود در وی مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکماے یونان از اسباب ماہیت شعر دانند و شعراے عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اعراض و ملائمات است
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہوجاے
یا رنجیدہ ہوجاے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہووے اسکا نفس مین منشا صدور ایک
فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا مبدء پیدا ہونا ایک ہیئت کا نفس مین مانند رضا
یا ناخوشی کی یا کسی لذت کی کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکماے یونان اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہین اور شعراے
عرب و عجم اسباب حسن شعر سے سمجہتے ہین پس بقول یونانیان یہہ تخییل فصول شعر سے ہے اور بقول شعرا منزلہ عرض لازم کے
شعر کے پس معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اوس سے
انقباض نفس ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور مبدی وسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوحہ صیغہ اسم ظرف
باب افعال سے جگہہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر پیش دستی کرنا کسی کام مین غیاث سے
اور ہیأت بر وزن غیرت ہیئت اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی اور

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور مؤید سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ بالفتح لکھے ہین غیاث
سے اور سخط بالضمتین اور خمار بضم وسکون ثانی اور فتحتین ساز او رمؤید سے اور منتخب مین بالضم اور بفتحتین ہے
اور صراح مین بضم اور بفتح اور سکون ثانی اور بضم دو بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب
اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق مین
وہ چیز کہ تمیز دیوے ایک شی کو مشارکات ذاتیہ سے یا وجودیہ سے جو ہوا اپنی شی ہوتی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق
تمیز دیتا ہے انسان کو اور حیوانات سے کہ شریک ہین اوسکے جیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکے
جو نفس مین انبساط پیدا کرے مصرع شراب تلخ چون یاقوت سیّال ٭ مثال اوسکی جو نفس مین انقباض
پیدا کرے مصرع عسل تلخ و ترش چون نکس ہا ٭ مثال اوسکی جو نفس مین منشا اقدام کا ہو
سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو بخشد ٭ با خلق خدای کن نکوئی ٭ یا اشعار رجز وقت
جنگ نظامی کہتا ہے بیت زنا چہ رخم چہل فولاد خای ٭ کہ بر پشت پیلان کشم پیلپای ٭ درم
پہلوی پہلوانان بہ تیغ ٭ خورم گرد گردنان بیدریغ ٭ مثال اوسکی جو نفس مین باعث امتناع
کا ہو سعدی کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود ٭ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست ٭ چہ حاجت
کہ با وی کنی دشمنی ٭ کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست ٭ مثال اوسکی جو نفس مین باعث رضا ہو
سعدی کہتا ہے بیت رسیدم آہو چو کسی سیر نکند در تو کند ٭ بازگویم کہ کسی سیر نخواہد بودن ٭ یا اشعار
مدح جیسا کہ ناصر علی نے مدح ذوالفقار خان مین ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپے
صلہ مین دیے مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار ٭ نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار ٭ مثال
اوسکی جو نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل ٭
چنانکہ بانگ درشت تو میخراشد دل ٭ یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے
بیت تا میر آفتاب ترا خواند روزگار ٭ خورشید سر برہنہ برآمد ز کوہسار ٭ مثال اوسکی کہ جس سے
نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتین بہت سی ہین از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت
ساقیا برخیز و دردہ جام را ٭ خاک بر سر کن غم ایام را ٭ ہم وا تا وزن ہیأتی ست تابع نظام ترتیب
حرکات و سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیأت لذتی مخصوص یابد کہ آنرا
درین موضع ذوق خوانند ٭ واما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

اور اوسکے مناسبت کے عدد ہین اور مقدار ہین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات
اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فَعِلُن ہو اور ضرب مین فعلن یہہ مناسبت کی خارج نہین حسب حقیقت ایسی حرکات اور سکنات مناسب
کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اونسے ایک تشکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اوس وزن
کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھاویگا اوسکو ذوق کہین گے (مقدار ۱۲) ہم موضوع آن حرکات و
سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در ادراک آن نسبت
مدخل عظیم ست وباین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
وبعضی نباشند واز صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب وبعضی را نبود وعادت را ہم
دران باب مدخلی تمام است وباین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل (اموختن ۱۲) بحسب اختلاف امم مختلف
ست اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے
یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک مین دخل تمام
ہے اسی سبب سے (بانسلی وغیرہ ۱۲) بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے
نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اونمین سے بعضونکو امکان تحصیل
باکتساب ہے اور بعضونکو امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً
اکثر اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل اور خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی
مین تال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہہ
بیان وزن شعر منظور ہے (علما ۱۲) نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی تال کے
ہم وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست وہر موزون بوجہے از وجوہ تخییل باشد واگرچہ ہر مخیلی موزون
باشد اما اعتبار تخییل دیگرست واعتبار وزن دیگر ونیز اعتبار وزن از ان جہت کہ وزن ست دیگر ست

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگرست اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن
سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام
موزون رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہیں اگرچہ ہر مخیل موزون نہیں ہے کسواسطے کہ تخییل نثر سے
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن سے ہے نفس میں اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ یہہ تابع نظام ترتیب حرکات و سکنات سے ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور ہے
اور اس جہت سے کہ اقتضاے تخییل کرتا ہے اور ہر کہ بوجہ وزن اسکو موزون کہتے ہیں اور بوجہ تخییل
کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہیں اور ہر کلام مخیل شعر بھی
ہے ھ و باتفاق وزن از فصول ذاتی شعرست الا آنکہ بسا بسا باشد کہ تناسب آن تام نباشد و نزدیک
باشد بتام مانند اوزان خسروانیہا و بعضی لاسکویہا و شاید کہ بعضی اهم آنرا بسبب مشابہت از اوزان
شعر شمرند و بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتد
ت اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا
ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتیں ہیں کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو ساتھ مناسبت
تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضے اوزان آوازلاسکوہی کے اور کبھی بعضے لوگ اوسکو بسبب مشابہت
کے اوزان شعر سے جانتے ہیں اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہیں جانتے
پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن میں اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوہی بفتح سین و کاف و کسرۂ واو
اور یای معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور
خسروانی ایک لحن ہے منسوبات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز میں جہانگیری سے
اور برہان قاطع سے شش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و لاسکوہی
منسوب باشد بلاسکو نام شخصے کہ اشعر ترک زمانہ خود بود کہ تصنیفات او بسے جابجا نہ میکرد و بنام موجد آن
طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوہی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہرا یہہ معنی ایجادی ہیں کہ
جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت میں پائے نہیں جاتے ھ و اما قافیہ تشابہ اواخر ادوار باشد و مراد
از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچہ در حکم مقاطع باشد در لفظ یا
در معنی ست ھ اما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی ر

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بعد
قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ؎ ساقی ازان بادہ منصور دم ٭ رنگ و در اندیشۂ من صور دم ٭ پس اگر بعد قافیے
کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہہ بیت ؎ زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر
بہر بتان نثار کردم ٭ جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین الاول قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھہ
بار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معناً دوسرا قافیہ زبان کا
ساتھہ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً تیسرا قافیہ
چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات
کے معناً نہ لفظاً تحت عبارت تشابہ او دار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر ست چہ گاہی ہمہ بیت جز
قافیہ و ردیف نباشد فافہم ٭ و مراد از دورہا در ینجا یا مصراعہا ست کہ قافیہ در ان اعتبار کنند چنانکہ
در مثنوی یا بیت ہای تام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا اور مراد دور سے یہان وہ مصرع ہین جنمین
قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہای
قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے انکو دور کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ
اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دو ہین حقیقۃً اور تمام بیت کو یعنی دونون مصرعون کو
بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین ٭ و باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات و اوراحہا اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ
رباعیون مین اور اوراحون مین یعنی اوراح جمع ورح بمعنی مستزاد ہے یعنی رباعی مین مصرع اول اور ثانی
ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہے رباعی ؎ تیغ بستہ جہان لبس ز تاثیر ہوا ٭ شد
موجہ آب ہیچو موج خارا ٭ در صفحہ بشکل نقطہ گردید الف ٭ از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ٭ اور مستزاد مین
بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت ؎ آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا ٭ در حضرت
شاہی ٭ در غلغل بلبل چہ خبر باد صبارا جز نالہ واہی ٭ و باشد کہ در دورہا کہ اجزای یک بیت باشند اعتبار
کنند مانند مسمطات چہار خانہ و غیر آن اور کبھی دورون مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہین
اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ و غیرہ کے پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جسمین چار قافیہ

ہون تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے ع
من ماندہ ام مہجور ازو ۔ درماندہ و رنجور ازو ۔ گویا کہ نیشی دور ازو ۔ در استخوانم میرود ۔ اور کبھی
چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہین مثال بیت چہ یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزارے ۔
بہاری حسن گلزاری بفن و فتنہ قتالی ح در تحت عبارت وغیر آن نوشتہ پنج خانہ و شش خانہ
یعنی مخمس و مسدس فافہم ھم و اگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند و باشد کہ انجا اتحاد حروف خاتمہ
اعتبار نکنند و بر تقارب آن در مخارج قتصار نمایند ت اور اگر غیر شعر یعنی نثر مین اعتبار قافیہ کرین
اوسکو سجع کہتے ہین اور کبھی نثر مین اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہین کرتے ہین حروف قریب المخرج پر
اقتصار کرتے ہین پس سجع لغت مین بالفتح معنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے
اور اصطلاح مین برابر ہونا دو لفظ اواخر فقر تین کا اور سجع تین قسم ہے اول متوازی اوس مین حرف روی
اور وزن اور عدد مین برابری چاہیے جیسے گل اور دل اور بہار اور قرار اور صوری اور دوری اور مہجوری
اور مجبوری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید را اوسمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے
اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور رال اور مثال اور بود اور وجود سوم متوازن
اوسمین موافقت دو لفظون کی وزن اور عدد حروف مین چاہیے اور رو مختلف جیسے عار اور از رای
اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہہ قسم مرغوب نہین ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم مین کرتے
ہین اور نثر مین اوسکو سجع کہتے ہین غیاث اللغات اور اقتصار لغت مین بالکسر و صاد مہملہ کوتاہی کرنا
اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی مین کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق
علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہہ فقرہ کن سبعًا ضاریًا وذئبًا خالسًا وكلبًا
حادسًا ولا تكن انسانًا ناقصًا یہان روی قریب المخرج ہے معنی یہہ ہین کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ
ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ھم و در یک دور اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر
دوری دیگر با آن ست اور ایک مصرع اور فرد مین اعتبار قافیے کا ممکن نہین الا بعد فرض کرنے
مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دور نہونگے قافیہ معتبر نہوگا ھم و چنین گویند کہ در اشعار یونانیان
قافیہ معتبر نبودہ ست وحشوی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفیٰ و آن را
یونہ نامہ نام نہادہ ست اور ایسا کہتے ہین کہ یونانیون کے اشعار مین قافیہ لازم اور ضروری

تہا اور جشونی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین
اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا ہے هم پس ازین بحث ها معلوم می شود که اعتبار قافیه از فصول ذاتی شعر
نیست بلکه از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر ہست مانند قصیده و قطعه
و مانند آن ت پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ
اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ اور قطعہ
کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی
اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا
ہر چیز کا اور اصطلاح شعر مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گو یا وہ ایک ٹکڑا غزل سے یا قصیدے
سے بریدہ ہوا ہے کذا از کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے
متاخرین نے جایز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی
جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک
فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہین گے اور اعتبار قافیہ نہو گا هم و حد شعر بحسب
عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس و اگر اعتبار قافیه در حد شعر و اجب شمرند
کلام موزون باشد بر وجہی که چون قراین زیادت از یکی شود ان قراین مقفی باشد ت اور تعریف
شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور بس اور اگر اعتبار قافیہ تعریف
شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرح کہ جب سجع یا ابیات ایک سے زیادہ ہوون وہ
مقفی ہوون حاصل یہہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے
لا یکاد ان یسمی عندنا بالشعر ما لیس بمقفی اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین
ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے هم

فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی

در لغات لغت عرب رزانت و خفت مختلف ست چه تازی مثلاً القیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر
باشد و پارسی بخفت مایل تر ت فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین ازروی لغات کے
زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے اور فارسی
سبکتر لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان قوم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکے مشہور نہون

غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف
اور مدار میں بمعنی استواری غیاث سے ہم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد و آن چنان بود
(ذوات ۱۲)
که حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست
اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہیں یعنی عین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل
بعضے زبانوں میں مخرج سے بدشواری نکلتے ہیں مثل ضاد معجمہ اور ثاے مثلثہ اور طاء مہملہ کے تازی میں
اور بعضی زبانوں میں برخلاف اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہیں جیسے اور
اور [illegible] فارسی میں ہم و یا ہیئت حروف باشد و آن چنان بود که حرکات حروف در بعضی لغات
(یا)
بکمیت بیشتر بود مانند لغت تازی که اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات
(مقدار ۱۲)
بخلاف آن و یا بکیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی که حرکات حروف در وی تام باشد بخلاف
پارسی که بعضی حرکات در وی مختلس بود مانند حرکت دال در لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف
(بودہ ۱۲)
زبانوں کا صورت حروف کی ہے اوسکی دو صورتیں ہیں ایک یہہ کہ حرکتیں حروف کی بعض لغت میں
مقدار میں زیادہ ہوتی ہیں مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس میں متحرک ہوتے ہیں
مثل ماضی اور مضارع اور اسماے معربہ اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الآخر بھی ہوتے ہیں مثل امر و نہی
کے اور بعض مبنی کو مثل ضمہ کی اور اکثر زبانوں میں برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن
ہوتے ہیں مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ حرکتیں حروف کی درمیان
بعض لغت کے کیفیت میں زیادہ ہوتی ہیں مانند لغت تازی کے کہ حرکتیں حروف کی اوس میں تام
ہوتی ہیں بخلاف فارسی کے بعضی حرکتیں اوس میں مختلس ہوتی ہیں یعنی غیر تام مانند حرکت حرف دال کے
لفظ پارسی میں پس اختلاس بمعنی ربودن ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث
حذف کرکے دو ثلث کو تکلم کریں ہم و اوزان ہم در رزانت و خفت مختلف باشد بحسب اختلاف و اتفاق
اجزای دورہا و چہ بحسب کثرت و قلت حرکات در ہر دوری ست اور اوزان بھی ثقالت او خفت میں مختلف
ہوتے ہیں کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف سے ہے
بیشتر عربی میں مستعمل ہیں مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم الطویل اور جنکی وضع ارکان متفق ہم
سے بیشتر فارسی میں استعمال انکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم میں یہہ وزن

اوس وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع مین کہ فعولن
مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہم ولا محالہ وزن گران تر ہے یعنے
مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ در او دو از آن
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و بر آنچہ حرکات کمتر باشد بتکلف تر پس بعضی اوزان تناسب
بعضے لغت باشد دون بعضی بطبع و باین سبب بسیار بحرہاست کہ خاص شدہ است بہ بعضی لغات
و در لغات دیگر اگر بران شعر گویند در بداہت نظر آنرا موزون نشمرند است اور لا محالہ وزن ثقیل لغت ثقیل
مین خاص تر ہے مثلاً عربی مین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکی مصرعونمین
حرکات زیادہ ہین آسان تر ہے اور جس زبان مین کہ حرکات کمتر ہین تبکلف پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت کے ہین سوا بعض کی طبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانونمین
اگر اور زبانون مین اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر مین ناموزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر
اوزان عرب مین مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین ہم و ہمبرین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک
تشابہی در بعضی گران تر محسوس باشد و در بعضی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را
شاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام شاید است اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیونمین
اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران تر مین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر مین
یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی مین چاہیے اور فارسی مین بسبب اختلاف
را اور لام کے نچاہیے کسواسطے کہ اختلاف روی کا باوصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکتر
مین یعنی زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیوب ہے ح قولہ اندک
تشابہی یعنی در لغت زبین و گران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبر می شود مثل تناسب و
تشابہ میان ضرب و سلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتواند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت بمیزان
قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب ست از صاحب
کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ بالاتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از
کلمہ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام و را روی باشد باید ضرب و صلب چہ باشد و روی قرار دادن
حروف میانہ لفظ بکدام تقریب تواند شد تم کلامہ اور اس جگہہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے

رسالہ قافیہ مین جس جگہہ بیان روی ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی است کہ بنای قافیہ
بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب و سلب
قافیہ باشد بائی خوانند

فصل سوم در ذکر صنائعہا کہ شعر را بآن تعلق باشد

چون این
قواعد ممہد شد گوئیم اما کلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد
و از معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علما رست اور جب یہہ قاعدے مقرر ہولے
اب کہتے ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اوسکی نفس الفاظ سے بحث تعلق بصناعات لغویان ہے یعنی اہل لغت اوسکو جانتے ہین
اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے یعنی عموم علما پس محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجای جنس لکھا اسکی وجہ
پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے اور یہہ جو لکھا ہے کہ فائدہ بجای جنس لکھنے سے یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے
ہوتی ہے ذہن مین اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان
قوم مین تعلیل و تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف و نحو
دونون کی ثابت ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے صحیح مناسب آن بود کہ بعد سیفمر مود
و از مباحث کلماتش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف و از ترکیب آن بعلم نحو بل در عبارت شیخ
نیز کہ این کلام محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور است ش ایراد صاحب میزان بحث ذکر نکردن
علم صرف و نحو کہ بر محقق علام است محض بیجاست کما لایخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہہ شبہہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت مین لکھہ بھیجا مولوی صاحب نے
یہہ عبارت جواب مین لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل است زیرا کہ بحث لغویان از حیثیت کلمہ است
و بحث نحویان از اعراب است آنہم از حیثیت کلمہ است و ہم میتواند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود
کہ ہر چند بحث اعراب از حیثیت لفظیست اما استفاضہ معنی از آن می شود فقط اب کہتے ہین ہم کہ منشا اس
اعتراض کا یہہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہہ باطل ہے اس سبب سے
کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی مین یہہ عبارت ہے
حیث قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک آور مطول مین یہہ عبارت ہے
حیث قال متن اللغۃ یعنی معرفت اوضاع المفردات لان اللغۃ قد یطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

نقشے اور یہہ عبارتیں کما ینبغی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ہم و از تحسینات و تزئینات ہر دو کہ از جملۂ عوارض
کلام باشد تعلق بصناعات کہ بآن خاص ست اور تحسینات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض
کلام سے ہین تعلق اوسکا بصناعات خاص سے ہے کہ محقق علیہ الرحمہ خوب بیان فرماتے ہین ہم مانند علم خطابت
و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معائب و خللہاے
آن کہ آنرا علم نقد خوانند ست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم سے مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیہ اور کس حدیث اور کس قول کے کون راوی
ہین اور جسکے راوی معتبر پائی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے
کہ اوسمین ایراد معنی واحد بطریق مختلفہ و وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض اوسمین [illegible]
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال [illegible]
سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل [illegible]
کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف اور شناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین
کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے
ہم و اما تخییل بحث از ان تعلق یعنی خاص از علم منطق وارد ست و اما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے
ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہو سکتی ہم و اما وزن بحث از ماہیت
آن و از استعمالش در ایقاعات تعلق یعنی خاص دارد از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار مطلقا
تعلق بموضعی خاص دارد ہم از ان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا و از استعمالش
در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ست و اما
وزن بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلا موسیقی [illegible]
کہتے ہین تُن تن تُنن بروزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
ہین متعلق بصنعت مفرد سے ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا موضع خاص [illegible]

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین باہدیگر البتہ مناسبت ہے ہم واما قافیہ بحث ازان ہم بصناعتے
منفرد تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند ت واما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھہ صناعت منفرد
یعنی فن علیحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین ہم واین دو صناعت یعنی علم عروض
و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بسبب اسباب مذکورہ و این جملہ تعلق بماہیت شعر
دارد و بعد ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتے
بود کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم
و باللہ التوفیق ت اور یہہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب
اسباب مذکورہ کے یعنی بجہت ثقالت اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی
کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا
جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ
اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر
سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی مقرر ہوے شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این
جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگوییم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر ست از لغت و بلاغت
وغیرہا پس این قول صحیح نیست زیراکہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر
تعلق ندارد بل بعوارض ان کما ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنائع و نقد را اولاً ہم ذکر ساختہ و متعلق
بماہیت گفتہ و من بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ است
این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع می شود
و مادہ ہر چیز داخل دران چیز میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است
از تعلق دیگر لہذا این ہر دو را مبالغتہ بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ فتامل کسقدر مطلب متن
اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کی تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ
نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے ہم **فن اول** در علم عروض و آن
دہ فصل است **فصل اول** در اشارت باجزای اولی شعر و آن حروف و حرکات است
در علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از نقرات متتابع باشد

وازسکونات متناسب کہ میان آن نقرات افتد ست فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین
ہین فصل اول اشارت اجزای اولی شعر مین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف وحرکات
شعر مین جزو اول ہین اور جزو ثانی جو اون سے مولف ہوئی ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان
آگے ہوگا یہان بیان حروف وحرکات کا ہے کہ علم ایقاع مین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آوازین ہین
ناخن زدن پی درپی سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کو واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم مقدار ہو پس یہہ پے درپے ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر مین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین آوازہاے موصوفہ بالحرکات والسکنات سے بحث کرتے ہین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یای تحتانی ہے استعمال کرتے
ہین اور موسیقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن سے ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکمانے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ جسکہ اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے ہے وچون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصہ حرفہاے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف ابدا نہیں تا ہم حادث شود مانند تا
وطاست جو چاہین کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے
نقرات کے حروف متحرک لاوین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیر کے
پیدا ہون مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہے ازار بکسر اول بمعنی مقابلہ
وبرابر گشت ادکنند سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ جذب نسیم ہے
راہ بینی سے یا مونہہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخارات کے اور پہر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم کا ایک نفس ہے ہم بازاء سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ و آنچہ محتمل درازی و کوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تن تن ت اور بمقابلے سکنات
کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون
کا ہو سکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین دراز کرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تن تن پس
لفظ تن تن مین دونون حرف تا بجاے نقرات اور دو نون نون بجاے سکنات ہین غنہ بالضم
و تشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف غنہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے
کہ اون مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ہم اما در وزن شعر حرف متحرک از ہر جنس کہ
باشد بجای نقرات باشد و حروف ساکن بجای سکنات ست و اما وزن شعر مین حرف متحرک
جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حرف ساکن بجای سکنات
ہم و در علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع ست یکی مصوت و یکی مصمت و مصوت
یا مقصور ست یا ممدود و مقصور حرکات باشد یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ و ممدود حروف مد کہ اخوات آن
حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند و حروف مصمت باقی حروف ست
ست اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت اور
مصوت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر
پیش اور مصوت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع
ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
سب حروف مصمت ہین پس مصوت بتشدید و کسرہ واو یعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز تلفظ
مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد و فتح میم دوم اور تاے
فوقانی اگندہ میان خلاف مجوف منتخب و شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
ہنتو کا صم اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انمین زیادہ ہے مصمت نام رکھا اور حروف مد
حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر
خود متحرک ہون جیسے صور اور سیر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دور
بمعنی گردش اور دیر بمعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اخت مراد مناسبت ہے اسواسطے
کہ بہنائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہے

کہ او نہین سے پیدا ہوتی ہین باشباع ضم و واو و الف و یا ہر یک باشتراک بر دو حرف است
یکے مصوت کہ حروف مد مذکور ست و آن حروف جز ساکن نتواند بود و دیگر مصمت کہ ہم متحرک بود و ہم
ساکن اما در واو و یا ظاہر ست و اما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند ست اور واو اور الف اور یا ہر ایک
باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہوسکتے
دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک اور سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل پس اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور ے
دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نور اور دور اور سیر اور پیر
اور دار اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک
پس مصمت ساکن جیسے نوم اور قول کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین
اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے
ولد و ولدان ودود اور ے جیسے یسر و یسار معالی اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا
پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہین گے الف نہ کہین گے اصل ہین اور لغت مین معنی الف کے
یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول و بکسر لام بمعنی ہر چیز اول و یکتائی اور بفتح لام مرد یگانہ اور نام ایک
حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن
واقع ہوتا ہے بے ضبط زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتداے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ
مین بضبط زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور
متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث ہم و بحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد از انکہ
حرفے مصوت مقارن او شود و مجموع را حرف متحرک خوانند ست اور حرف مصمت سے ابتداے
کلام نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور
جسکو حرکت کہتے ہین اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے
ہین ہم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را یکحرف بیش نشمرند و آنرا مقطع مقصور نیز نامند
چہ ست پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف متحرک کو
زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک گنا جاے گا جیسے جو کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے ہم و اگر
ممدود باشد مقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
و آن را مقطع ممدود خوانند و حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ست اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہ حرف تین ہوئے ایک مصمت
اور ایک مصوت اور حرکت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن [illegible]
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آا وابی کہ حرف مد ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہووے وہ بھی ساکن ہے کس واسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑہے نہین جاتے ہم و چون [illegible]
حروف متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است [illegible]
شش ست مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و [illegible] سہ ممدود کہ آنرا حروف [illegible]
ست اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہوچکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھ ہین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ماقبل موافق پس اگر
مد نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس سے جیساکہ
یعنی الف ساکن ۱۲
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے ح قولہ بست و ہشت حرف ست باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نباشد مگر بعد
ازانکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آرے ہمان ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین ہم
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل است در مصوتہ تم کلامہ ہم و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود و آن پا و چیم و ژا و قاف و گاف است ست

اور پارسی مین ان اٹھائیس حروف مصمت سے آٹھ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور
طوے اور ظوے اور عین اور قاف ہشت حرف ست آنکہ نیاید در زبان فارسی ثا و حا و صاد و ضاد
طا و ظا و عین و قاف ۔ اور سبب یہہ ہے کہ زبان فارسی مین یہہ حرف مخارج سے ادا نہین ہو سکتے
اور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور جیم یعنی چے اور ژے اور فے اور گاف ہین
انمین چار حرف مشہور ہین اور فے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لکھا اوسکا درمیان بار
فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لکھا اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے لائق یہہ ہے کہ لہجہ اوسکا
سوا زبان اہل فارس کے غیر سے ادا نہین ہو سکتا ہم و دو حرف مصمت ممدود کہ یکی ازان حرفی است
کہ میانہ ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شو افتد کہ بتازی نام باشد و دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد
چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ بتازی اسد باشد و این چنین حرفہا بتازی نیز بکار دارند و آن را اماله خوانند اما
در اصل لغت نیست اور دو حرف مصمت ممدود کہ انمین سے ایک حرف ہے کہ درمیان ضمے
اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شو مین کہ تازی مین اوسکو نام کہتے ہین اور دوسرا حرف
درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین
اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اور اسکو اماله کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین چاہئے مطلب یہہ ہے
کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ما قبل کو پیش پڑھین اوسکو معروف کہین گے یہہ عربی
اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری مشور اور لفظ شیر مین جو دودہ
کے معنی پر ہے اور جب اون حرکت کو پیش پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع
ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شو مین بمعنی نکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت یائی تازی مین
بھی ہے اوسکو اماله کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل
لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے ہم و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ
کہ در دیگر لغت ہا بکار ندارند و در تازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند گویند کسرہ
باشمام ضمہ اما در فارسی نیفتد نیست اور من قبیل ان دو حرفون کے حرف تیسرا بھی ہے درمیان
ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنسکرت کے اور بزبان تازی لفظ
قیل مین اور اوسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بعضے کی دیتا ہے هم و حرفهائی دیگر باشد که هم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکه از ترکیب یکی
از حرف مد با غنه نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد که بر وزن دو و دا و دی باشد
اور اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب
سے ساتھ غنے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال مین جیسے
خوان اور زمین اور زبان مین کہ بر وزن دو اور دا اور دی اور خوا اور زمی اور زبا ہین اور افتد عبارت
ہین بمعنی واقع شود ہے هم و چنانکه از ترکیب یکی از حروفی که مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد
در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درخویش که بجای درویش گویند و در لفظ گوش که بجای
بس گویند واقع باشد و دلیل بر آنکه هر یکی ازین حرفها یکحرف هست آنست که در وزن بجای یکحرف است
مثل خوان که در کتابت مشتمل بر چهار حرف است و در لفظ مرکب از دو حرف هست چه بر وزن خاست
ہے اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھ حرف واو
کے لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درخویش مین کہ بجائے درویش کہتے ہین
اور لفظ گوش مین کہ بجای بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون
حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن مین بجائے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین
مشتمل چہار حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بر وزن خا ہے مطلب یہہ کہ
جب یہہ خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع
حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھ واو کے ترکیب پاوینگے ایک حرف شمار کیے جاوینگے
اور اوس واو کو واو معدولہ کہینگے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویله اور خوارزم اور
خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ درخویش مین لہذا آنچہ خود ساتھ شد اور مد دونون کے
درست ہے جو آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند اوسکا مین لفظ گوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق
نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد کو با حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہے
هم و چنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکه حرکت حرف مرکب در خوش که مرکب از ضمه و فتحه است
و حرکت حرف مرکب در درخویش که مرکب از ضمه و کسره است و دلیل بر آنکه هر یکی ازین حرکت یک حرکت است
آنست که یک حرف را یک حرکت بیش نتواند بود ست اور اسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خویش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمہ اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی درعویش مین کہ مرکب فتحے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بابت پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب ہے
وہ حرف یا مفرد ھم ودر پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا بہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بر وزن
فاعلن ہست و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
بیکی از حرکات مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضایقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ست اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کی لفظ فارسی مین کہ بر وزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتدا ے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کچھ مضایقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ را سے لفظ پارسی بجا ے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون ہے کہ البتہ
اوا ہونا اوسکا زبان دانون سے ممکن ہے ھم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بمثابہ انضمام حرف دیگر ست باو وت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف سے ہے وقوف
بضمتین جاننا اور آگاہی اور ایستادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیسا کہ لفظ خود اور خویش مین اور مفرد وہ حرف ہے جو ایسا نہو حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شدن و شیر و در خویش و غیرہ کہ مفہوم باشد در سابق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف مرکب کہاں ہے هم باید مقصود شد و هم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
وارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن است اور طرف مقصود کے جانین ہم اور کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلسہ اور تامہ مین یہہ بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین هم و بر عروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات و اعداد او شناسد و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی است آنچہ او را ضروری است
آنست کہ میان حروف مفرد یا آنچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ست اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا ہوا اور اوسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہموز ہے اور یہہ معتل کس واسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچھ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچھ کہ بجا سے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے هم علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
واگرچہ اسباب آن مختلف است اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت است چہ
عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ست اور ان
رانقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح پہ

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے
اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حروف متحرک کی مطلقًا ایک علامت ہے
اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف و حرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حروف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہاے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ زبان عرب اور فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین
کما قال اللہ تعالی مَا اَغنیٰ عَنّی مَالِیَہ ہَلَکَ عَنّی سُلطَانِیَہ نیز یہہ علامت فتحہ ماقبل ہے اور خود
حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور کہ اور چہ مین کہ یہہ مختفی براے اظہار حرکت
ہے اور لفظ مین داخل نہین جس جگہہ اشباع ہو اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل میم
بھی ہے کہ خط نسخ مین سر میم اس شکل پر م یا نہی لکھا جاتا ہے **فصل دوم** در کیفیت اعتبار
حروف متحرک و ساکن در شعر و اشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف
متحرک و ساکن است اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک و ساکن حروف ملفوظ است نہ حروف مکتوب تنہا
مکتوب و بسیار حروف است کہ مکتوب است و ملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو جمع
نویسند و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند و ہمزۂ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر افتد و الف در آخر
لفظ انا در غیر حالت وقف و در پارسی مانند واو عطف کہ در میان دو کلمہ نویسند و حرف یا و ہا کہ در آخر
کے و چہ و نہ نویسند و واو در آخر دو و تو و امثال آن ست **فصل دوسری** بیچ کیفیت اعتبار حروف
متحرک و ساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے
حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سے حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کی کتابت
تازی مین کہ بعد واو جمع کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزۂ وصل کے درمیان کلمات کہ شکل و ہمزہ کی متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ
انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو تلفظ مین آتے ہین
حروفِ مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر امنوا کے ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیال التباس نہین مگر طرداً للباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے
مین جیسے امنوا مین اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمرو منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزۂ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے وَاقتُلوہُم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالتِ وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے مصرع ہا عوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالتِ وقف مین یہہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمونکے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچۂ یار مین رفت و آمد و شد رہتی ہے ٭ اور یا اور ہا لفظ کی اور چہ اور نہ مین شاید زمانۂ قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت ہہ کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو او
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ٭ کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادۂ ما را ٭ ھم چنین بسیار حرف است کہ ملفوظ است و مکتوب نیست مانند واو لہ و یا بہ در تازی و الف
اللہ و سموات و ہمزہ جبرئیل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف در آتش آس و تشدید از دست اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہٗ اور یا بہٖ کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کرد لوا نصب در ایوان ہو ٭ تحت لوا آدم
و من دونہٗ ٭ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا
اور کتابت جبریل کی یون ہی صحیح ہے ہر چند بعضے ایک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشدد کے ارّے مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

غوطہ ہوتے ہین ص د بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرّنده و برّان
و بیند دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ ز حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ باء امر و میم نہی
بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکّن و مکّن یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ بیاید مانند واو و و تو و ای
برذات الخ
سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید قبیح بود قرائی تمام کلمہ و در ہیچ کدام ازین مواضع تشدید
واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد ہم تشدید
دران لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر متعین گشت
اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی مین دو جگہہ لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرّنده
اور برّان مین کہتے ہین مثال لفظ غرّنده کے نظامی کہتا ہے **شعر** بتبیرہ بغرّید آن چو ابر *
بغرّید ہر سو چو بانگ ہژبر * بتبیرہ بروزن کبیرہ بمعنی نقارہ ہے برّان سی مثال لفظ برّان کی نظامی
کہتا ہے **شعر** یکے را بفرمود تا زان گروہ * ببرّید سر ہیچو یکپارہ کوہ * اسی طرح ہی تشدید لفظ برّید
کی نظامی کہتا ہے **شعر** چو برّان شود نامہ ہا سوی مرد * من آن نامہ را برکشایم نورد * اور اسیطرح
ہی تشدید لفظ درّیدن کی نظامی کہتا ہے **شعر** بدرّید خفتان زرہ پارہ کرد * عمل ہین کہ فولاد
باخارہ گرد * دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف سے
وہ معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھہ کام نہین جیسے زرّ و سیم اور دُرّ و گوہر اور
چپّ و راست نظامی کہتا ہے **شعر** زپیرایہ و گوہر و زرّ و سیم * بدان جانور داد نزلی عظیم * اور
خسرو کہتا ہے **شعر** تحفہ آورد ہمہ گرد راست * شد و صف آراستہ از چپّ و راست * اور حرف
اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے درّ سخن اور ستمّ اسپ اور خمّ کمند
نظامی کہتا ہے **شعر** نخل زبان را رطب نوش داد * درّ سخن را صدف گوش داد * اور نظامی کہتا ہے
شعر زسمّ ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * اور نظامی
کہتا ہے **شعر** بہ نیروی بازو خمّ کمند * درآورد گردن کشان را بہ بند * اور اسیطرح صفت موصوف
مین سعدی کہتا ہے **شعر** وجود مردم دانا مثال زرّ طلاست * کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند *
اشرف کہتا ہے **شعر** در فراقت بسکہ می ذدم بخود نمیرد نظر * اشک از چشمم نمی رود بسیار آید
برون * یا وہ کلمہ کہ بے امر کے او میم نہی کا اوس پہ ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکنّ و بکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکنّ و بکن ای بت خوشخرام ۰۰ مین ستم و بر غیر
لطف دوام ۰۰ یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے ملحق ہو کہ تلفظ مین نہ آسکے
مانند واو کے دو اور تو مین اور ہاء تشدید کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور لالہ اور پردہ مین مثال اسکی وہی
مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ مشتبہ مین لکھا ہے مصرع بادہ تمت دہ تو تا ہم یکبار بر وزن
سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات ۰۰ تشدید بالفظ مین اور لفظ تا مین یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے
اور ان مقامونکی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامونسے تشدید واجب نہین ہے
اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید بحیثیت
فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے
معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ شرح اور حاشیے
مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جائین
ح زیر لفظ غرندہ اور بران لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم (ازراہ طعن) محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامونمین
تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید نہین دیکھا اور اس عبارت مین
کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ بیاید ضمیر ی کی طرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال
معنی کا نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از معطوف
یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ
در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در ہوامش
کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مرادش از حرف اول معطوف حرفی قبل از واو باشد
یعنی حرف عطف و از اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزو و تمنا و زید و عمرو قرار دادہ آید لیکن
اینمعنی ہم فرضیست نہ تحقیق اور اس عبارت پر کہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی بر و سابق بود چنانکہ در لفظ
بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یا رب بکن و حرام مکن لیکن مخفی
نماند کہ تخصیص بای امر زائد است بل در باء ریش نیز یافتہ میشود مثل ببّود و شبّا ز اصلہا شب با
و شب باز بل در بای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شد مثل شبّر اصلہ شب پرہ بل در غیر ان نیز مثل
بترّ اصلہ بد تر تمّ کلامہ و ہکذا اسّ حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این است

که واو عطف را بحرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیه را تشدید بیاستیزند امثال تشدید در معطوف چنانکه
درین شعر که از مثنوی است بیت هردو دانشمند و نادان یکی است * فرق اندر هردوان بس اندکیست
و اما در مضاف الیه چنانکه گویند غلام زید به تشدید تازی الطریقة غلام الرجل و بای امرد میم نفی را بحرف
مابعد مدغم سازند چنانکه درین شعر مولوی روم کبر مکن گرنه هستی آدمی * زانکه شیطان را بود کبر و منی * تم کلامه
پس یہہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار نہیں اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے
هم و از فصل گذشته معلوم شده است که حرف مرکب از دو حرف را یکی بیش نباید گرفت مثل عزان نا اور
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل درخویش ایک حرف
سے زیادہ نہ لیا چاہیے هم و بدانکه اول شعر حرفی ساکن نتواند بود چه ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود
ست اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بالسکون زبان عرب
و عجم میں بالاتفاق محال ہے کہتے ہیں کہ لغت سنسکرت اور پشتو اور انگریزی میں ابتدا بالسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانوں میں کلام کرینگے دو اکثر تا اونکے لہجے کا انسے متعذر ہوگا
اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشدد بمعنی دشوار ہے متعذر ورکتر اور غیاث سے هم و درمیان شعر
زیادت از یک ساکن نیفتد چه حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریده گردانند
و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند ست اور درمیان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہیں واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے
بریدہ کر لیتے ہیں اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا اقتضائے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی
میں درمیان شعر کے دو ساکن نہیں آسکتے اور اگر آ لیتے ہیں ایک متحرک ہوجاتا ہے بمقابلہ موزون *
مگر آخر مصرع میں هم و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر
در اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکه در ساکّه یا با غنه چنانکه آنذرتهم و هیچکدام در اثنای
شعر جائز نبود ست اور کلمات عربیہ میں زیادہ دو ساکن سے جمع نہیں ہوتے اور اثنائے سخن میں
التقائے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیسا کہ لفظ ساکّہ
میں یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ أنذرتهم میں اور یہہ کوئی اثنائے شعر کے
سخن یعنی وزن عروضی میں جائز نہیں پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا اور ایک دوسرے کو دیکھنا

کذا فی المنتخب والکنز والغیاث اور ادغام باکسر لکھانا ایک چیز کا بیچ چھپانے کے اور لگام دینا گھوڑے کو
اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب والغیاث تصریح یہہ کہ عربی مین دو ساکن
جمع ہونے ہین اثناے سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہہ کہ بعد مدہ کے
ادغام واقع ہو جیسے لفظ سارین کہ الف مدہ کے بعد را مشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے
متحرک پس دو ساکن جمع ہوئے اول الف ساکن دوسری رے ساکن اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ بعد مدہ کے
تخفیف واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی ءَاَنذَرتَہُم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن ہو
گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن سح قولہ آنذرتہم اصلہ اانذرتہم
چون در ہمزہ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرند ای میان مخرج ہمزہ و الف ش خوانند پس گویا کہ ساکن شد
وسکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن
شد خلاف مقام نظر آیا اسواسطے کہ یہان تین ساکن چاہیے لہذا اپنے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب
کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اسکے جواب مین یہہ عبارت لکھ بھیجی کہ قراۃ ءانذرتہم بر چند
وجہ مرقوم است اول تحقیق ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزہ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزہ ثانیہ باقیام حرکت چہارم
زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ
استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سواءٌ علیھم و اما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت
از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لاکن مجہول الحرکۃ باشد اما دو ساکن
چنانکہ در کار و مرد افتدست و اما فارسی مین یعنی اثناے کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے
مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور
پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ ہے کہ واو اور الف مخلوط التلفظ لفظ خواست
مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین
سے بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکۃ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے
لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا
جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین موجب کلفت نہین مگر وزن مین موافقت موزون بہ ایک ہے
ساکن رہے گا ھم چون امثال این در اثناے شعر افتد حرف اول ساکن و دوم متحرک باید شمرد

چه در وزن در مقابل متحرک افتد مثلاً کار کن یا مردزن بر وزن فاعلن باشد بی هیچ تفاوت و اما سه
حرف چنانکه در لفظ راست و بخت و مورد باشد و همیشه حرف اول ازامثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سه حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن
و دیگر متحرک و یک حرف در عبارت بدزدند مثلاً راست گو بروزن فاعلن گویند و بعضی همه حروف
در عبارت آرند تا راست گو بروزن مفتعلن شود و اگرچه بروجه اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر
باشد و شعرا بیشتر بروجه اول استعمال کنند بیت اور وجه اشتغال انکی اثنای شعر مین واقع
ہوتی ہے یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے
کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلاً کارکن یا مردزن کو بروزن فاعلن کہتے ہین
بے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد مین ہین
اور حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو
بمقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
مین حذف کرتے ہین مثلاً راست گو کو بروزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین
اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بروزن مفتعلن کہتے ہین ہر
پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بروزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بروزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مردزن
یا بمعنی مردوزن کہیے یا بحذف عاطف بمعنی مرد وزن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی و فتح
اور ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت
سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دوا اونہین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے
اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر نگین
بھی آیا ہے کذا فی البرہان ص و اگر حرف آخر متحرک شود و خالی نبود از آنکه بعد از وی متحرکی دیگر آید
یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکه گویند مثلاً راست و کژ در ینصورت و زن بدین تحریر شد در عبارت گران
بود از آوردن همه بخلاف صورت اول و سبب آن است که در صورت اول دو حرف بازای حرفی متحرک
افتاده و حرف متحرک بحقیقت هم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بر وزن مفتعلن ہرچند از گرانی خالی نیست اما بر وزن فاعلن بسیار گران تر باشد و بدین صورت
شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند ست اور اگر حرف آخر اوسکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین
کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً کہین راست و کژ کہ واو عاطفہ بجاے
حرکت کے ہے تے پر او ر بعد اس تا کے متحرک کے کاف کژ کا متحرک آیا ہے اس صورت مین
حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سبب کے قائم رکھنے سے یعنی اوسکو بر وزن مفتعلن
کہین گے نہ بر وزن فاعلن اور یہ بخلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بر وزن فاعلن
بہتر تھا اور راست و کژ بر وزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ صورت اول مین یعنی
راست گو کو بر وزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین
اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک کا بھی حقیقت
مین دو حرف ہین ایک حرف مصمت اور ایک حرف مقصود یعنی حرکت ہین کی پس دونون مقابلے مین
برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست و کژ کو بر وزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف
ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست و کژ کا بمقابلے الف فاعلن کے پڑتا ہے پس راست
و کژ کو بر وزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر بر وزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ
حال بر وزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بر وزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور
سین راست و کژ کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن
کی ہے اس صورت مین شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کژ کو بر وزن مفتعلن کہتے
ہین اور یہہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بگویند کہ
لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و درینصورت کلفت زائل
شود و این حکمہا جملہ حکم وقوع این حرفہا ست در میان شعر اما اگر در آخر شعر افتد ہرچہ مجہول الحرکتہ
بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار
نبود و در حکم محذوف باشد نیست حکم حروف ساکن ست اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے
جز راست اور ریخت وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی
مین ہے حکم اوسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بر وزن فاعلن ہوگا اول

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہیگی اور یہہ احکام حرفونکے جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہہ حرف درمیان شعر کے پڑین مگر جسوقت یہہ حرف آخر شعر مین پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے رے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اوسکو ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اونسے زیادہ ہے اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو هم اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادہ از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد و گران شمرند لیکن حروف متحرک متوالی شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور چوتھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم راحف وہ تیر کہ زمین پر گر کے نشانے پہ پہونچے زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب و استعمال مین زحاف بہت ہے هم و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد و بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جایز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اولش ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع اشعار اعتبار کردہ شود ت اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑ جاتے ہین مثل فَعِلاتُن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعِلن کا بحرکت عین واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط جائز نہین جیسا کہ رمضان کو بسکون میم نکہین گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نہین چاہیے

جیسا کہ اول شعر ساکن سچا ہے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہوں تا تقطیع میں کام آئیں اور معتبر ہوں ھم و تقطیع شعر عبارت ست از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ و اگرچہ مکتوب باشد و اثبات آنچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب نباشد ت اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان مولف پر یعنی برابر کریں الفاظ شعر کو اوسکے رکنوں سے اور مقابل کریں حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اوس رکن کے اور حذف کریں زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہوں اور ثابت رکھیں حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہوں تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہہ اوترنا اور سفالی کرنا کسی چیز کا اوٹھانے سے اور اصطلاح معانی دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث ھم مثلا تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد ✤ کزین برتر اندیشہ برنگذرد ✤ بدینمنوال نوشتہ اند بنامی خداون وجانو خرد کزی برتر ندی شہ برنگ درد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ت مثلا تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے بنامی فعولن خداون فعولن وجانو فعولن خرد فعل کزی بر فعولن ترندی فعولن شہ برنگ فعولن درد فعل ھم دازینجا معلوم می شود کہ تا بحرا و وزنہا و ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار تقطیع توان کرد و بر این وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر است و ارکان آن چیست میان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود آنرا تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور یہاں سے معلوم ہوا کہ جبتک بحر شناخت اور اوسکے اوزان و ارکان کو سمجھیں تقطیع ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہیں بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع کر سکتے ہیں اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک سمجھا نہیں کہ یہہ کون بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہیں امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہے ھم فصل سوم در اجزای ثانیہ شعر کہ از حروف متحرک و ساکن مولف شود ت فصل تیسری اجزای ثانیہ شعر میں کہ حروف متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہیں معلوم ہو کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ اجزا سے اولے شعر کے حروف اور حرکات ہیں لہذا اس فصل میں فرماتے ہیں کہ اجزای ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن ہیں اور یہہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے و حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت ورنہ باعتبار عروض ہمین اسباب و اوتاد
اجزای اولی ہست ولہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ قائل ہم اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از
دو حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند ولامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود
آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند پہلی
تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مولف کو سبب کہتے ہین اور لامحالہ
حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بالسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے
اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت با مدہ مثل ا و او رای کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو
اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین کس واسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرکون کا
ملنا بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ التسمیہ یہہ ہے کہ عرب
بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قائم
ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انہی سے ہے قولہ در اصل شعر فارسی سبب ثقیل
مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن
در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان عروض
فارسی مین کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن اور مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے
اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملیگا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے
اور وقوع اوسکا شعر فارسی مین جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ چکنم اور
نشنود وغیرہ مین تسکین اوسط کر لیتے ہین صاحب میزان نے الفاظ اصول سے جنبشم جنبشی کی وصل
اپنے زعم مین یہہ معنی سمجھ لیے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا قولہ در اصل
شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا
بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است
و آن سبب ثقیل است بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار معجم و مولانا جامی جابجا
بدین معنی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور ست از احتمال خارج ست و حوالہ بما قبل ساختہ عجب ست
چہ آنچہ سابق آوردہ ہمین قدرست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و ازین کلام خود نحو متحرکات
ثلثہ است و آنچہ گفتہ ست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در اصل افاعیل و تفاعیل یعنے
در وزن یافتہ نمیشود الا بعد زحافات و این معنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کدام کلمہ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر از ان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و تکنم بحرکات ثلثہ موجود تمم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو مردود
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے ش عجب ست از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از مقولہ مصنف
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگوید و باز راہ کجی میرود الی آخرہ ہم و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن مولف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند ت اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے
اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک بیجا ہے جیسا کہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول افاعیل
مین نہین اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع نہین ہوتے اور اوس مولف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہوچکا اور وجہ تسمیہ مفروق یہہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل قال اور باج اور گفت اور رفت کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کار و بار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلہ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش بگرد اقفین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زوایدکی نہین ہے ہم و تالیف زیادہ ازین متحمل باشد بتالیف از دو دو یا سہ سہ

یا از ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی این است
سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق منی و تد مجموع و علامات ہر یکی در دائرہ بر قیاس
آنچہ گفتیم معلوم باشد و ما اسباب و اوتاد را اجزا میخوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند
بشعر خاص نیستند ست اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین منحل اور منجر ہوتی ہے طرف دو
دو اور تین تین کے یا طرف دو مین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب
اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین
چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین
سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق منی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ
کہا ہمنے معلوم ہوگی یعنی کہا ہمنے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چک مقابل متحرک کے پس
جس جگہہ کہ دو دائرے اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرہ کے
ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو
سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزاے اولے کہ حروف و حرکات
ہین شعر کے لیے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین بھی اسباب
و اوتاد اجزاے شعر ٹھہرے منحل بضم اول و حاء مہملہ مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونے والا کذافی آب
والغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود چہ معتبر نیز آنرا ہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ غلط فہمی ہی کسواسطے کہ
محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مولفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب مولفات تازی بیان کیے دونون فاصلونکو تازی مین لکھکر لکھا کہ ہر دو
نہ از ان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مولفات فارسی سے جدا اگانہ ہے
اور تالیف ثانی ہے ہم در عروض تازی مولفی کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغرے
خوانند مثالش فعلن و آن مولف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مولفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبرے خوانند مثالش فعلتن و آن مولف از سببی ثقیل و وتدی
مجموع بود و ہر دو نہ از ان تالیفات اول باشند ست اور عروض تازی مین وہ مولف کہ چہار حرف

ہوں تین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلۂ صغریٰ کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلُن ہے اور وہ تالیف
دو سبب سے بھی فارسی ہین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مؤلف کہ پانچ حروف سے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلۂ کبریٰ کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلَتُن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے بھی فارسی ہین اور یہہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ
ہو مؤلفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین
تین ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان
تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول و دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی مین اور دوسری قسم
تالیف چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلے کا فارسی مین نچاہیے
کہ جب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اتنا یہ شعر فارسی مین جو
آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی مین
چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین مُتَفا اور عَلَتن
فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر ہے بعضون نے
فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلون کے بصاد مہملہ اور
ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلۂ ثالث ہوئے ہین اور اوسکو فاصلۂ عظمیٰ کہتے ہین پانچ
متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نمیشود
بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی شکر آری فرق اینقدر است کہ در اصل
افاعیل فارسی فاصلۂ صغریٰ ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلۂ صغریٰ مستعمل ہست مثل متفا و علتن
در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلۂ کبریٰ را در عجمی ہم نمیرسد
معہذا الکلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مغنی از فاصلہ است
و برای وزن ہمہ موزونات کافی است و لہذا اخفش بعد از خلیل وجودش را منکر گردیدہ و گفتہ کہ
فاصلۂ صغریٰ بحقیقت سبب ثقیل و خفیف ست و فاصلۂ کبریٰ سبب ثقیل و وتد مجموع است پس فاصلہ را

از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش که قائل بوجود فاصله
بوده اند آنکه چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن حرف نهاده و لهذا فا و عین و لام را همه اوزان
بکار برده و در کلام عرب کلمهٔ چهار حرفی با سه حرکت متوالی و پنج حرفی با چهار حرکت متوالی نیز یافته می شد
نه زیاده از آن مثل فَرَسٌ و غُنُبُطٌ لهذا برای وزن این هر دو را فاصله قرار داده اند و از اینجاست که در دائره
موتلفه در لفظ متفاعلن و مفاعلتن شروع از سبب خفیف کرده بحر ثالث مهمل بنا دروند یعنی از فا و تن وزن
تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار نداده اند اما این قول مخدوش است باینکه اگر مدار اعتبار
اجزای اولیه شعر بر اوزان مختلفهٔ اصلیه عرب ست پس بسیار اسمارست از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر
و برثن و درهم و قمطر که اجزای مذکوره و نظائرش ممنوع اند شده و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
عدم ترکیب از سببین نیست چه آن بجهت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش
را هم نقل کرده و وزنش فاعلاتک آورده کما سیاتی اور دوسرا حاشیہ یہہ لکھا ہے ح قوله هر دو
نه ازان تالیفات اول اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله تم کلامه پس عاقل بصیر پر پیدا ہے
کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہہ لکھتے ہین کہ ازین قول انکار فاصله معلوم
می شود اور دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصله در عروض تا نہی معلوم نمی شود تیسری جگہہ
لکھتے ہین اور خود قائل ہوتے ہین کہ در عربی فاصلهٔ صغری مستعمل است چوتھی جگہہ لکھتے ہین کہ اعتبار
فاصله کبری را وجهی بسمع نرسید پانچوین جگہہ لکھتے ہین کہ سه حرکت متوالی و چهار حرکت متوالی در عرب
مستعمل است چھٹی جگہہ لکھتے ہین کہ فاصله را از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد حال آنکہ محقق علیه الرحمه
فاصله کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائره
عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکالتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل کہتے
حاشیے کا یہہ حال ہے بس ایسے کلام بخود انہ معلوم ہوتے ہین اور یہہ عبارت دوسرے حاشیے کی
کہ هر دو نه ازان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله اوس قبیل سے ہے
کہ کوئی کہے فلان کس آنکھہ نہین رکھتا دوسرا کہے یہہ اشارہ ہے طرف بینائی کے برعکس نهند نام
زنگی کافور هم و باوجود عروضیان آن باشد کہ درین موضع ابیات مرکب از این اجزا ایراد کنند
از سبب خفیف تباری بیت اَسْمَعُ مِنّی یا ابن الدنیا ۔ اَجْمِلْ خیرًا تُجْزَ دُخْرًا ۔ رکشن عنوان

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مجنون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی بعیت یار ی گر من دوری جویدچہ عشقش زہی من تا کی پوید ٭ و از سبب ثقیل تنہا شعر محال ہست زا نشر بتانی چنین بود و گلدک یک وجدا اثر ہمک مجہد و طلب بر کتہ رشتیمک و بپارسی چنین ٭ پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو ٭ کہ ہنر تو بدہ زبرکت پدر تو ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہہ ابیات مرکب ان اجزا سے وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین یہہ ہے ٥ اِسْمَعْ مِنِّیْ یَا ابْنَ الدُّنْیَا ٭ اِعْمَلْ خَیْرًا تَزْدَدْ حُسْنًا ٭ ترجمہ یہہ ہے سُن مجھسے اے فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو ازروے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے تے کو دال سے بدل کیا بعد اوسکے واو متحرک ما قبل اوسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع ساکنین کا ہوا اور درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے کہ یہہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اوسکا ساکن ہوتا ہے اور یہہ رکض مجنون مسکن ہے یعنی متدارک مجنون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا فعلن بتحریک عین رہا بعد اوسکے تسکین سے عین ساکن ہوا فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مجنون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے بھی ہو سکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے مفتعلن مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہوجائے پس وہی وزن ہے اور بیان رجز مین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے ایک وزن ہوجاتا ہے اور رمل مجنون مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے فعلاتن فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن ہوجائے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض یہہ وزن ہے اور بیان اوزان مین داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہوجائے پس وہی وزن ہے مگر یہان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن میم اول رکن سے ملے تو یہہ وزن ہوجائے مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین وہی وزن ہے

صاحب شرح کے ذہن مین یہہ مطلب نگذرا لہذا یہہ لکھا ہے لفظ مکفوف باہزج غلطی کاتب ہے
زیراکہ فقط مخنق فاعیلن مفعولن ہست و مکفوف آن فاعیل باشد کہ بروزنش مفعول آید و در ینجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے نون و جیم سے تجنیق لکھا ہے
اور بعضون نے بحا ر حطی اور بای موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تجنیق ہم خرم است
لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم جز در ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز
داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تجنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے
بلبت یاری کز من دوری جوید عشقش زی من تا کی پوید زی من ای طرف من اور تقطیع
چار بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین
حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام مصرع
کہان مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہے وَلَدُكَ يَا بَدِيعُ جَدِّ اَثَرِ هِمَمِكَ فَهَمَدَ وَطَلَبَ بَرَكَةَ
شِيَمِكَ معنی یہہ ہین کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب
کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ زپی هنر تو کہ هنر تو بود
ز برکت پدر تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا پیرو تیرے هنر کا کہ هنر تیرا ہے برکت سے
تیرے باپ کی اور مراد اوس سے کہ واسطے اظہار حرکت کے یہہ معتبر نہین رکض بالفتح و ضاد معجمہ
پاون ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے
کذا فی الغیاث شیم بکسر اول و فتح ثانی عادتین اور جمع شیمہ کذا فی الغیاث ہم وارد تد مجموع تنہا کی
شعر فَطَالَمَا وَلَمَا لَمَا وَطَالَمَا يَسْقِيْ بِكَفِّ خَالِدٍ وَاَطْعَمَا رجز مخبون و پارسی چنین شعر جہد ای عجب
نذارہم از نگارمن کہ بی گنہ بردن شد از کنار من رجز مخبون یا ہزج مقبوض است اور وتد مجموع
تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا
اور دراز ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مخبون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقومہ متن ہے پس
نگار من شعر مذکور مین بمعنی نگار خود ہے رجز مخبون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن
ہے قبض سے پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو وہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض

کیون دکھا سو اسواسطے کہ عربی مین ہزج مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو آتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی
ھم واز وتد مفروق تنہا بتازی شعر لا اری من الفواد نقد زارک ❊ ان ہیل نجد شادن سواک
رمل مکفوف بپارسی شعر انچہ از تو ہم بروی من رسید ❊ ہیچ آفریدہ در جہان ندید ❊ رمل مکفوف دو
اواخر لا محالہ ساکن گردد تا شعر تواند بود چنانکہ گفتیم ست اور شعر وتد مفروق تنہا سے عربی مین یہہ
جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جسوقت دیکھتا ہون مین تجھکو کہ میل
کرے وہی دل طرف کسی آسودہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گر گیا فاعلات بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چہہ بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہہ شعر ہے
جو مرقوم متن ہے اور لفظ ست شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور
اور آخر عروض وضرب مین لا محالہ ساکن ہونگے تا شعر کہہ سکین جیسا کہ کہا ہمنے کہ اسواسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہو چکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بپارسی
متحرک نشاید ❊ وا ز فاصلہ صغری بتازی شعر ارایت ساحضرہم اثرا ❊ وشمیت لغا بیہم خبرا
رکض مخبون و بپارسی شعر ست ببری چنان دل وجان رہی ❊ لیکن بری نہ رہی خوبی رکض مخبون
ست اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی مین یہہ ہے جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا
تو نے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سونگھی تونے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون ہے
فعلن متحرک العین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنہا سے یہہ ہے
جو مرقوم متن ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ سے خوش ہوگا اگر بندے کو نہ دے گا تو نہ چھوٹے گا رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار ہی بکسر عین
علام اور عجب کشت ور مو یاست اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
ولیکن اسی لب ہا ھم وا ز فاصلہ کبری بتازی شعر وثقل منع خیر طلب ❊ وعجل منع خیب
تودہ ❊ رجز مخبول و بپارسی شعر صنم من زبر من نبرد ❊ دلک من نبری نشود ❊ رجز
مخبول و بیشتر ازین ابیات تا خوش ست نا خوش ست اخیر ست اور بیت مثال فاصلہ کبری تنہا کا
عربی مین یہہ ہے جو مرقوم متن ہے پس شعر مذکور مین ثقل بروزن عنب بمعنی اتکلا اور عجل بروزن
قبر ہیں اور [illegible] تا [illegible] ترجمہ شعر کا یہہ ہے کہ بہت سی گرانیان [illegible]

ہین کہ منع کرتی ہین غیر مطلوب کو اور بہت سی جلدیان ہین کہ منع کرتی ہین غیر درنگ کو زحاف مجہول ہے رکن اصلی مستفعلن جسمین سے سین گرا اور طے سے فے گری متعلن رہا فعلتن اوسکے مقام پر لائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین ای معشوق میرے میرے نزدیک سے نجا تو دل میرا لیجا تو اور نجا تو نہ شوی آخر مین واسطے تاکید مضمون ماقبل کے ہے اور یہہ زحاف مجہول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوش ہین خصوصاً بیت آخر

فصل چہارم در ارکان شعر کہ مولف بود از ین اجزا

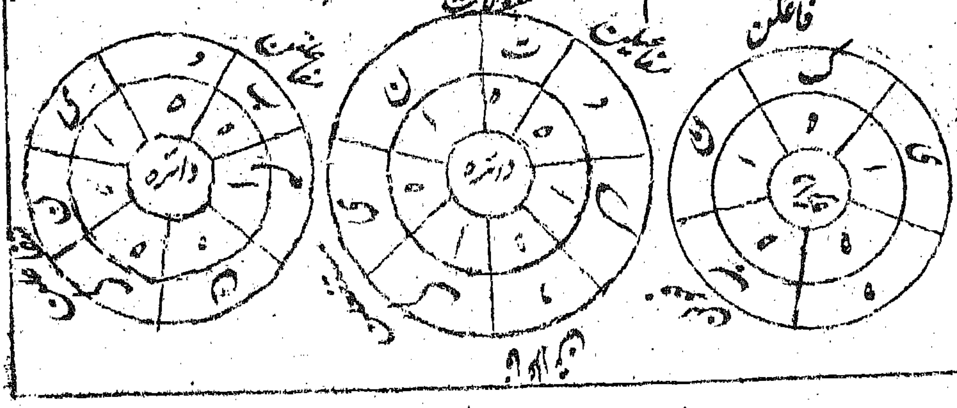
خلیل احمد کہ عروض تازی استخراج کردہ است عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را افاعیل و تفاعیل خوانند و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی نیاید و آنرا فروع خوانند بنا تفصیل ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظون سے کہ لفظ فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تننا اور تن تن وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتے ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتے یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتے ظاہر ہے کہ بسبب زحافات سے رکن اصلی متغیر ہوگا اور الفاظ نامطبوع نکلینگے اونکو فروع کہتے ہین ہم ہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد لذیذ نبود و باین سبب رباعی و سداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند و ہر رکن کہ دراز شود ہم لذیذ نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند و از ین سبب زیادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مولف از سببی و وتدی بود و اگر سبب خفیف بود و وتد مجموع از ان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بر وزن فعولن بود دوم آنکہ سبب مقدم بود و مرکب بر وزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول شعر نیست اور چونکہ رکن کہ تکرار ایک جزو سے بنے گا لذیذ یعنی لذت بخش نہ ہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن فعلن اور سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنے ہین اصول شعر سے

نہین گنتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہہ بھی ہین اور جو رکن کہ دراز ہو وہ بھی ملذ نہوگا اس
جہت سے کہ اقتضاے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا
پس اصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ
اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد
مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعولن
ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہہ دونون یعنی فعولن
اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے
بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی ہین مگر واقع معنی ہین وہ سبب
آٹھہ ہین اونمین چہہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس ازروے احتمالات عقلی کے بناے خماسی ہین سبب اور وتد سے آٹھہ
صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم
وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیسا کہ مصنف نے
بیان کیا مستعمل ہین باقی چہہ نا مستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی تقدیم
و تاخیر دونو مین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے
اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دونو ناروا ہین اور تالیف سبب
ثقیل کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونو مین آخر کلمہ متحرک
ہوتا ہے پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس
تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لا
ہے کے ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند
یعنی من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول ہست تم کلام اسی جگہہ داخل ہونا فعولن کا
اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل تا اصل ہم و اما سباعی مولف از دو سبب یک وتد بود
باشد و از اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع تواند
اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود و این بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

وآن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود وآن بروزن مستفعلن بود ست
وا ارکن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور سچا ہیے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہین جیسے متفاعلن اور مفاعلتن ہین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اونکی تین طرح پر ہوسکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بوزن مفاعیلن
ہو اور دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہہ بروزن مستفعلن تیسرا پایا ھم واگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات و
اول و دوم این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضی فرق کنند
باآنکہ اجزای صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و ہژدہ تالیف دیگر
سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ست اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفین ہوسکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت مین بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزای قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور
جدا لکھتے ہین اور یہہ چہ رکن اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہوسکتی
ہین کہ شعر فارسی مین اونکو اصول سے نہین گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بناے سباعی مین تقدیم و تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفین
ہوسکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینون صورتون مین
آیا چھ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چھ صورتون مین آئے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور ہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

جب دونون وتد و سببون سے بارہ صورتین نکلین ویسی ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دونون
وتدون کے بھی بارہ صورتین اور نکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چہہ تالیفین
انہین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تماہما فارسی مین اصول سے نہین بسبب
ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل اور اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ
الرحمہ فرماتے ہین هم اما در تازی دو تالیف از جملہ آنچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل
و سببی خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغرے هم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن است
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت ست بحقیقت و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن
و مفعولات ست و در تازی ده بحقیقت و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن هم از اصول اند
ست مگر عربی مین وہ تالیفون کو ان تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلۂ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین
اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بحقیقت فعولن
مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کسواسطے کہ فاعلاتن
اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بحقیقت فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھہ تلفظ مین کہ یہان بھی
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین هم و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن
و بر دو نویسند علامات متحرک و ساکن و بازای آن حروف این کلمہ کہ بہی کن تا اگر آغاز ز با کنی
بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن ست
اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین
یعنے پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرتے
ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن
کی علامت متحرک کی دائرہ کوچک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہہ کلمہ
لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرین تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھر سے بر وزن فعولن ہو

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بھی حوالی دائرہ پر پہرے بروزن فاعلن ہو فک بفتح و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث ھم و دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن دبرو باید نوشت علامات متحرکات و ساکنات این کلمہ و وتن یکدل تا ابتدا از ہر متحرک کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی جہت وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود نگردد و سبب جزوی از وتد نشود و یا بر عکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکنم تا ہر دو رکن ازو خواندہ شود و صورت دائرہ این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس مین لکہا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے وتن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو مین اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک ان ارکان سے تمامی دورین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور بہتر یہہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق کے تا اجزاے اوسکے یعنی سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پہرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر فاے مفاعیلن سے شروع کرین مفعولات کہین فا کہ مفا مین جزو وتد تہا اب سبب ہو گیا اور لن کہ سبب خفیف تہا اب جزو وتد مفروق ہو گیا و قس علی ہذا یس انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی ایسا نہین کرتے چار ون ارکان کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور اوس مین لکھتے ہین بدی نکنم اسواسطے کہ دونون رکن اوس سے پڑہے جائین اور صورت دائرون کی یہہ ہے جیسا کہ لکہی جاتی ہے



فصل پنجم در بحرها و دوائر و فک بحرها از یکدیگر بحرها از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون چندین بار تکرار کنند بشرطیکه معتدل بود نه دراز ممل و نه بس کوتاه مخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع بیتی آید و از ابیات قطعه یا قصیده یا غیر آن و کمترین عددی تکرار دو بار باشد و بیشتر چهار و زیادت از این بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چهار رکن بود یا از شش یا از هشت رکن مگر در مواضعی که یاد کرده شود

فصل پانچوین بحرون اور دائرون اور فک بحور مین یکدیگر سے بحرین تکرار ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنی تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ تکرار مستعمل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز ممل یعنی ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنی خلل اندازندہ پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھ رکن سے مسدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثمن جس جگہہ کہ بیان اونکا آویگا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہ ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع ہین اور ابیات موحد اور مثنی عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کبھی ہین مگر مرغوب طبع نہین ہین ممل بضم میم اول وکسر میم ثانی وتشدید لام طول کنندہ غیاث سے بحر بفتح اول وسکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا شامل ہے بانواع جواہر ونباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختۂ در کہ اوسکو لخت در اور طبقۂ در بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمۂ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ ہوتا ہے ویسے دو مصرعونسے ایک بیت منتخب و بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ بمعنی مغز ستبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر مذید ہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول وسکون ثانی ٹکرا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ اونمین مطلع ہو یا نہولیکن گویا وہ ایک ٹکڑا

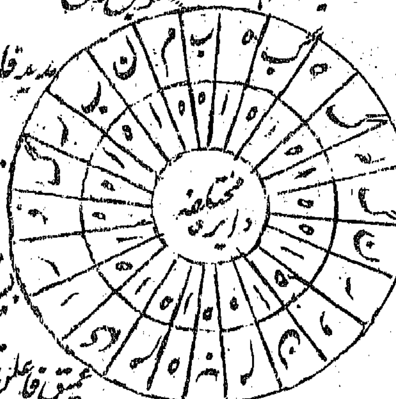
قصیدے کا ہے مدار اور گشت اور بہار عجم سے اور بعضے فصحا سے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث هم و خلط ارکان متشابهه بایکدیگر شبیهه بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابه و خلاف میان دو رکن متشابه یا به کم شود یا به کیفیت اما به کم چنانکه
فعولن را با مفاعیلن باشد چه هر یکی مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکه یکی از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و همچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بکیفیت چنانکه مستفعلن را
با مفعولات باشد چه تالیف هر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکه وتد در یکی مجموع است
و در یکی مفروق و همچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و همچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ترتیب
بخلط خماسی و سباعی کرده است پس سباعیات بسیطه پس خلط سباعیات بایکدیگر و ختم بخماسیات بسیطه
کرده است اور خلط ارکان متشابه کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنی جیسے تکرار فعولن فعولن یکجا ایسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیهه فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ کمی حروف
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین فاما تشابہ کیفیت
جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے ہے دایرہ مختلفہ مین بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو لایا ہے دایرہ موتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا باہم یکدیگر کیا ہے
دایرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دایرہ متفقہ مین بسیطہ بفتح جای فراخ

وگستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جز اوسکا
مشابہ بکل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے ہے اما خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد و این را کوتا
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغیر با وراہ نیافتہ باشد و
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از انجا برانگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجہی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر وجوہ مستعمل برانگیزند ست لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن کے کہ دونون مؤلف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنی ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کسواسطے کہ تغیر نے ارکان سالم مین
راہ نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنے
مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اونمین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب و الغیاث
ہم فعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ و لامحالہ بیت مثمن باشد و چون مصراع
ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر باول متصل شود شاید کہ بہر یکی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائرہ پنج بحر برخیزد بدین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کردہ چہ در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیافت ست پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہے
اور یقیناً بیت اوسمین مثمن ہوگی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے
کہ آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزائے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگرچہ ہین

اسکے برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید اولب یار رکھا مگر بسیط سے وہ از تر نہین ہے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ مثمن ہین بسبب زحافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث هم سے آنچہ ابتدایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور بدینگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ ست
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نا مستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیاث
هم سج آنچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن و برین وزن
بی شعر نیافتہ اند و بہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام و این را مقلوب طویل
نام کردہ است تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنی مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرؤ القیس نے یہہ
شعر لکھا ہے شعر أَلَا يَا عَيْنُ فَابْكِي عَلَى فَقْدِي لِمُلْكِي ❊ وَإِتْلَافِي لِمَالِي بِلَا حَدٍّ وَجُهْدٍ ❊ تَخَلَّيْتُ
بِلَادًا وَضَيَّعْتُ تِلَادًا ❊ وَقَدْ كُنْتُ قَدِيمًا أَخَا عِزٍّ وَمَجْدٍ ❊ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگارا دلربائی ربودا زمن
دل من ❊ من بیدل چگونہ از تو بستانم ❊ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہہ عکس طویل ہے هم ر آنچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن و آن را بسیط نام کردہ ست چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی علن سے کہ جزو
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ
گسترده اور وراثتش طویل سے کے ہے ہم و آنچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فا
فاعلاتن و برین وزن ہم بتازی شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مہمل را عریض و عمیق نام نہادہ اند
پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن ست ست پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنی لن سے کہ جزو سوم
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین
اور بعضون نے اِن دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنے مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا سے ہر جزو کے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن تکرر سے کیا کام ہم و بر جملہ بحور این دائرہ در زبان فارسی متروک
و آنچہ گفتہ اند بر سؤال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان و این دائرہ را مختلفہ خوانند و مصر
گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحور را ازان بر توان خواند و فک از یکدیگر تصور افتد و آن مصراع
طویل این ست ع بمن برگذر ای مہ بمن درنگر کہہ ؛ و بر وزن مدید ع برگذر ای مہ بمن درنگر
بمن ؛ و بر وزن مقلوب ع گذر ای مہ بمن بنگر کہہ بمن در ؛ و بر وزن بسیط ع ای
بمن درنگر کہہ بمن برگذر ؛ و صورت دائرہ این است ت اور سب بحرین اس دائرے کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھہ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف
ایک سباعی ہے اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحر
اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع
طویل مین یون ہے مصرع ع بمن برگذر ای مہ بمن درنگر کہہ ؛ بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور مدید مین یون ہے مصرع ع برگذر ای مہ بمن درنگر کہہ بمن ؛ بر وزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و بر وزن مقلوب طویل یون ہے مصرع ع گذر ای مہ بمن بنگر کہہ بمن

بہ وزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بمن در نگر گہ
گہہ بمن برگذر ہہ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے
مصرع مہ بمن درنگر گہہ گہہ بمن برگذر ای ہہ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل
تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب میں نہ لکھا اگر یہہ وزن
دایرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے



ھم واما انچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا مؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی از تکرار یک رکن سہ بار ترکیب داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بفاصلہ کنند برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا بسبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک و این وزن ہم مہمل است ست واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن احمد نے ابتدا اونکی اوس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس سبب سے کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا بسبب خفیف سے

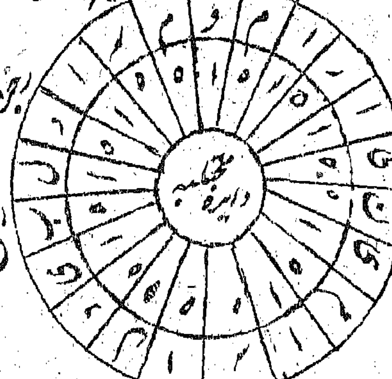
و بر وزن رمل مسدس چنین باشد مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل ٭ و اگر بعد از نیارامد نگارا زیادہ افزائیم جملہ مثمن شود و این دایرہ مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زایدہ و مسدس دایرہ مجتلبہ این است ت اور بعد اسکی جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف ہوئی یعنی وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اسمین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنی مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لائے ہین پس بیت عرب کی ہین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بوتد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز باترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کرین اسواسطے کہ پہلے ابتدا بسبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس رنج کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لاتے ہین پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہوا ہے اور اگر ابتدا بسبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین مربع چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد ٭ بر وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا ٭ بر وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل بر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کے نگارا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہوجائین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین معنی کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبہ زایدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے

ہزج مسدس مفاعیلن ٦ بار

رجز مسدس مستفعلن ٦ بار

رمل مسدس فاعلاتن ٦ بار



هم و زائدہ هم برین قیاس باشد و باشد کہ همین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا هزج
برینگونہ شود مفاعیل چهار بار و رجز برینگونہ مفتعلن چهار بار و رمل برینگونہ فعلاتن چهار بار و بیت
دائرہ هزج برین منوال بود بیت هر اکس ندهد داد هر اکس نکند شاد و بر وزن رجز بیت
کس ندهد داد هر اکس نکند شاد هرا و بر وزن رمل بیت ندهد داد هر اکس نکند شاد هر اکس و اینها
بحر هزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ نهند و آنرا دائرہ مجتلبہ
زائدہ و منسرحہ خوانند و بعضے بلقبی دیگر بخوانند و ما تخفیف را این دائرہ بنیاد و دیم بیت اور زائدہ بھی
اسیطرح ہے یعنے ایک کی مثل نگار زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین اور کبھی
اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس
ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب
دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن
سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے قید پر مقدم
کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع
مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر سے کی
ل مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے بیت هر
هر اکس ندهد داد هر اکس نکند شاد و بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی
بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے هر اکس مفاعیل ندهد داد مفاعیل هر اکس مفاعیل نکند شاد مفاعیل

اور بیت بر وزن رجز اسطرح ہے بیت کس نہ بود داد مرا کس نکند شاد مرا ۔ تقطیع یہہ ہے
کس نہ بود مفتعلن داد مرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بر وزن رمل اسطرح ہے
بیت نہ بود داد مرا کس نکند شاد مرا کس ۔ تقطیع یہہ ہے نہ بود دا فعلاتن د مرا کس فعلاتن
نکند شا فعلاتن د مرا کس فعلاتن اور ان بحور کو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین
ساتوان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفا مین کہ بر وزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ بر
بر وزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو موتلفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن میماند
که مستعلن بمفتعلن منتقل میشود و این کلام صحیح و مطابق است اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نه فعلاتن مخبون چنانکه مصنف آورده کما هو فی جمیع النسخ الحاضرة المعتبرة
ولعل لتقه البشر الممثل له ایضاً زیراکه در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شده است وجواب این
آنست که مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
که آنرا اصل قرار داده در بحر رمل را به بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساخته و شک نیست
که چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامه
واقعی یہہ کہ صاحب حاشیہ اگر پہلے اس جگہہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
[illegible] نہ لکھا دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ما قبل گذشت
و زائدہ ازین جہت که یک رکن زائد دارد و مزاحفه ازین جهت که کف و طی و خبن دران از زحافات
واقع شده اما مخفی نماند که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد و لهذا ارکان بحور را که
بمجبوری از زحافات مستعمل میشود و نیز سالم آرند پس دائره مزاحفه نشاید و الا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامه صاحب شرح کے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہے پوشیدہ نیست

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام بود که بسبب
موقعی که مطلب بذهن نرسیده غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل و جوابش بر وجه
ظاهر و باهرست که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهورست چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزدیک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگرست ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی
ننوشته آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز درکار بود و نیاوردن دوائر فروع
در کتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه احدی ممنوع نوشته باشد و مصنف نیز که نوشته که
هرجا حاجت افتد دوائر بنسبت فروع هم مثبت توان کرد و مراد از آن همین است که کسی ممتنع
انکارد و چون دوائر فروعات ضروری نباشد ازینجهت مصنف علام هم آنرا ننوشته تم کلامه [illegible]
کہتے ہین که دونون صاحب مطلب کتاب کو نه پہونچے اور تطویل بیفائده سوال و جواب ہین
محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان ہزج مین لکھتے ہین که اما بپارسی اصلش در دائره مفاعیلن هشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موقور و اخرب و مکفوف موقور را مکفوف تنها
خوانند و بعضی هر نوعی را بحری دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے ہین که و اما بپارسی اصل
این بحر در دائره مستفعلن هشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان رمل
مین لکھتے ہین که اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضی عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاہر ہے که جو لوگ ہزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہین اونکے نزدیک
دائرہ ہاے ارکان سالم کافی ہین اور جو لوگ ہر قسم کو انمین سے بحر علاحدہ قرار دیتے ہین
اونکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحف دونون درکار ہین سو اسطے که یہہ
ارکان مزاحفہ اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان ہین که بحر علاحدہ قرار دیتے ہین اور سوا اسکے
رساله ہاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفہ بھی موجود ہین هم و از آنکه رکن سباعی که
از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیکدیگر آن رکنی بود که مؤلف از
دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع مثل رکنی که مؤلف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق و تا زبان

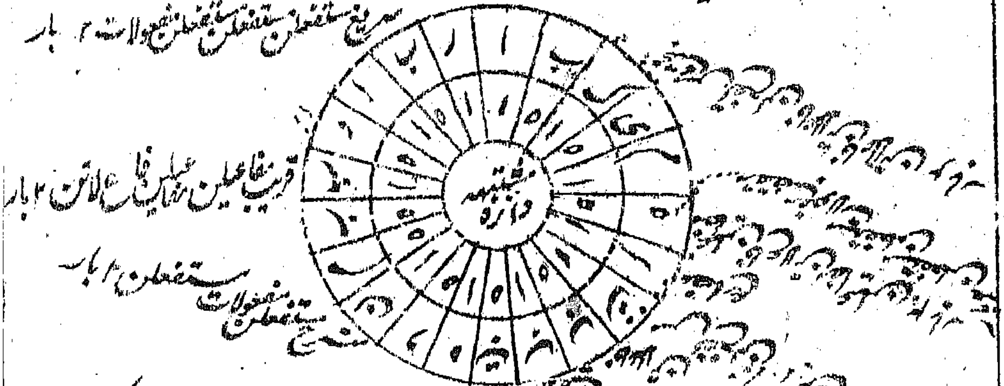
مسدس یکبار دو از ند یکمصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از نہ موضع
ممکن بود چہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد آنکہ ابتدا بدو سبب از رکن مجموعی رکن اول کنند
تا این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند ست اور تکرار رکن سباعی
تنہا سے کہ اوس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع
تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے
بایکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور
وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین
خواہ درمیان دونون سببون کے وتد ہو جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف
اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتے ہین
ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب
دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہ سے لینے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہہ تین رکن مولف نو جزو سے
ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتھہ دو سبب کے رکن مجموعی
رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے
کہ ابتدا وتد سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرہ نہین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع
کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے
پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوسنے
یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف
کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے
اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے
لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا او خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب
مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری
کے سریع شتاب کنندہ و رحلہ اور نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑہی جاتی ہے کذا فی غیاث هم ب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست ت اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ
بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے
ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہی بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث هزج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن و این بحر بتازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ت تیسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب تر مین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث هم
آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند
ت چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی
منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مهمله و کسر را مهمله و حای مهمله آسان و روان کردہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین وتد پر لہذا آسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث هم آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند ت پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا ہے عروض سے کذا فی المنتخب
هم آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانند ت چھٹی یہہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم وکسر رای مہملہ مشریک و مشابہ شوندہ اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحور عروض سے اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ھم ز آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مفروقی کنند و برین وزن بود مفعولا مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروقی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون کے ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون کے ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث ھم ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند ت آٹھوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم وسکون جیم و فتح تای فوقانی و تشدید ثای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین کچھی اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی الغیاث ھم ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این بحر را نامستعمل ست ت اور نوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے ہین مشاکل بضم میم وکسر کاف مانند و ہمشکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے منتخب اور غیاث سے ھم پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت ہست و بیت دائرہ

بروزن سریع چنین بود ع بادہ مین دہ تو بتا ہم یکبار ٭ وبروزن قریب ع مین دہ تو
بتا ہم یکبار بادہ ٭ وبروزن منسرح ع دہ تو بتا ہم یکبار بادہ مین ٭ وبروزن خفیف ع تو
بتا ہم یکبار بادہ مین دہ ٭ وبروزن مضارع ع بتا ہم یکبار بادہ مین دہ تو ٭ وبروزن مقتضب ع
ہم یکبار بادہ مین دہ تو بتا ٭ وبروزن مجتث ع یکبار بادہ مین دہ تو بتا ہم ٭ این دائرہ را ہم
دائرہ مشتبہ خوانند وصورتش اینست ت پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس
دائرے سے سات ہین اور دو نامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ مین مستفعلن دہ تب بتا مستفعلن ہم یکبار
مفعولات بجاے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
مین دہ تب مفاعیلن بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تب بتا
مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادہ مین مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب بتا ہم فاعلاتن یکبار باس تفع لن دہ مین دہ فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار
بادہ فاعلاتن مین دہ تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ع قولہ بتا ہم
تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن مین دہ تو مفاعیلن وشمار کردن واو تو را بجای
حرفی از بہر ضرورت قافیہ است تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوتی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہ بے آکے سبب
اوتمام کے موافق لہجہ اہل فارس کے مگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا
اور لفظ مین اول پس وہ ہے ہے ی سے بدلے آدم ہی مطلب اور وزن مقتضب مین
یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبا مفعولات بادہ مین مستفعلن دہ
تب بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار

با مس تفع لن و سب مین وہ فاعلاتن تب بتا ہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہہ بھی کہتے ہین اور دائرہ وتدیہ بھی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے



هم در زبان پارسی این بحرہا سالم بکار ندارند یعنی ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ بدین وضع نہند مشتبہ مزاحفہ خوانند و سریع و منسرح و مقتضب را بمطوی مقید کنند و قریب و مضارع را بمکفوف و خفیف و مجتث را بمخبون است اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم استعمال نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو بمطوی مقید کرتے ہین یعنی مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہو جاتے ہین اور قریب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہین یعنی مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن علن مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور خفیف اور مجتث کو بہ مخبون مقید کرتے ہین یعنی فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت دائرہ مشتبہہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

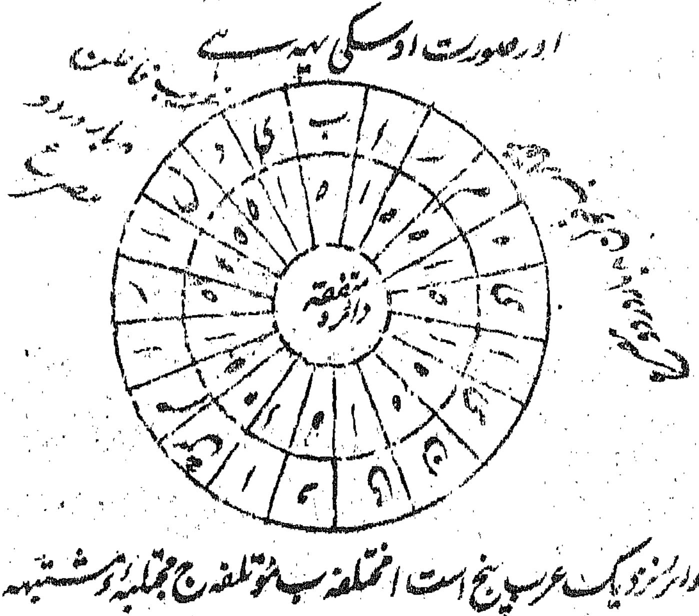
صورت دونون ارکان کی عبارت مین منضبط کر دی ور دائرہ مزاحفہ مخیال الطویل نہین لکھا ھم سریع مین شو و مستفعلن مستفعلن
فاعلات یا دہ بین و تو بتا ہم سہ بار ٭ و قریب مفاعیلن مفاعیلن فاعلات ع بین دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ٭ و منسرح مستفعلن
فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بین ٭ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بین دہ ٭ و مضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بین دہ تو
و مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سہ بار بادہ بین دہ تو بتا ٭ و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بین دہ تو بتا ہم ٭ یا ہاے بین و تینا در دائرہ اول مشدد با یکدگت دا ینجا
ت اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بین مستفعلن
و ہست بتا مستفعلن ہمس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بین دہست مفاعیل تباہمس مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہست بتا مستفعلن ہمس بار فاعلات بادہ بین
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سہ بار یا مفاعلن دہ بین دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات بین دہست مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہمس بار فاعلات بادہ بین مفتعلن دہست بتا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سہ بار بادہ مفاعلن
و بین دہ فعلاتن بتا ہم فعلاتن لیس حرف یا جو متن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف کہا
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بین اور تو بتا بر وزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہہ تلفظ مین آوینگے
موافق لہجۂ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجاویگی اور نے مشدد ہو جاویگی
اور یاے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین نے مکرر لکھی جاویگی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہرگاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آئینگے اور تقطیع سے گر جاوینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ھم وغیرہ یا سپاس یعنی انہین مجرد یا شمن

بکار دارند دیگر مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرهای ممکن تا شش اند و سہ
اول کہ رکن مکرر ورا در اول مصراع با افتد و آن سریع است و مہمل اول و قریب بیفتند و شش بمانند
اور اہل فارس بعض ان بحروں سے مثمن استعمال کرتے ہیں اور ایک مصرع رکن مجموعی اور
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھہ بحریں ممکن ہیں اور تین بحریں پہلی کہ رکن مکرر اونکا
اوایل مصرعوں میں پڑا ہے ساقط ہو جائینگے کسواسطے کہ مثمن مکرر نہیں ہوتی اون تین
سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مہمل اول ہے یعنے جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحریں ساقط ہوئیں باقی رہیں چھہ و
بدینگونہ وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا بازرای خوب نگار ابوصل * وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا بازرای خوب نگار ابوصل زن * وزن مضا
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا بازرای خوب نگار ابوصل زن تو * وزن مقتضب فا
مفتعلن دو بار مصرع بازرای خوب نگار ابوصل زن تو مرا * وزن مجتث مفاعلن فعلاتن
مصرع بوصل زن تو مرا بازرای خوب نگارا * وزن مہمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع
خوب نگار ابوصل زن تو تو مرا باز * و ازین شش سہ مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع
ست و خفیف مثمن بسیار بنیاد مده است مقتضب در پارسی نیامده است و این دائرہ را مشتبہہ
خوانند و بعضی القاب دائرها بر شکل دیگر کنند و ما این دو دائرہ نیاوردیم مخفیف را ست دہ بحر
مثمن جو بعد اسقاط بحور ثلثہ کے رہگئیں یہ ہیں منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث اور
مہمل جسکو مشاکل کہتے ہیں اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہیں اور تقطیعات
باقی ہیں تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن بازرای فاعلات خوب نگا مفتعلن رابوصل فا
تقطیع مصرع خفیف تو مرا با فعلاتن زرای خو مفاعلن بنگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا بازه مفاعیل رای خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع مقتضب
مقتضب بازرای فاعلات خوب نگا مفتعلن رابوصل فاعلات زن مرا مفتعلن تقطیع مصرع مج

بوصل زن مفاعلن بمرا با فعلاتن زرا می خو مفاعلن بکار افعلاتن لتقطیع مصرع وزن مہمل یعنی مشاکل
یہہ ہے راسے خوب فاعلات نکار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات مرا باز مفاعیل اور ان
چھہ بحرون مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرہ
کو مشتبہ دائرہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر لکھے ہین یعنی دائرہ
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنی مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے هم وباشد کہ بعضے دائرہ بنہند جہت بحرہاے
کہ مسدس و مزاحف آمدہ باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند و
بدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آورند است اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف
کا لائے ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف
کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن هم واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر ازان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار و این بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار و این بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب و رکض و متسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ
اند و پارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اند ست واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
اونمین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحرونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین تو یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببونکے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یا
قریب یکدیگر ہیں اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب سے کریں وہ یہہ وزن ہوگا
فاعلن چار بار اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تنسق
رکھا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم
اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دست یاب ہوے
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اوسکے اخفش نے
خواہ اور لوگون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر مقرر اور مستعمل کی ہم و چون در دائرہ بہند
بیتش بر وزن متقارب چنین باشد ع مرا تلے دلارام شادی نباید ٭ و بر وزن غریب چنین
ع شدی دلارام شادی نباید مرا ٭ این دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد ست اور جب
دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے مراتلے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نباید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک
یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے شدی دلا فاعلن رامشا فاعلن
دی نبا فاعلن یدمرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے

اور صورت اوسکی یہہ ہے



ہم پس دوائر نزدیک عرب پنج است ا مختلفہ ب مؤتلفہ ج مجتلبہ د مشتبہہ ہ متفقہ و نزدیک
عجم ہم پنج باشد ا مجتلب بالمد ب منزاحف ج مشتبہہ مثمنہ د مشتبہہ مسدسہ ہ متفقہ و بحور کہ ازین

دوائر ممکن است کہ بر خیزد بیست و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ آ طویل
ب مدید ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب
مضارع یج مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم
دو است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحور بسیار زیادہ گردد
این ہست تفصیل دوائر بحور ست پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
مؤتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
مؤتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انہین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھہ استعمال مین اسکی ہے اس
حساب سے سولہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھہ کہا ہے
انہین یہ شعر عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین از روے

شمارے کے بحرین زیادہ ہو جاینگی ہی یہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
مثمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحر تازی کو بھی مستعمل
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونہین ملائی ہین پس اس حساب سے
اونیس بحرین ہوتی ہین جیساکہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ فی حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اوسکے
مقام پر یہہ شکل رکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس یا عبارت یا زیادہ سے اور یب عبارت دوازدہ سے ہے ھم دبدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہاے باقی را حشو ت اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیساکہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتدا اسکی مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیساکہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنے یہہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ یہہ رکن
شعر مین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطایف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
و ابتدا آغاز کردن منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ھم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتد
مجموع بود متحرک اول او را ازان جزو بیفگنند و اینمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف در وی مجاور وتد
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتی

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خرم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا یہ ابتدا
کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنی پہلے
وتد بعد سبب یا جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجا ہے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب بحر جیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر آنست کہ اعتماد عبارتست از حذف حرف مذکور است و صاحب بحر جیہ
و دیگر بر انند کہ اعتماد عبارتست ازان رکن حشوی ہست کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اور فرو گذاشت کا کیا دخل ہم و ہر بیت را کہ ہر مصراعی ازو مساوی دائرہ باشد
و ہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل و رجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانند اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو
عدد ارکان مین یعنی سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل و رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ ہے
بیت وَ اِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًى ٭ وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِی وَتَکَرُّمِی ٭ بروزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت وَاِذْ یَلِیْ اِذْ تَلْتَقِیْ جَادَۃً ٭ تَقْفُرُ تَبْرِیْ اَیَابِہِ الْاَنْجَہٗ
بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ھم و ہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی ازو بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد خواہ بعد از تغیرات بیت را
وافی خوانند اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنی مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنی ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

کہ جس وافی مین تغیر ہوگا و ہ غیر تام ہوگا ھم واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی از و حذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند او را مشطور خوانند
واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانند بت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے
استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہیگی اور اگر مسدس
ہوگی مربع رہیگی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور
کہتے ہین یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہیگی اور اگر مسدس ہوگی مثلث
رہیگی دونون مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے
ہین پس بیت مسدس مثنی را رہجائیگی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن
نہین ہے مجزو بزا ر مجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرلینے ایک جزو کے
اوس سے کذا فی الغیاث اور جزو بمعنی پارہ پارہ کردن سے ہے لغت مین اور مجزو
مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون
ثانی بمعنی نصفی ہر شئے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہاک بالفتح کہنہ اور فرسودہ
ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے
خود معنی ان لفظون کے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی
نصف کردہ شدہ وآن در دو بحر جائز باشد وبس وآن رجز و سریع است نزد خلیل چہ خلیل
شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد قائلش مثلث باشد وبس از اینجا است
کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزوًا والمثلث مشطورًا والربع المثمن پس آنچہ ہزار تفتیل رجار بیت
می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض ست تم کلامہ یہان ہزار تفتیل
بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے و بعضے مشطور روا
داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو سہ یا لبکر لا تمنو لیس ذا
حین وَلیٰ ھم و ہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی او را مصرع خوانند واگر مصراع اول
... ہم ... انند ... اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون *

وزان ہین اور ارکان ہین اور مقفے خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو مقفی کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً ابیات
ہوگی مصرع بضم میم و فتح صاد و تشدید راے مہملہ مفتوح و عین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سے تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دینا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھہ مین نہ آئے غیاث سے ہم وعروض و ضرب را اگر سالم باشد
یعنے از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند است اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر و قاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم و رکنی را
کہ عروض بیت بود بر وجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اورا فصل خوانند و رکن ضرب را
چون بر وجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم بیت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اصطلاح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنے ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
ہین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل ہین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب ہین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث ہین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب ہین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت تشبیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوئی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم فصل ششم در تغیرات ارکان
و القاب آن و تفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان این رکنہا کہ اصول گفتہ شد باسباب ہم
برانگیزند و ہر دو از افتد بنا در استعمال کنند بیشتر چنان بود کہ در ان تصرف کنند بنقصان اجزا

یا حرفی یا جزوی یا زیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنای آن بحر خوانند
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بی ہیچ تغییر آنرا سالم خوانند و اما در بنا باشد کہ سالم باشد
و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در وی رود نوعی از تغییر باشد و ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضی بجای تغییر زحاف گویند ست یعنی ارکان کہ اصول
بحروں کے ہیں جسطرح دائروں میں واقع ہوئے ہیں اوسیطرح سے یعنے سالم اکثر مستعمل ہوتے
ہیں اکثر اونمیں تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا
مثلاً متفاعلن باضمار مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہو جاتا
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہیں جیسے فعولن بحذف فعل ہو جاتا ہے یا اور
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہو جاتا ہے یا زیادت جز
جیسے مستفعلن بترفیل مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہیں ہوتی اور وجہ مستعمل
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہیں یعنے ارکان نا متغیر جیسے دائرہ میں [illegible] واقع ہوئے ہیں
اونکو بنا کہتے ہیں یہیں جو رکن دائرے میں اصل وضع پر ہو [illegible] اوسکو
سالم کہتے ہیں لیکن بنا میں کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول [illegible] دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونوں کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس میں ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہیں ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہیں اور بعض
اس تغیر کو زحاف کہتے ہیں مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہوں خواہ متغیر بنا کہتے ہیں
مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان میں ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان میں کسیطرح کا تغیر نہیں ہوا ہے وہ سالم ہیں زحاف بالکسر گر پڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرفوں سے شعر میں اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہیں
سے ہشتم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود در شعری آن تغیر نیکوتر بود و بعضی از
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند ولیکن ست اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہیں
کہ بنا میں جائز ہو مگر شعر میں تغیر اوسکی بہتر ہو یعنے تغیرات ناہموار کو زحاف کہتے ہیں اور بعض
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہیں اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہو اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
ھم و بہ جملہ تغییر بنقصان بود یا بزیادت و تغییر بنقصان یا خاص نبود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغییر ممکن باشد یا خاص بود با وایل ابیات و مصراعہا یا با واخر آن و تغییر بزیادت
ہمیشہ خاص بود با وایل و یا با واخر در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان ست بر اکثر اشعار ایشان واقف بود و تغییرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات نہچنان ست بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضے کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلاف ہا
کردہ اند تا ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است و چہ آنچہ مشترک است
گوئیم ست اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ سے یعنے جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہی یا خاص
ہوتا ہے باوایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا بآخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیران تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہے اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحاف لکھے ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
باہم یکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بہ تغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھہ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھہ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

سے لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف اور ایجاد کیا ہے یہہ امر بجہت اختلاف لغت کے سبب ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گنتا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما آنچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود مکفوف ست تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین اسلیے سبب ہے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین لے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین ہو سکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بالفتح پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بپنجہ و گرفتنگی

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح و تشدید فا دوختن جامہ بیکدیگر و باز ایستادن ہیچ منتخب
ہم و دیگر نوع خاص بود باواخر مصراعہا و آن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند در رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن محذوف خوانند ست اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
باواخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
اور دور کردن ہے منتخب سے ہم و اما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود از تغیرات عام
بود و آن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد
ست و اما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد
اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہو جاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہو جاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور واج
کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے اور یہہ تغیران دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کسواسطے
کہ سوا متفاعلن و مفاعلتن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے ہم و اما آنچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود باول مصرعہا یا باواخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ باول خاص
بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا خرم خوانند و تشعیث یا در فعولن بود و رکن را اشعث خوانند

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعضب خوانند و در غیر این سہ
موضع نبود دست و اما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصاریع یا باواخر
مصاریع اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہی اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ ہر کا منتخب سے اور سوا ان تین جگہ کے یہہ تغیر نہین ہوتا معلوم
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بعنوان خرم ہے مگر مفاعیلن
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم سے [illegible] بلقب
خاص ہے و این تغیر است بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و در حشو [illegible] و در مصراع دوم
نادر بود و بازای اخرم رکنی را کہ در و خرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند
اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع اسکا مصراع دوم
مین نادر و کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہی بلکہ
اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور مقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے [illegible]
واما آنچہ خاص باواخر مصاریع بود دو نوع بود یکی آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرک [illegible] را ساکن
کنند و این رکن را مقطوع خوانند دوم آنکہ وتد را بیفگنند و این رکن را اخذ خوانند [illegible]
جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ما قبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مفاعلن [illegible]
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا دین

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح او رتشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور بہم گر سے کاٹنا منتخب سے خواہ حذذ سے اور حذذ بفتحتین یعنی کوتاہی او
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے ہے هم نوعی دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود و در بعضے
بحر ہا تا باوزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک
اول بیفتادہ است و بعضی گفتہ اند قطع است و بعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است و زجاج گفتہ
است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ و این اقیاس
نزدیکتر است چہ خرم جز در وتدی نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در رکن وتدی
نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصرع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست
تشعث اور ایک تغیر وتد مجموع کا اور بحر فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر مثلا
دہ ضرب وافی خفیف اور مضارع مجتث تجزی ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بمفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنے عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہے
یعنے حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنے لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور زجاج نے
کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنے فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بتسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بمفعولن
ہوا اور یہہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت ہے

کہ کہین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن مجنبن و تسکین منقول بہ مفعولن ہوا هم و اما آنچه در وتد مفروق افتد سه نوع است و
هر سه خاص است با واخر مصراعها اول آنکه متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید و آن رکن را
موقوف خوانند دوم آنکه متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکه وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت و اما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون خاص
با واخر مصاریع ہین پہلے کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہو جاوے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور وقف
بمعنی ایستادن اور واداشتن ہے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہے دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہو جاوے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گر جاوے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے هم و اما تغیر بزیادت که خاص بود با وایل مصراعها آنرا خرم خوانند
و بیشتر وقوعش در اول مصرع اول بود و زیادت از یک حرف نادر تر بود و غایتش کلمه مرکب از چهار حرف
یا فیه اند چنانکه بعد ازین مثالش ایراد کرده شود و آن تغیر را با ارکان و اجزا هیچ تعلق نباشد پس
اوسکے آنکه اینجا تغیر را از احوال ابیات شمرده اند نه از احوال ارکان ت و اما تغیر بزیادت که خاص ہے
با وایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اور بضم اوسکے لغت مین حلقه در بینی شتر انداختن
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت کا مصرع اول مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر ہے اور انتہا اوسکی کلمہ مرکب چہار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ششم مین مثال اوسکی دی جاویگی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ششم مین اسکو لکہا ہے مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانین نہ احوال ارکان سے هم و اما تغیر بزیادت که خاص بود با واخر مصراعها و آن دو نوع

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتد
مجموع بود مذال ست ش و اما تغیر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حاف کو اشباع بشین معجمہ اور
عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال
کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت
لغت مین بمعنی دامن دراز کردن ہے ھم و دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص
بود بوزن مجزو و بآخر بیت و رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن
ممکن بود و ازان خالی بود آن را معری خوانند ست اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب
خفیف کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی
بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے
خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معری اوس رکن کو معری کہتے
ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ھم و اما تغیرات
مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و ازانجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب
ترکیب ازان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فروعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم
انشاء اللہ تعالی ست و اما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک
رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر
فروع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے
ھم گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است فعول و آن مقبوض ست ب فعلن و آن اثلم ست و آنرا ثلم گفتہ
از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و ثلم در لغت دندان

ہمان است و در ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند و با تخفیف را ذکر نخواہیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام و مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کہ حرف پنجم ہے حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فا کہ حرف اول وتد ہے خرم سے گر گئے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان
لفظ مستعمل نہین ملتا الفاظ غیر مستعمل بمجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر تخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جائیگا
ہم ج فعل دان اثلم است و مقبوض و ملقب با اثرم خوانند و این سہ فرع ہم در طویل ہست و ہم
در متقارب یا فعول و آن مقصور ست و فعل و این محذوف ست و فع و بعضی گویند فل و آن محذوف ست
و مقطوع و آنرا ابتر خوانند و این فرع در متقارب افتاد ست تیسرے فعل بسکون عین اور ابتر یا
لام بجائے عول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثنائی کو
اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنی فعول
فعلن فعل طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعول بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹے فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو ابتر بھی کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر یعنے فعول
فعل فع متقارب مین پڑتے ہین ہم فاعلن را دو فرع است فعلن و آن مخبون است و در مدید
و بسیط و غریب افتد و فعلن و آن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است و بدانکہ مقطوع
در غیر اواخر مصراعہا جائز نیست و در بحر غریب فعلن در غیر اواخر مصراعہا استعمال کنند پس ظاہر است
کہ فعلن اینجا مخبون مسکن است ہمچنانکہ در مشعث گفتہ آمد و برین تقدیر این فرع ثالث باشد و
بغریب خاص بود ت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعلن بسکون

عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ماقبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب مین عق ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب مین فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ مشعث مین کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوئی ہے
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور قرانی ایک اور زیادہ
کی ہے فعل اخذ مذال لبسیط مین ہر چند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہین هم مفاعیلن را شش
فرع است امفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیل وآن مکفوف ست واین ہر دو در ہزج و طویل
و مضارع افتد ج مفعولن وآن اخرم است دو در ہزج تنہا افتد د فاعلن وآن اخرم و مقبوض ست
وآنرا اشتر خوانده مفعول وآن اخرم و مکفوف است وآنرا اخرب خوانند واین ہر دو در ہزج و مضارع
افتد و فعولن وآن محذوف ست و در طویل و ہزج افتد ت مفاعیلن کی چھہ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نکیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہ بیان بحور تازی کا تھا تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم ویا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ کرنا مژگان چشم کا غیاث سے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
و نون اخرم مکفوف اوسکو اخرب کہتے ہین اور خرب بلغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے
یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تا کتابت مین التباس بمفاعیل مکفوف
لازم نہ آوے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیافت
طبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے شش این تغیر مرکب است از خرم و قبض کہ میم ویا از ہر دو سقوط یابد

[illegible]

باید دانست کہ مجموعہ ہیم و یائی باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرمی بایستی گفت تا خوالی انکیفیت نبودی تم کلامہ سبحان اللہ ھم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع است ا فعلاتن و آن مخبو است ب فاعلات و آن مکفوف است ج فعلاتُ وان مخبون ست و ہم مکفوف و آنرا مشکول خوانند و این ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد د فاعلان و آن مقصور ست در مدید و رمل افتد ہ فعلان و آن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن و آن محذوف ست ز فعلن و آن مخبون و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن و آن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان و آن مسبغ است ی فعلیان و آن مخبون مسبغ ست و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن و آن مشعث ست و در خفیف و مجتث افتد ست فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلاتُ بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل پاون چار پای کا رستی سے باندھنا منتخب سے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلات فعلات رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب و اسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور کے یہہ فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجہ تفضیل فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان بتحریک عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن بتحریک عین مخبون محذوف یہہ دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین فعلن بسکون عین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہہ فرع مدید مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ فعلن بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون محذوف کا کسواسطے کہ قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی ہین گیارہوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث مین آتی ہے اور شعث کا حال سابق بیان ہوچکا ہے کہ تخبون مسکن سب سے بہتر ہے یعنے پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہوا بعد اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بمفعولن ہوچکا ھم فاع لاتن مفروقی را یک فرع است فاع لات و آن مکفوف است و در مضارع افتد فاع لات

مفروقی کی ایک فرع ہے فاع لاتُ بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے ہم مستفعلن
مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است ب مفتعلن و آن مطوی است ج فعلتن و آن ہم
مخبون است و ہم مطوی و آنرا مخبول خوانند و این ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد د مفعولن
و آن مقطوع است ہ فعولن و آن مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان و آن
مذال است ز مفاعلان و آن مخبون مذال است ح مفتعلان و آن مطوی مذال است ط فعلتان
و آن مخبول مذال است و این چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمدہ است کہ خلیل نیاوردہ
و آن مخبون اخذ است بروزن فعل ی مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین و فا
اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے ہے اور خبل بالفتح ہاتھہ پاون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا
مستفعلن سے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہہ تینون فرعین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے
پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے
ہین اور یہہ دونون فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال
بزیادت حرف ساکن آخر مین ساتوین مفاعلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین
فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن ہین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون اخذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے
کہ مستفعلن اخذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لائے ہم و مس تفع لن
مفروقی را چہار فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است و در خفیف و مجتث افتد ب فعولن و آن
مخبون مقصور است و در خفیف افتد ج مستفع لن و آن مکفوف است د مفاعل و آن مشکول است
و این ہر دو در خفیف افتد اور مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن وہ مخبون
ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے
اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین

اور یہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرے مستفعلُ بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چو
مفاعلُ بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مخبون مکفوف یہ دونون فرعین یعنے مستفعلُ اور مفاعُ
خفیف مین آتی ہین هم ومفعولات را یازدہ فرع است افعولات وآن مخبون است ب فاعلاتُ
وآن مطوی است وہر دو در منسرح ومقتضب افتد ج فعِلاتُ وآن مخبول است و در منسرح اُ
د مفعولان وآن موقوف ست ہ فعولان وآن مخبون موقوف ست و مفعولن وآن مکشوف است ا
فعولن وآن مخبون مکشوف است واین چهار در سریع و منسرح افتد ح فاعلان وآن مطوی موقوف
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست ی فعِلن وآن مخبول مکشوف است یا فعْلن وآن اصلم است
واین چهار در سریع افتد ت اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولاتُ بضم تا مخبون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ القیاس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کما ہت ہین نہو دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجای مفعلاتُ یہ دونون فرعین یعنے فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعِلاتُ بتحریک عین و لام مخبول ہے یعنے
مخبون مطوی یہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مخبون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مخبون مکشوف بجای معولن اور یہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنے واو حذف ہوا طے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا منقول مفعلا سے
دسوین فعِلن بتحریک عین مخبول مکشوف جب فعلاتُ مخبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعِلن
عوض اوسکے آیا گیارہوین فعْلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعْلن آیا یہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعِلن فعْلن سریع مین آتی ہین
… مفاعلتن را هشت فرع ہست ا مفاعیلن وآن معصوب ہست ب مفاعلن وآن معصوب ست
پس … وآنرا معقول … ج مفاعیل وآن معصوب ومکفوف وآنرا منقوص خوانند
د فعولن وآن معصوب ست … وآنرا مقطوف خوانند ہ مفتعلن واین اعضب است و مفعولن
وآن اعضب ومعصوب وآنرا اقصم خوانند ز فاعلن وآن اعضب ومعقول ہست وآنرا اجم خوانند

ح مفعول وآن اعضب ومنقوص است وآن را اعقص خوانند واین جملہ بوافر خاص باشد ادد
مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلتن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا اور عقل پای شتر برسن بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشہ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کے
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
اور شکستگی دندان سے ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب مین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بفتحتین وتشدید جیم گوسفند بے شاخ ومرد بے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین عقص سے بمعنی تافتن وپیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم یعنے عضب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافر مین خاص ہین اسلیئے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے هم ومتفاعلن را یانزدہ فرع است مستفعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر ومطوی است وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع است
و فعلن وان احذ است ز فعلن وآن مضمر واحذ است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
وآن مضمر ومذال است ی مفاعلان وآن موقوص ومذال است یا مفتعلان وآن مخزول ومذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

ومرفل است ۵ مفتعلاتن و آن مخزول ومرفل است واین جملہ خاص بود بکامل ت اور متفاعلن
کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے
ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب خبن کے
گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین
خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن
رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا
اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن
مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بتحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا
ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین ت ساکن ہوئی اور وتد حذف سے
گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے
حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن
مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے
یعنے وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے
یعنے خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب جب متفاعلن مین سبب بڑہا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین
مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت
سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین
بحر کامل مین کسی لیے کہ یہہ سب زحاف متفاعلن مین ہوتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا
ہے ہم پس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست ا فع ب
فعل ابث فعل رث فعلن ج فعول د فعول ذ فعلن ر فعلن س ح فعلات ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن
یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلاتن کا
مفتعلن کب فعولات کج فاعلات کد فعلیان کہ مستفعلن کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان

کط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعل لب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان لہ مفاعلاتن لو مفتعلاتن
ز مستفعلاتن لح متفاعلاتن و آخر ہشت وزن اصول چہار درینجا داخل است و چہار خارج وآن فاعلاتن
ومفاعلتن ومتفاعلن ومفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد پس
یہہ سب فرعین ستر اور تین تہتر ہوئین اس حساب سے کہ چھہ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن
کی اور چھہ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی
اور آٹھہ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی اور سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعین اور فرّا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن
دو ر لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ در لکھی ہے اگر ان
ساتون کو زیادہ کرین اسی فرعین ہوں اور اوزان اسکے اڑتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھے
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انھین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہہ چار اول جو خارج ہین اون اٹھتیسا
سے ملکر چالیس اور دو یعنے بیالیس وزن ہوتے ہین ہم والقاب این ارکان کہ از جہت
تغیرات نہادہ اند آنچہ مولف است و در لفظی سی و چہار ہست بست تغیرات مفرد و از آن این ہست
اخبون ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب اخذ یج اصلم ید مشعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چہاردہ مرکب را و آن این ہست مشکول کب مخبول کج معقول کد منقوص کہ مقطوف
کو موقوص کز مخزول کح ابتر کط اخرم ل اشتر لا اخرب لب اقصم لج اجم لد اعقص و در شعث نظر است
یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد است اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب
تغیرات کے رکھے ہین جو کچھہ کہ مولف ہین لفظ مین یعنے واسطے ہر ایک کے اونہین ایک نام
تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

مثمّن مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہو خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت
تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول وہ کانہ سے جملہ فروعات تہتر نکلے مگر جب تکرار
انمین سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھہ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انمین ملایا
جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی یہہ صورت
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنائے
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علمائے عروضیون نی نہین رکھے ہین اونسے کچھہ کام
نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے سن بجملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ
باقی سی و چہار فروع را القاب آنچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھہ اوزان
اصول کے جدا ہوکر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتے مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان
چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے ہم و اما در فارسی تغیرات و القاب آن چنان مضبوط نیست
از جہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہاست کہ در پیشتر بران شعر گفتہ اند و بنزدیک متاخران متروک است
و بسیار وزنہا است کہ متاخران نوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بر وجہی دیگر است
و اما فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین او نمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے تازہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اونکے
اصول و فروع اور طرح پر ہین ہم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل است و افراد ان مستعمل نیست
مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنے اخرم مستعمل نہین ہے
اور حال اسکا تفصیل اوزان سے معلوم ہوگا ہم و نیز فارسیان بر ہمہ وزنہای تازیان بہ تکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ و بوزنہای دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنفی
از ایشان تغیراتی کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان لقبی نہادہ است کہ دیگران دران متفق نیستند با آنکہ
ہمہ جماعت اقتدا العروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل
نمیتوانند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا از آنچہ
در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب آنچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر است پس
اولے آنکہ اینمعنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتی کہ خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بآنچہ تقدیم یافت تمامی آنچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید ت
اور تیسری بات یہہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور
تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان مین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنے جدا ہوئے
ہین اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچھہ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھہ
باوجودی کہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہوسکتی پس بامثال اس
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کے فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا
عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بر وجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکرین ہم یعنے تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیے گئے ہین ملا دین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہوجائین اور تکمیل اونکی ہوجائے
ہم و نادر القاب آنچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت ازان ضروری بود آنرا لقبی بما نرسیدہ است
آنرا لقبی نہیم و از مرکبات ہرچہ آنرا لقبی یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونمین جسکا نام ہم تک
نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا گیا ہو اوسکا ذکر

کرین اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرین یعنے اوسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین مخبون مسکن
ما القاب تغیر است کے بہت ہو جاتین ہم گو ییم از جملہ تغیرات عام کہ بہ شعر فارسی خاص است یکی
آنست کہ ہر جا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن متحرک و مسکن با ہم
بیا میزند و این حکم سوا ے مقام الا استجا کہ بالغی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین بدل افتد چنانکہ
درین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن
از بحر دیگر است پس تسکینے کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ہم کہتے ہین ہم کہ جملہ تغیرات عام
کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ تین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین متحرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بر وزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بر وزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین
واقع ہوں تو خلط انکا روا ہے یہہ کہ شعر مین جہان تین متحرک پڑین ایک کو ساکن کرین جیسے
رمضان اور خفقان وغیرہ کہ انمین اوسط بھی ہے ان جس جگہہ کہ استعمال مین آگیا مضائقہ نہین جیسے ان
اور یہہ حکم یعنی فعلن اور فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا سطر دیتی بہت ہے اگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
بحر بدل جاتی جیسا اس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن مثل قول شاعر ... اگر من ...
اگر سین عین کو ساکن کرین یہہ وزن ہو جاتا مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب مثل شاعر ...
پس یہان پر ... بحر بدل جاسے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو منع ہے
ہم چنین باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار
وزن کہ مستفعلن مفعولن چون تسکین عین مستفعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع ہم نشاید
اور کبھی شاعر انتظام حرکات و سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کا
تکرار پر مستفعلن مفعولن مستفعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مستفعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا تھا
باطل ہوتا ہے پس یہان بھی منع ہے از جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات
در ہمہ ابیات کہ بر وزنی گویند یک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ این لغت
اختلاف بسیار کنند در متحرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ دارند اور فی الجملہ
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب شعرون مین ایک وزن پر کہتے ہین انکو جیسا

[illegible]

پر استعمال کرتے ہین تغیر زحافات ہین پر انہین رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ان متحرک اور ساکن کو جب کوئی مانع نہو یعنے اختلاف بحر بین نہ پڑی اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین ہم وچون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل وفاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود وآنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود وچون چنین بود تسکین اوسط تسکین
حرف اول وتد باشد ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ست اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہین کہ یہہ لفظ ہین پانچ ہین اور اصل مین سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسی فاعلن
مین جب الف ساقط ہوگا فا سے متحرکہ مجاور عین ولام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل وفاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در باسبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود و بنسبت فاصلہ بزبان فارسی وتازی ہر دو برابر است تم کلامہ ادعای مصنف
کیسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور بنسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر باسبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
ہم وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را مخنق لقب دادہ اند
وقول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن وتسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبی
دیگر نہد وما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب میکنیم آن را لقبی ننہادیم ست اور جب وتد صدر رکن

مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر وتد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعولن بمفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنوق کہینگے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن
اور بعضون نے بجاے حملہ اور یاے موحدہ کہا ہے تخبیق سے اور یہہ تغیر غیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے تخنیق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکھتے ہین
اور قول حلاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی وسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کرکے منقول بمفعولن کرین چاہیے کہ
اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاے مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بحسب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھہ نہین کہتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم دیکھے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہای شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصرعہا
و خلط ہر دو بایکدیگر در یک بیت روا داشتہ اند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در زحافات
جداگانہ بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دایرہ باشد یعنے تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر بآخر مصراع خروج از دایرہ باشد روا نبود و آنچہ در شعر متاخرین این جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بودست اھ ایک حکم اوسکا جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا بایکدیگر
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ۔ خاک از بسکہ رفتم از دل شد ۔
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب ۔ دوستی نیست ہم ہم کاہل ۔ آتش مردہ زندہ گشت بچوب ۔
عروض دونون تینون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن مین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون ساکنونکا
دو مصرعون مین یہہ ہو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دایرہ کے
ہو یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چہار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو دائرے سے اور رہا نہیں ہے اور شاید متاخرین میں جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصاریع میں اس وزن تام میں پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے تماشای تو بیخود
کرد ہر کس را کہ می بینیم ٭ شکستہ ہر کہ در بزم تو جا لیکش بشیشہ خالی ست ٭ اور یہہ کلام متاخرین میں
بکثرت ہے ھم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب ہا متساوی باید پس در ضرب تنہا
نشاید ت اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہا ے غزل اور مطلعہا ے قصاید میں
اور ابیات مثنوی میں کہ مصرع ہوتے ہین یعنے دونوں مصرعونمیں قافیہ ہوتے ہین قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسری جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہیں اگر مصرع اول میں قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی میں قافیہ دگر ہوگا نہ کاروبار اور ابیات قصاید اور غزل میں سوا مطلعون کے ضربون میں
خلط نہیں ہو سکتا البتہ عروض میں خلط ہوگا ھم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف او اخر مصراعہا
بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ت لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہا ے
ترجیع میں واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند میں چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلونکے
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف ہیں اگر ایک غزل کے قافیہ میں ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور
دوسری غزل کے قافیے میں دو ساکن مثل کاروبار کے واقع ہوں مضائقہ نہیں اور ترجیع بمعنی
باز گردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن میں چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف او اخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضا اختلاف وزن نہیں کرتا مثلاً
ایک بند میں ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کاروبار ہوا اسمیں بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند میں مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس میں بعد ساکن اول کے دو ساکن ہیں
اس سے وزن مختلف نہیں ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد و ہو اور وال کتابت میں
رہ گیا ہو معنی ظاہر ہیں ھم و چون این قاعدہ ممہد شد گوییم چون در او اخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد
اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لاشک بر تسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ت اور جب یہہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہیں ہم کہ جب او اخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر

سالم ہوگا ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے حذف کیا جائیگا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصل
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائی جائین گے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جز آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہوگئے بضم اول و فتح ثانی و ہای مشددہ مفتوحہ گسترده شده و نیکو کرده
شده منتخب ورنجیات سے ہم اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بہ نقصان کرده باشند تسبیغ و اذالت درو
تصور نتوان کرد چه در آخر یک رکن حکم به تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت تشنیع بود پس ازین جهت باثبات
تغیرات دیگر بغیر آنچه گفته آمد احتیاج افتدست اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بہ نقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور کیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بہ نقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور بدیہا ہے پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوئی ہم و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن ہست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود ہست علت آن معین و مبین شده اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتدست
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر اور ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا اگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا بوزن مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اول بآن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیر
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و پس باید بآن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و بآن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادہ ایم ست مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ۔ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتدین لائے ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی
رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے
اوسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور بس تا وتد اسباب وس تغیر کی شتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن
کے ہو اور ہہنئے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا عرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب
اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے هم وچنین اگر مستفعلن احذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد
یا وزن فعلن آید وبعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بر وزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن هم
احذ است وهم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نهند کہ اسقاط کردہ اند وگویند کہ از
وتد دو حرکت و دو حرف بیفتادہ است و حرفی ساکن بماندہ وما رکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام
نہادیم ست اور اسیطرح اگر مستفعلن احذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بر وزن
فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بر وزن فعلان ہو جاے نہ چاہیے کہنا
کہ یہہ رکن احذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرا دیا ہے اور
کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور
دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینون حرفون سے
کوئی حرف ساکن باقی رہا اور ہم نے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور
مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے
اس تمام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب
تم کلامه هم وچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن
محذوف مطموس است کہ آنگاہ مخبون بودہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نهند
وگویند دو حرکت ویک حرف از وتد افتادہ است و دو ساکن بماندہ وما رکنی را کہ چنین بود مدروس نام
نہادیم ست اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنائین اور اوس سے
فاع بنے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نہ رہے گا
جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک
متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعد اوسکے سبغ سے فاع ہوا ایسا سبغ اور خبن یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہین ہوسکتی اور باوجود اسباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہہ ہے کہ اِن دو نون ساکنون کو جو فاع مین ہین بقیۂ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہگئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس بمعنی مہملہ کہنہ شدہ اور ناپدید شدہ او بیرونق غیاث سے ہم واگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہچنین کردندی ست اور اگر شعر عربی مین آیسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ہم وچون امینی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد زائد بر آنچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم وگوئیم ست اور جب یہہ معاملے مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکور ہے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اون سے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنے
تغیرات عرب تتبعا فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
ہم فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است وآن فعولان است کہ مسبغ باشد و در متقارب افتد ست
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہے
ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ہم وفاعلن را چہار فرع دیگر است افاعلان واین مذال ب
فعلان واین مخبون مذال است ج فعلن واین مخبون مسکن است وہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست وہر چند این تغیر بتحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردیم
کہ اقتضای مخالفت این قوم ہیکرد د فعلان وآن مخبون مسکن مذال است واین فرعہا در مدید وبسیط
کہ بتکلف گویند و در عجز سبب ہم واقع باشد ست اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سب
جگہہ اور ہر چند یہہ تغیر بتحقیقت شعر عربی مین بہی واقع ہے جیسے اس بیت مین ہے یا محبوبے
ادرک روحی ٭ وارحم قلبی فاجلس عندی ٭ مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض مقتضا یعنے وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مخبون او مقطوع دو بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر متدارک مین خاص ہے یعنے سب جگہہ آتی ہو

بخلاف اور بحرونکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے اور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بتکلف کہتے ہین اور عرب مین کبھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعل مخلع اور اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون هم و مفاعیلن را دوازدہ فرع دیگر است امفاعیلان و این مسبغ است و در ہزج افتد سب فعولان و این مقصور است و در ہزج و مضارع افتد ج فعول و این محذوف مقصور است و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند د فعل و این محذوف مرتین است و بعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد ہ مفعولان مخنوق مسبغ باشد ہیم مفاعیلان برکن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین وزن بماندست اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گرا کر یا قبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل بسکون لام ہوا فعولان اوسکے مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے نہو اور یہہ فرع ہزج اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے اور زلل بفتحتین اور بزای معجمہ بی گوشت ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف و قصر کا ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا ثلم پس فعول اہتم ہے او مفاع ازل اور ہتم بالفتح جڑ سے دانتو نکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف مرتین ہے یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہی جب سے اور جب بفتح جیم اور سکون موحدہ خصے کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ فرع ازل طویل مین بہی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنوق مسبغ ہیم مفاعیلان کا رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے متشابہ

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا ہیم اسی رکن
مین شامل رہا حقیقۃ اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بڑہایا ہے
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ و لوگ اس
مخنق سمجھنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین ھم مفعولن مخنق وبس زفاعلن مخنق مقبوض ح مفعول
مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ت چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور بس ساتوین فاعلن یہہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن
سے جب صدر و ابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائینگے اخرم کہینگے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائیگا ساقط ہوگا باقی رہے گا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن
لائینگے اوسکو مخنق کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائیگا فاعلن رہیگا اوسکو مخنق مقبوض کہینگے اور جب مفاعیلن
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائیگا فاعیل بضم لام
رہیگا اوسکے مقام پہ مفعول بضم لام لائینگے اوسکو مخنق مکفوف کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گرجائیگا فاعیل بسکون لام رہا
اوسکی جگہہ پہ فعلان لائینگے اوسکو مخنق مقصور کہینگے اور یہی فاعلن فرع تازی مین اشتر یعنی اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنی اخرم مکفوف تھا ھمی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل ہے فع مخنق
و این جملہ در ہزج مکفوف و مضارع و قریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ست دسوین فرع فعلن یہہ مخنق
محذوف ہے گیارہوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن کا
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پہ فعلن بسکون عین آیا اسکو
مخنق محذوف کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنی اجتماع حذف
وقصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہینگے اور جب مفاعیلن
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنی حذف و قطع سے عیلن گرگیا فا رہا اوسکی جگہہ فع آیا اسکو
مخنق مجبوب کہینگے اور یہہ فرعین یعنی ہم سے دوازدہم تک جنمین تخنیق ہے ہزج مکفوف اور

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنہین ہنو وہ بھی ان تین بحر و نہین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحافات پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصد پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہزج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین ہم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است اول مفعولان واین مجنون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مجنون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد و باین سبب مفعولن را
کہ مجنون مسکن است اینجا نیاوردیم ست اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہہ مجنون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مجنون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ نلائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھہ چکے ہین
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی سے ہے اس جگہہ لائے ہم ب فعلان واین مشعث مقصور است
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہوا ہم ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این تغیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہرچند دو وزن ہمان است واین ہر سہ در رمل وخفیف ومجتث افتد تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہرچند وزن ایک ہی یعنے سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ بتر اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکی فاعلا
قطع سے فاعل ہوکر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا اگر علتین دو ہوا اور یہہ تینون فرعین یعنے
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ہم د فعول واین مخبون محذوف اخرج ا
ست چوتھے فعول بسکون لام مخبون محذوف اخرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اخرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا متحرک

اور دو ساکن رہے پہ وہ منقول بہ فعول ہوا ہم فعل واین مجنون محذوف مقطوع است پانچوین
فعل بتحریک عین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا یعنے اسکو مرفوع کہتے ہین ہم وفاع واین محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ہم فع واین محذوف احذ یا مجنون محذوف مطموس واین چہار در رمل و مجتث
و منسرح است ساتوین فع اور یہہ محذوف احذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فا فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا اور
چارون فرعین یعنے فعول اور فعل اور فاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین ہم وفاع لاتن مفروقی
سہ فرع دیگر است افعلن واین محذوف مقصور است بر وزن فعلن است کہ ابتر است و در فاعلاتن مجموعی
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفروقی
بروزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہے
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہو سکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور تسبیغ مفروقی مین نہین ہو سکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ہم سبب فاع مجبوب موقوف است و ہم بروزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گر پڑے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بروزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کس واسطے کہ خبن اس جگہ اول رکن مین نہین ہو سکتا بسبب اسکے کہ وتد
مجموع اول مین ہے اور درس آخر مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین ہے

مص ج فع و این مجبوب بکشوف است و ہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد و این ہر سہ در مضارع الثستہ
ت تیسرے فع یہہ مجبوب بکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر گئے فاع رہا پہر
کشف سے فا ہوا کسواسطے کہ کشف گراتا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور یہہ
بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف اخذ تھا یا مجبون محذوف مطموس مطموس یہ
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین نسبب یا ہو سکے وتد کے
اول رکن مین نہین ہو سکتا اور اخذ بھی نہین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور یہان
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین مص و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است مفعولان و این اعرج است
و در رجز اید و در بسیط ہم بکار ارند ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بہ تسکین لام مفعولان ہوا یہہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین مص ب مفعولان و این مطوی مسکن اعرج است
و در وزن ہمان است اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ت دوسرے مفعولان یہہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالہ سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے
اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان سے معلوم
ہوگا مص ج فاع و این اخذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ اخذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
اخذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے ف ساقط اور ت ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
مص ب فع و این اخذ محذوف است در بحر و در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہہ اخذ محذوف ہے جب
مستف اخذ مین حذف کیا ف گر گئے مس رہ گیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین مص و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے مص و مفعولات را چہار فرع دیگر است افتعلان و این مخبول موقوف است
و در سریع افتد و سکن این وزن ہم انجا شاید و آن وزنی دیگر است اما عروضیان فکر بیش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلات متحرک عین اور یہہ مخبول موقوف ہے جو مخبول اجتماع

خبن وطے کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا معلات رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی معلات منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہہ وزن اور ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان مسکون العین نہین لائی ہین هم فعلن
واین مخبول مکشوف مسکن است و بروزن اصلم است اما اینجا علت دیگرست وهم در سریع افتدست
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مخبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو معلات
اور کشف سے باسقاط تا معلا اور تسکین سے بسکون عین معلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہہ فعلن
بروزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مخبول مکشوف مسکن ہے اس جگہہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہہ منسرح بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے هم چ فاع واین اصلم مقصور ست تیسرے فاع اور یہہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا هم
فع واین اصلم محذوف است وهر دو در سریع ومنسرح افتدست چوتھے فع اور یہہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین هم این هست فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی بر انچہ گفتہ آمد زیادت شود
وجملہ این سی وپنج است یہہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ۳۵ ہین اس حساب سے کہ فعولن کی اٹھ
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہہ سب
پینتیس ۳۵ ہوئین هم و از اوزان دو وزن دیگر بانچہ آورد ہم الحاق باید کرد یکے خماسی وآن فعلان است
دوم دیگر ثمانی وآن مفاعیلان است اور اوزان سے دو وزن اور انہین ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مخبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اوسکو
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق سبغ فروع مفاعیلن سے
کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے ہیم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ حاشیہ

لکھا ہے حج قولہ وآن مفاعیلا انست مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور نشدہ پس
زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد تم کلامہ اس نافہمی پر استقدر بیباکی انھین کا کام ہے
ہم والقاب تغیرات بسیطہ سہ درافزاید اعرج ومطموس ومدروس ومرکب چہار درافزاید مسکن ومخنق و
ازل ومجبوب ومسکن را ازان سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد
وان تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف ست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود وجملہ اوزان
چہل وجملہ القاب تغیر مولف چہل ویکست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑہتے
ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑہتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پڑے گا
اور ساکن سبب مخبن گر جاوے گا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملے گا اس صورت مین
تحریک وسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا تیس جملہ فروع ایک سے اٹھ ہوتے ہین یعنی فروع
تازی تہتر لکھے تھے اونپر فروع فارسی پینتیس بڑہے ہے جملہ ایک سے اٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس
ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے اونپر اوزان فارسی دو بڑہے ہے ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان
مسکون العین بھی فارسی ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین سے ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسیواسطے
ہر متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہے پس یہہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب تغیر مولف اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس
لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑہے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوئے ہم وباشد کہ بعضی تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر لقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود در بنا از انکہ باسقوط ہر دو بہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود
از انکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود ولا محالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لابعینہ ہم
جائز بود پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ است اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

سے کے ایک لقب اور ہوتا ہے جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہوں ایک رکن میں مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن سے کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون میں کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہیں ہے مثلاً مستفعلن میں تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن میں تے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہوگا
دو صورتون سے بنا ہین یعنے اصل رکن میں ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جائز نہو دوسری
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہیں ہے عروض میں مگر وہ صورت پہلی
جس میں سقوط دونون ساکنون کا جائز نہو اوس میں بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ ثبوت دونون ساکنونکا
بہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا بہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جائز ہوگا لابعینہ کے یہہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک فقرات پر یہہ حکم نہیں ہے بلکہ مشترک اور شامل دونواتون کی ہے پس کہین گے کہ درمیان ان دونون
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت میں پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب ورنہ مثلاً دو شخص
ایک مرکوب رکھتے ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب میں کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ تو بحر ونمین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر رشتہ اور وافر اور کامل میں معاقبہ باضمار و عصب ہوگا ہم وسقوط یکی البتہ
مستفعلاتن ۱۲
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود وسقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتند یا بکف بود اگر در
فاعلاتن فاعلاتن ۱۲
دو رکن افتند و اگر بکف بود وسقوط دیگر یا بقبض بود و اگر در یک رکن افتند یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد و رکنی را
مفاعیلن ۱۲
کہ بمعاقبہ مخبون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
کف وخبن
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم بماند بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جائز نبود لامحالہ سقوط یکی لا
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است اور اون دونون ساکنونمین سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطی ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن میں پڑین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مفتعلن ہوگا یا بکف
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن میں پڑین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہوگا فاعلا

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑے مثل مفاعیلن کے کہ کف سے مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بخبن جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھہ معاقبے کے مجنون ہوگا مثل فاعلاتن فعلا اتن کے اوسکو صدر کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مجنون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلات فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہین گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا اسواسطے کہ ثابت رکھنا بیہے دونون کا جائز اوسکو بری کہین گے اسواسطے کہ بری بفتح اول وکسر را وتشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر ثبوت دونو ساکنون کا بہم جائز نہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہین گے کہ درمیان ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحر وںمین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوباً اور ایک حذف ہوتا ہے وجوباً پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین پڑے خبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین با یکدیگر نگہبانی کردن ہاین پس فرق معاقبے اور مراقبے مین یہہ ہوا کہ معاقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہے اور گرانا ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہان سقوط دونونکا معاً جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن مین اوسمین کچھہ حکم نہین یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبد اللہ خزرجی نے اوسکو متکانفہ لکھا ہے پس متکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن مجاور دو سبب سے معاً یا باقی رکھنا دونون کا معاً یا حذف ایک کا لابعینہ اور وہ سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے **فصل ہفتم** در تفصیل اوزان مستعمل

زبیشتر بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین بہ تفصیل بحرها و وزنها کہ در هر بحر استعمال کردہ اند
مشغول شویم و عدد عروض ها و ضربها چنانکہ عادت عروضیان هر لغتی هست ایراد کنیم و آنچہ مارا در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان بہ تحقیق نزدیکتر آید در هر موضع شرح دهیم ست فصل ساتوین تفصیل
اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم و عادت عروضیان چنان ہست کہ ہر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب ہمیشہ ہمان ابیات آورند کہ خلیل احمد آوردہ است چہ دران عروض تصرفی نرفتہ است پس
ما نیز ہمان ابیات بعینہا بیاوردیم و شواہد مزاحفات کہ او آوردہ است تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
ہر کسی بیتی دیگر آوردہ است ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچہ اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنہا است کہ بہ تحقیق راجع با یک وزن است و ایراد امثلہ بازای ہمہ اقتضای تطویل بیفائدہ میکند بعضی
امثلہ کہ استغنا ازان حاصل باشد بیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکہ خلیل احمد کردہ است و دیگران باو
اقتدا کردہ ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتے ہین
اور بیتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لائین گے اور ابیات شواہد احفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے
بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج نہ پائی
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ہم طویل از بحرہای است کہ تازی گویان
خاص است و شعر پارسی برین بحر بہ تکلف باشد و اصلش در دائرہ فعولن مفاعیلن چہار بار باشد و
مبنا تازی وافی بکار دارند و عروضش ہمیشہ مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف بکار دارند
پس افاعیل مستعمل سہ باشد و شواہدین ست بیت است یہہ بحر خاص ہے تازیون مین شعر فارسی

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین
یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحفات ہو مستعمل
کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصرع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سو اسی تبع کے
کہ اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصرع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض
یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض
مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب تقریر عروض وضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصرع اول مین عروض واحد اور مصرع ثانی
ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض وضرب مین روا نہ رکھے
مگر قدما نے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تحرید
کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اون
تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین هم اشعر أَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ غُرُورًا صَحِيفَتِي ❊ وَلَمْ أُعْطِكُمْ
فِي الطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْضِي ❊ عروض مقبوض است وضرب سالم تقطیعش بدینگونہ ابامن فعولن
ذرکانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن
ولاعرضی مفاعیلن وعادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند ❊ ہر کہ
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد وآنکہ فہم نکردہ باشد او را اصلا چندین سود نکند پس
بتخفیف التقطیعات را نمی آریم و بریک مثال تازی و یک مثال پارسی اقتصار کنیم ❊ بیت پہلا
شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ ای ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مینے تمکو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ جملہ
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے
اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائینگے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمہ مین البتہ
تقطیعات لکھے جائینگے هم ب سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا ❊ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ

تمہ تزردو ۔ عروض وضرب ہر دو مقبوض اند ست شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب اسکا
مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے
وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل اور لاوے گا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے
اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع و اجرت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے ستبدی فعولن لکل ایا مفاعیلن ما ک
فعولن ت جاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا خبا مفاعیلن من لم فعولن تزودی مفاعلن ہم ج شعر
اقیمو ابنی النعمان عنا صدورکم ۔ والا تقیموا صاغرین الروسا ۔ عروض مقبوض وضرب اسکا
ست عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب اسکا محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ
راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنے
سردن کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنی ن مفاعیلن
نعمان عنا فعولن صدورکم مفاعلن والا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری ر فعولن روسا فعولن ہم و
دریں وزن فعولن را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بدینگونہ شعر وفادقت حتی ما ابالی
الہوی ۔ وان بان جیران علی کرام ست اور اکثر ان وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب
ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے کہا
یہہ ہین کہ اور جدائی کی یعنے یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہون مین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون ہم
ہمسائی بزرگ یعنے ہمسائی نزدیک میری آئین اور اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکرون اور
سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وفارق فعولن تحتی تا مفاعیلن ابالی فعولن ہن نوا مفاعلن
فعولن جیران مفاعیلن علی ہی فعول کرامو فعولن نوار دشمنی کرنا منتخب ہے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب ہے ہم ودر ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کنند وضرب بر حال خود بگذارند ست اور سب وزان مین مطلق جس جگہ بیت مصرع
ہین یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کے عروض
وضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین ہم واما بطریق زحاف در طویل صدر مقبوض

واثرم شاید وحشو مقبوض و مکفوف وابتدا مقبوض وگاہ اثلم واثرم اما سخت نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد میان یا و نون ست وامابطریق زحافات طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول اور اثلم
یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول اور مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل اور
ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے مگر
ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطلُبُ مَن اُسُودُ بِیشَۃٍ دُونَہٗ ✣ اَبُو
مَطَرٍ وَعَامِرٌ وَاَبُو سَعدٍ ✣ معنی یہہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کم تر اونسے ہین ابو مطر اور
عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطلُ فعول مُن اُسُو مفاعلن دُبِیشَ فعولُ تِن دُونَہُو مفاعلن اَبُومَ فعول طرن
وعا مفاعلن مِرن وَ فعول اَبُو سَعدِن مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شاقتک احداج سلیمی بعاقل
✣ فَعَینَاکَ لِلبَینِ تَجُودَانِ بِالدَّمعِ ✣ معنی یہہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای شوقہ سلیمی نے موضع
عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمی فعولن
بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کللبینِ مفاعیل تجودا فعولن بدمعی مفاعیلن مثال اثرم شعر
هَاجَکَ رَبعٌ وَاَرَبُّ الرَّسمِ بِاللِّوی ✣ لِاَسمَاءَ عَفَّی آیَاتِہِ المُورُ وَالقَطرُ ✣ معنی یہہ ہین ہیجان مین لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسما کے تھا مٹا دئے نشان اوسکے
موج آب نے اور باران نے مور بالفتح و را مہملہ موج زدن اور بالضم باد با گرد و خاک منتخب سے تقطیع
هاج فعل کر بعن و امفاعیلن ربرسم فعولن بلّلوا مفاعلن لِاَسما فعولن عفا ایا مفاعیلن
تہُ مُو فعولن رُوَلقطرُ مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان
مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف
ایک کا یا مفاعلن آوے گا یا مفاعیل ہم وامادر فارسی اگرچہ بتکلف گفتہ اند بعضی ہم بر منوال عرب
گفتہ اند مثال ذیل اول شعر ببردی دل وجانم بیک غمزہ ناگہان ✣ ببردی کہ من دادم تو خود بی گناہ کن
زبان ✣ تقطیعش ببردی فعولن دل وجانم مفاعیلن بیک غم فعولن زنا گہا مفاعلن ببردی فعولن
کہ من دادم مفاعیلن تخذبی فعولن گنا ہی مفاعیلن در تقطیع فارسی ہمچنین ہر یک مثال اقتصار
خواہم کرد لیکن پارسی مین جو کچہہ بتکلف کہا ہے بعضون نے بروضع عرب کہا ہے مثال
ذیل اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہے اور اسکی تقطیع

چنانچہ سابق مین بھی یہی کہا تھا قول اُلٹا تاکیدًا ہی معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو اے معشوق دل میرا اور جان میری
ایک نظر سے ہین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ بخشی دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوس سے ہم و عادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت برآید ز زر خسار
[illegible] بہین من ما [illegible] مگر باہم از تو رش سوی وصل او راہست [illegible] و مقصود زین ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہیم کرد [illegible] اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ
اوس مین ایک وزن اور ایک رکن ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نتھی مثال مصرع اس وزن
مذکور کی یا رکن سالم جو متن مین لکھی ہی معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا ہے کا
شاید اوسکی رنجشی مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے برآید فعولن ز زر خساری مفاعیلن
[illegible] فعولن مہ بت گاہی مفاعیلن مگر یا فعولن ہم از تو رش مفاعیلن سوی وص فعولن لو راہی [illegible]
اسکے ایراد مصرعات مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضی عروضیان باز
اوزان عرب تجاوز کردہ اند و بر قیاس دیگر بحر ہای پارسیان بر وزن بر عروض مسبغ و معری با ضرب
مسبغ و عروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ
و عروض مقبوض با ضرب مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مخلط و بر مسدس و مربع
ہم مثالہا آوردہ اند و از ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود چنانہا از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بیت من از غم
گدازانم تو لی خرم گدازانی چو من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ست اور بعضے عروضیان پارسی
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحور فارسی کی واقی مین یہہ اوزان لائے ہین عروض
مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسبیغ سے مفاعیلن ساتھہ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان
اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان
یا مقبوض معری کے یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھہ ضرب مسبغ کے یعنی مفاعلان
اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھہ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے یعنی فعولن
اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب بھی دونون فعولن
یا مخلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بھی مثالین لائے ہین لیکن
[illegible] اور مسطور ہی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے [illegible] عروض مقبوض و ضرب [illegible]

نیز گفتہ اند مثال سے نگاری کجا ہستا بخوبی ندانمش ٭ چگونہ گرا باشد لشبتقش شبوری ٭ معلوم ہو کہ
یہہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور سالم مین خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہون اور تو بے غم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالاہون تو بے
عشق نازان ہے تقطیع یہہ ہے منم غم فعولن گدازا نمم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازی مفاعیلن منم عشق فعولن
فنالا نمم مفاعیلن تبی عشق فعولن فنازی مفاعیلن ہم اگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
و ضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہہ قافیہ اور ابیات مین تین قافیے
اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا بیجا ہے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے
کتب سے ڈہونڈہ کر لکھنا مشکل اور موزون کر کے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھہ دینا
ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نا مطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا
ان زحافون مین نکل آئے تو تقطیع مشکل نہو ہم مدید ہم از بحرہای نازیبا است و اصلش در دائرہ فاعلاتن
فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و او را سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزن مستعمل آمد
و مشہور این شش بیت ست ف بحر مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دایرے مین فاعلاتن
فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم
اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضرب ہین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف
ہین اور چہہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین
ضرب دیجیے پندرہ ہوسکتے ہین مگر مستعمل فقط چہہ ہین اونکی تفصیلین یہہ ہین م یا لبکر انشروا
لی کلیبا ٭ یا لبکر این این الفرار ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ف پہلا شعر جو متن مین
لکھا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے لے قبیلہ بکر میری خاطر
کلیب کو زندہ کرو اور پہنچو میری طرف کلیب کو ای قبیلہ بکر کہان ہے کہان ہے مفر کلیب بالضم و فتح لام تصغیر

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب ابن وائل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یالبکرن فاعلاتن
انشرو فاعلن لی کلیبن فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این این فاعلن نلفرار و فاعلاتن هم شعر
لا یغرن امرأً عیشہ کل عیش صائر للزوال عروض محذوف و ضرب مقصور ست دوسرا شعر
یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے
یعنے فاعلان معنی شعر کے یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل
کرنے والا ہے طرف زوال کے صبیر بالفتح گشتن و میل دادن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لا یغررن فاعلا
تمرأ فاعلن عیشہو فاعلن کل عیشن فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلان هزج شعر اعلموا انی لکم
حافظ ... شاہداً ام کنت ... اوغایبا ہر دو محذوف اند ست تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب
اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم تحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون
حاضر ہوؤن یا غایب تقطیع یہہ ہے اعلموا فاعلاتن انی لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن یا فاعلا
کنت او فاعلن غایبن فاعلن هم شعر انما الذلفا یاقوتۃ اخرجت من کیس دہقان عروض
محذوف و ضرب ابتر ست چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے
یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے
ذلفا مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے تحیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
انما الذل فاعلاتن فا یا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس ... فعلن هم شعر
للفتی عقل یعیش بہ حیث تہدی ساقہ قدمہ ہر مخبون محذوف اند ست شعر پانچوان جو
محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مخبون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک
عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جسطرح رہبری کرتی ہے
پنڈلی اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتاعق فاعلاتن لن یعی
فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن هم شعر رب نار بت
ارمقہا تقضم الہندی والغارا عروض مخبون محذوف ست و ضرب ابتر ست چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مخبون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

عین معنی یہہ ہین اگر آنکو وقت رات کے دیکھتا سمجھا ہین کہ توڑی تہی ہے ہندی کہے اور انکار کو یعنی تو نکہ تہا مین بوجہ نکار
خوشبو دار درخت ہے تقطیع یہہ ہے مستفعلن بہار ان فاعلاتن ہست تا بنفا علن ہمچنان فعلن تفصیل ہین فاعلاتن دہی
یول فاعلن چار افعلن ہم و بعضی مشطور رود اوداشتہ اند با تخلیل نیا ورده ست است اور بعضون نے
یہہ بحر مشطور روا رکہی ہے یعنی مربع دور تخلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت یا لیکبر لا تہنو ٭
لیس ذا حین وَنَی ٭ تقطیع یا لبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن لیس ذا حی فاعلاتن ن و نا فاعلن
اور زجاج نی اسکو رمل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف خبن و کف
و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ہست اور بطریق
زحاف کے خبن یعنے فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات آتا ہے صدر
اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہوچکا اور درمیان نون
فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہینگے یا ایک ان دو نون سے
گریگا مثلاً فاعلاتُ فعلن اس بحر مین نہ آئیگا ہم از انواع بی تکلف بر قیاس دیگر بحر ہای ایشان
موافق عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط عروض سالم و ضرب مجنون یا مقطوع و ہر دو
مجنون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف
یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا ہر دو بکار داشتہ اند و مشکل
آورده و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تقطیع نزدیکتر وافی بوده ہم سالم برینگونہ بیت باده بر گیر
ای صنم زود بردار و بزن ٭ چند خواہی خورد غم دور کن از دل حزن ٭ ست وا ما فارسی بے تکلف
موافق اور بحور عرب کے وافی ہین عروض و ضرب دونون مذال یعنے فاعلان یا دونون سالم
یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنے فاعلن
اور ضرب مجنون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مجنون یعنے فعلن یا دونو
عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین
دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان اور دونون
مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنے
ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مجنون محذوف یعنے

[illegible]

فعلن بتحریک عین اور ضرب مجنون محذوف یعنے فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہے اور مثالین اونکی لائے ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب
موافق طبع واقع ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مترجم متن ہے بادہ زان اوس مین بمعنی شراب
نوشیدن ہے اور حزن بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہہ ہے
بادہ رنگی فاعلاتن سی حشم فاعلن ودبر واز فاعلاتن روزن فاعلن چند نما ہے فاعلاتن خرد عسی
فاعلن و درکن از فاعلاتن دل حزن فاعلن ہم وہمہ ارکان مخبون نیز گفتہ اند وہم از دیگران بہتر بود
بیت بنگو بیت زلبانت پسرا بینکے بوسہ چرا یکنی شاد مرا یہ بتری زخدا است اورسب ارکان
مخبون بھی کہے ہین اور یہہ بھی اور دونون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبہا
خود تقطیع یہہ ہے زلبانت فعلاتن پسرا فعلن بینکے بو فعلاتن سہ چرا فعلن یکنی شا فعلاتن د مرا
فعلن بتری فعلاتن ز خدا فعلن ہم و مشطور این بحر از بہر آنکہ بدل نزدیکتر بود خوش آید بنگو
بیت بیکرہ ای بید اگر دلت کن وفا بکہ ست اور مشطور اس بحر مین اچھی ہے یعنے بسبب اسکے
کہ دل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مترجم متن کی یہہ ہے بیکرای پی فاعلاتن
داد گر فاعلن لطف کن در فاعلاتن بانگر فاعلن ہم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چہار بار بود بہرامی
از فرالادی شاعر نقل کردہ است کہ او ہیچ قسمی این بحر شعر گفتہ است و یک بیتش این است بیت
نگاری دلربائی ربود از من دل من بمن بیدل چگونہ او بوسہ ستانم است مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چہار بار ہے بہرامی نے فرالادی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وفق مین شعر
کہے ہین ایک بیت اوسکی یہہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود از من مفاعیلن دل من فعولن منی بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از او بوسہ مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین ہم و بحر مجزو اخرب بیتی ہم از شعر او این است شعر سرو جہان سیہ
و تنگ است ہم تا با شمن آن بت بجنگ است اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالادی کی
بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست برہان اور سراج اور غیاث سے اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے بمعنی بت کے یہہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھون مین
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھ عاشق سے وہ بت یعنے معشوق لڑا ہے بس شمن بمعنی اپھو ہین

مقلوب طویل

تم کلامہ ظاہر اپہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نور مفعول جہاں فعول پہو شکست منوا علاف تا باش مفعول مناہت فعولن بجنگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و معری و مختلط ذکر کردہ و در مجزو محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب و مکفوف ست اور اسی قیاس پر وافی مین یعنی مثمن مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنے فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اور اسیطرح اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر شعرے برین بحر معلوم نشدہ است محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم آہ بیشتر ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف تمام نا تمام است تم کلامہ پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم اثر بحر تازیان ست و ہشت در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و اورا سہ عروض و پنج ضرب است و بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو و ابیات این ست بسیط یعنی بحر تازی ہے اور اصل اوسکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور سالم اور مقطوع اور پانچ ضربین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ دو ضربین ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر مین کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ آور چہہ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند از روی احتمالات عقلی کے پندرہ وزن ہوسکتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون مگر چہہ استعمال مین ہین دو وافی اور چار مجزو بیتین یہہ ہین ہم الشعر یا حاذ کالا ازدین شکلم بدا ابیتہ لم

ثم لقیتھا تشوقھا قبلی ولا یلک ٭ عروض و ضرب ہر دو مخبون مسدس است پہلا شعر جو مرقوم ہوا مثمن ہے
عروض اور ضرب دونوں مخبون ہیں یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہ ہیں اے حارث
چاہیے کہ نڈر الا جاؤ تمہیں تم سے اوس بلا میں کہ نڈر آ گیا ہو اوس میں کوئی بازرسی قبل میرے
اور نہ بادشاہ اور مرد بلا ہجو ہے یعنی تم باعث اسکے ہو کہ میں ہجو تمہاری کروں ایسی کہ کسی نے
کبھی نکی ہو تقطیع یہ ہے یا حار لا مستفعلن رسین فاعلن شکم بدا مستفعلن ہجائیں فعلن ثم لقیتھا مستفعلن تشوقھا
فاعلن قبلی ولا مستفعلن یلکو فعلن ہم سبا شعر قد اشہد الغارۃ الشعواء تحملنی ٭ جرداء معروقۃ
اللحیین سرحوب ٭ عروض مخبون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت از وافی است
دوسرا شعر جو مرقوم ہوا مثمن ہے عروض اوسکا مخبون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع یعنے
فعلن بسکون عین ہے معنی یہ ہیں کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہوں میں تاراج سے متفرقہ میں درحالیکہ
اوٹھاتی ہے مجکو اسپ مادہ کم گوشت کی اور دراز ہے تیغون کی ضرب میں صفات اسپ میں تقطیع
یہ ہے قد اشہد ل مستفعلن غارت ش فاعلن شواء تح مستفعلن ملنی فعلن جرداء مع مستفعلن روقت ل
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن اور یہ دونوں بیتیں وافی ہیں ہم سبا شعر انا ذممنا علی ما خیلت
سعد بن زید و عمرا من تمیم ٭ عروض سالم و ضرب مذال است تیسرا شعر جو مرقوم ہوا مثمن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہ ہیں کہ بتحقیق کہ ہمنے
رو پھر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمرو کو قبیلہ بنی تمیم سے تقطیع
اوسکی یہ ہے انا ذمم مستفعلن نا علی فاعلن ما خیلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن د و عمر فاعلن
رمن تمیم مستفعلان ہم سبا شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا ٭ مخلولق دارس مستعجم ٭ عروض و ضرب
سالم است چوتھا شعر جو مرقوم ہوا مثمن ہے عروض اور ضرب دونوں سالم ہیں یعنی مستفعلن معنی
یہ ہیں شاعر حسرت کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر جو خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور فراموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربع عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارس فاعلن مستعجمی مستفعلن ہم سبا شعر شیّد ابعادا کسرویّا ٭ بیوم
بطلن اکوادی ٭ عروض سالم و ضرب مقطوع است پانچواں شعر جو مرقوم ہوا مثمن ہے عروض
اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن معنی یہ ہیں ہے کہ ... کیا ہو کسی ...

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز پہنچنے کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہ ہے سیر و عدکن مستفعلن
انما فاعلن بیعاد کم مستفعلن یوشکلا مستفعلن تا ابطحا فاعلن تلوادی مفعولن هم و شعر ما هیّج
الشوق من اطلال • اضحت قفار اکوحی الواحی • عروض و ضرب او دو مقطوع اند و این چہار
مجزو است و این بیت آخر را مخلع خوانند ست بیشا شعر چونکہ قوس عین سے ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہ ہین کونسی چیز یہان ہین لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہای معاشیق سے کہ خالی ہوگئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اوپر لکھنے والے کے
یا مثل حروف اور نقطہا سے متفرقہ کے تقطیع یہ ہے ما هیّج مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اضحت قفا مستفعلن ان کوح فاعلن الواحی مفعولن یہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین و ذکر فی المفتاح مراد یہ ہے کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین هم و در دیگر ارکان مخبون بکار دارند
و در مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند و در عروض و ضرب مقطوع را مخبون رو دارند تا بر وزن فعولن آید
ست اور سوا عروض و ضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر
لقد خلت حقب صروفها عجب • فاحدثت غیرا و اعقبت دولا • معنی یہ ہین کہ تحقیق گذری
زمانی کہ گردشین اونکی عجیب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفها مفاعلن عجبو فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن و اعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون
کر کے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کر کے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انهم لقیهم رجل • فاخذوا ماله و ضربوا عنقه •
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر و ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض و ضرب
مقطوع کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بر وزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی شعر
اصبحت والشیب قد علانی • یدعو حثیثا الی الخضاب • معنی یہ ہین صبح کی مینے
اور میری جہیر وڑی در حالے کہ بلاتی ہے ازروی ابر انگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہ ہے

اصبحت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن یدعوحتی مستفعلن نکن الکل فاعلن خضابی فعو
هم دیگر وشی آمده از مجزو و درشواذ که خلیل نیاورده و آن این است که شعر ان شئوا ان تشتوه
حُببٌ لکباذلِ الامُوالِ ۔ عروض مجنون اخذ است و ضرب مخبون مقطوع ست اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا ترجمہ متن سے ہے عروض اوسکا مخبون
احذ ہے یعنے فعل اور ضرب مجنون مقطوع یعنے فعولن معنی یہہ ہین بتحقیق کہ کباب اور نشہ
اور روٹی نا شتہ یہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہہ ہے
ارنن سو مفتعلن ان ونش فاعلن وتن فعل وحبل فعلتن بازلل فاعلن اموالی فعولن اور دوسرا بیت
آخر یہہ ہے بیت ہے من لذۃ العیش والفتی ۔ للدہر والدہر ذو فنون ۔ معنی ظاہر ہین ہم
وا لو ادہ پارسی بتکلف در و افی ہر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
یا ضرب مجنون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مجنون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مجنون معری و مذال یا ضرب مجنون مذال و عروض مجنون یا ضرب ہم مجنون یا اعرج یا مقطوع یا
و در مجزو ہر عروض معری و مذال یا ضرب مذال و عروض سالم یا ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج یا مقطوع یا ضرب ہم اعرج یا مقطوع امثلہ آوردہ اند و درین دو ضرب اخیر خبن ہم بکار دارند
یا یا مفعولن یا مفعولان یا فعولن آید است اما فارسی مین بے تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر
عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھہ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھہ ضرب مجنون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان و یا ضرب مجنون یعنی فعلن یا ضرب اعرج سے یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی
اور عروض مجنون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھ
ضرب مجنون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مجنون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھ
ضرب مجنون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج سے یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع سے یعنے فعلن
بسکون عین کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالت سے یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان
ساتھہ ضرب مذال سے یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھہ ضرب سالم یعنی مستفعلن
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج سے یعنے مفعولان یا مقطوع

مفعولن ساتھ ضرب اعرج سے یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین انکی لائے ہین اور ان
دونون ضربون اخیر مین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین ہم و قومی پندارند کہ مخلع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو و نہ چنان است بل مخلع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض و ضربش مقطوع باشد
خواہ مجنون خواہ غیر مجنون ست اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلع اسم فعولن کا ہے جو مستفعلن کی فرع ہے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض و ضرب اوسکی
مقطوع ہو خواہ مجنون یعنے فعولن خواہ غیر مجنون سے یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم پس ایسے وزن کا نام مخلع ہے بسیط مجزو مین ہم و بپارسی شاید کہ ہمہ ارکان مجنون
بکار دارند یا ہر چہ فاعلن بود مجنون بود و پس د شاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند و ہمہ ابیات آن قصیدہ مطرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعلن کہ آن
ہر جائی کہ خواہند شاید مثال وافی عروض و ضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا ٭
ہرگز نگوید مرا برخیز و یکدم بیا ست اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مجنون مستعمل کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مجنون ہو جای اور پس یعنی فعلن پس یہہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہہ وہی لائین
مگر تسکین اوسط مفتعلن اور فعلن مین جس جگہہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو ترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے از عشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادام مستفعلن
در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن ید مرا فاعلن برخیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرد بضم میم و تشدید
طا مفتوح و کسر را مستقیم و بر یک وتیرہ شوندہ و عقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح و غیاث سے
ہم و اگر عروض و ضرب مجنون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مجنون بود بر ینگونہ شعر کردم زر و سے
صفا منزل بگو می وفا دیدم نگار مرا جای شگفت و چہ جاست اور اگر عروض اور ضرب کو مجنون
کرین بہتر یہہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مجنون ہو جیسا کہ شعر ترجمہ متن مین ہی در لفظ مرا الف مین
معنی خود را ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے کردم زر و مستفعلن ی صفا فعلن منزل بگو مستفعلن می وفا فعلن

ویہ ہم شکل مستفعلن ہے مرافعلن بجای شکر مستفعلن فعلن بجا فعلن ہم مثال مجزو سالم شعر بر مستمندی
مکن چندین ستم چو بر بنا ورد از عشق تو دم پست مثال مجزو سالم کی جو مرقوم متن ہے اور معنی
اوس شعر کے یہہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا التقطیع اوسکی یہہ ہے بر مستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن
چو بر بنا مستفعلن ورد از فاعلن عشقتی دم مستفعلن بعضی نسخو نمین بجای بر بنا ورد بر نمی آرد دیکھا لیکن
دونون صحیح ہین مستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازا بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے مست
بالضم اور مند سے مست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور غیاث
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مست بمعنی حاجت ہے غیاث سے ہم مثال مخلع مجنون
شعر کشتم بدرد از تو من نگارا آن بہ کہ یکرہ کنی مدارات مثال مخلع مجنون کی جو مرقوم متن
مخلع ہے یعنی مجزو ہین وزن مقطوع الضرب والعروض ہے یعنی مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مخبون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر کے
یہہ ہین مخاطبان ہوا ہین بسبب درد کے ہاتہ اپنے صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق بہتر
کہ ایکبار کرے تو صلح اور مدارات التقطیع یہہ ہے کشتم بدر مستفعلن از تمن فاعلن نگارا فعولن آن بہ
مستفعلن کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑہا اور
یہہ لکھا ہے معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد و بسبب تو ای نگار تمام کلامہ اور صاحب [illegible]
اوس پر اعتراض کیا کہ اپنی معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین شعر صاحب [illegible]
یہ معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد و بسبب تو ای نگار تمام کلامہ این معنی در نظر
قایل بسیار دور از الفاظ شعر ہرگز نمی آید انسبت اولا معرفت را بمعمول شما کردن معلوم نیست کہ از
قانون [illegible] است داگر [illegible] لفظ [illegible] تا معنی متغیر گردد و حال آنکہ
بکاف فارسی فعل ناقص است کہ اسم [illegible] متصل اسم است و لفظ بدرد
ظرف است متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر کشتم باشد و حقیقت این است کہ از لطف معنی دور گرد
ور پی تکلف رفتن از غزلی فہم معنی آفرین است الحق کہ مر قایل آن صد آفرین است تمام کلامہ
مثال مجنون بیت چرا ہمی ببت [illegible] نگرد بیک وجہ ہمی غم اندر [illegible]

ت مثال سب ارکان مخبون کی جیسا کہ بیت مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چرا ہمی مفاعلن ہست
من فعلن ہمن ہمی مفاعلن نگرد فعلن بیک دلبو مفاعلن سہمی فعلن غم دلم مفاعلن بخرد فعلن ہم مثال
مطوی از مجزو شعر دو ربدار ای صنم لب از لبم ٭ تا الفرا بدیدل وصل بہم ٭ ت مثال مطوی کی مجزو سے
شعر جیسا کہ مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دو ربدار مفتعلن ای صنم فاعلن لب از لبم مفتعلن تا الفرا
مفتعلن بدیدل فاعلن وصل بہم مفتعلن ہم وما اشلہ اوزان فارسی از انجہت بتمامی آریم کہ برین بحرہا
در پارسی شعر یافتہ نمی شود الا اشعار ہامی کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہامی دائرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین
بحرین دائرہ مختلفہ کی ہم وافر ہم از بحرہامی تازیان است و اصلش در دائرہ مفاعلتن باشد
ششبار در بنا اور او دو عروض و سہ ضرب باشد و بر سہ وزن آید یکی وافی دو مجزو ابیات این آ
ت یہہ بحر بھی بحر تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چہہ بار اور استعمال
مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضرب ہین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہہ ہین ہم الشعر لنا غنم نسوقہا
غزار ٭ کان قرون جلتہا العصی ٭ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف ست و این وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ بمعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جلہ بکسر و تشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح لب یاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن
غزار فعولن کانن قرو مفاعلتن جلتہل مفاعلتن عصیو فعولن یہہ وافی ہے ہم ب شعر لقد
علمت ربیعۃ ان حبلک واہن خلق ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم ست ت دوسرا شعر
جو متن میں لکہا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانا ہے
قوم ربیعہ نے یہہ کہ تحقیق رسی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد و پیمان تیرا سست ہے

وافر

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے خلق بفتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن بحبلک واہ مفاعلتن خلقو مفاعلتن ہزج شعر اعاتبہا وآمرہا فتغضبنی وتعصینی ✽ عروض سالم وضرب معصوب واین ہر دو مجزو است ت تیسرا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس غضب کرتی ہے مجھپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعاتبہا مفاعلتن وآمرہا مفاعلتن فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر مجزو ہین عم وور زحافش در دیگر ارکان معقول ومنقوص استعمال کنند ودر صدر اعضب واقصم واعقص واجم بکار ورند ت اور سوا عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور منقوص یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اذا لم تستطع شیأ فدعہ ✽ وجاوزہ الی ما تستطیع ✽ عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر منازل لفرتنا قفار ✽ کانما رسومہا سطور ✽ معنی اس شعر کے یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ او نہین مکانات کی مثل سطور کے اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ ہے منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفار فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور فعولن مثال منقوص یعنے مفاعیل کی شعر لسلامۃ دار حفیر ✽ کبالی السحق قفار ✽ ترجمہ یہہ ہے واسطے حبیبہ سلامہ کے گہر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع یہہ ہے لسلامہ مفاعیل تدار ذب مفاعیل حفیرن فعولن کبالخ مفاعیل لقسی سحق مفاعیل قفار فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین عم وافا پارسی تکلف در وافی عروض وضرب ہر دو سالم یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند و مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب وافا فارسی مین بتکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض اور ضرب دونون
سالم یعنے مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنے مفاعیلن استعمال کرتے
ہین هم واگر بطریق زحاف همہ را معصوب کنند فرقی نباشد میان ہزج و این بحر و ازین جهت باشد کہ
اگر کسے ملمعی بگوید بیتهای فارسی او از ہزج باشد و بیتهای تازی او از وافر چہ بتازی ہزج مسدس نیاید
و بپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان هر دو وزن بتسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست
اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنونکو معصوب کرین فرق نهو درمیان ہزج کے اور اس بحر کی اور یہی
سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر
اسواسطے کہ تازی مین ہزج مسدس نہین آئی ہے اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہے اور فرق
ہزج اور وافر کی وزن مین فقط تسکین اور تحریک اوسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن
کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسکو کہتے ہین
کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور اوسی قدر عربی مین غیاث سے
هم مثال وافی همہ سالم بیت بتا غم تو بریت دل من بزد علمی ٭ چنانکہ ازو بگرد جهان شدم علمی ٭
ست مثال وافی کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنے مفاعلتن بیت مرقومہ متن ہے علم اوس بیت
مین بمعنی نیزہ ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہہ ہے بتا غم تو مفاعلتن بریت دل من مفاعلتن
بزد علمی مفاعلتن چنانکہ ازو مفاعلتن بگرد جهان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن هم مثال وافی عروض
وضرب مقطوف شعر چو برگذری همی نگرم بروی بت ٭ چہ بر انگنی بتا نظری بکار هم ست مثال وافی
کی جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
چو برگذری مفاعلتن همی نگرم مفاعلتن بروی بت فعولن چہ بر انگنی مفاعلتن بتا نظری مفاعلتن بکار هم
فعولن هم مثال مجزو سالم بیت بدی چکنی بجای کسی ٭ کہ از تو کند بجای تو بد ست مثال مجزو سالم
کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بدی چکنی مفاعلتن بجای کسی مفاعلتن کہ از تو کند مفاعلتن بجای
تو بد مفاعلتن هم در هزج است استعمال تمام معصوب یا مقطوف در پارسی نشاید بجهت اخلال ارکان سالم
و معصوب شاید چہ تسکین وسط همہ جایز است اما این بحر را نباید کہ تمام همہ مفاعلتن بود تا دو
جمع نشود و اگر همہ جا ساکن کنند بجمیع شرط شود و ست اولی مفاعلتن و استعمال هزج معصوب باید

متفاعلن اور مقطوف یعنی فعولن کی بجا ہے اور خلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اسواسطے کہ
تسکین اوسط اتین بغیر تغیر نہین سب جگہہ جایز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہہ پیش
خاطر ہے یعنے جو رکن کہ معصوب آئی سب جگہہ قصیدہ مین معصوب آوے تا وقت کہ جمع نہون ایک
استعمال وقت تغیر کا دوسرا بے انتظامی اوزان کی اور اگر سب جگہہ مسکن کرین تو بحر ہزج ہوجائیگی
کہ بحر وافر اصل پارسی مین نہین آئی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم کامل ہم ازجہت
تازیان است و هشتش در دایره متفاعلن شش بار باشد و در بنا دو عروض و شش ضرب
و بر نه وزن آمده است پنج وافی و چهار مجزو و اما بتش انیست سیہ بحر کامل بھی مخصوص تازی کے
ہے اور اصل اسکے دائرے مین متفاعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے
سالم اور احذ اور چھہ ضربین یعنے سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال ہین اور
نو وزنون پر آئی ہے پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم اشعار وَاِذَا
صَحَوتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَن نَدًى * وَكَمَا عَلِمتِ شَمَائِلِي وَتَكَرُّمِي * عروض و ضرب ہر دو سالم است
پہلا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہہ ہین اور جب
ہوش مین آتا ہون نہین نشہ سے پس کوتاہی نہین کرتا ہون بخشش سے جیسے کہ جانتا ہی تو
صفتین میری اور کرم میرا تقطیع یہہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صرعن ندی متفاعلن
وکما علم متفاعلن تشمایلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن ہم ب شعر وَاِذَا دَعَونَکَ عَمَّهُنَّ فَاِنَّهُ
نَسَبٌ یَزِیدُکَ عِندَهُنَّ خَبَالًا * عروض سالم اور ضرب مقطوع ست دوسرا شعر جو محقق نے لکھا
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ جسوقت بلاتین
تجھکو وہ عورتین ہیں نابینا کراونکو یعنی بچا تحقیق کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہی نزدیک
اونکے نقصان تیرا یعنے رغبت طرف عورتونکے باعث بے اعتباری ہے دوسرے معنی یہہ
اگر عم کہکے پکارین تجھکو یہہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خیال بالفتح تباہی دلی و ہلاک و رنج
و ماندگی و شبہ گشتہ و دیوانہ اہل نار منتخب سے تقطیع یہہ ہے واذا دعو متفاعلن نک عم مہن
متفاعلن فَاِنَّهُ متفاعلن نسبن یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن خبالا فعلاتن ہم ج
لِمَنِ الدِّیَارُ بِرَامَتَینِ فَعَاقِلٍ * دَرَسَت وَغَیَّرَ آیَهَا الْقَطْرُ * عروض سالم است و ضرب مضمر

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا عروض اوسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر
احذ ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے گھر تیرے و دعوت شیر اسہر اور عاقل کسکے
فرسودہ ہوئے ہین اور تغیر کئی ہین نشان اونکے یاران سے عاقل نام ایک گروہ کا منتخب سے
تقطیع یہہ ہے لمندو یا متفاعلن سبرا منی متفاعلن نعماقلن متفاعلن درست ادعی متفاعلن برا اہل
متفاعلن قطرو فعلن ہم ۔ شعر لمن الدیار دو عفا مرابعها ۔ ہطل اجش مدابج خرب ۔ عروض
وضرب ہر دو احذ است ت چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون احذ ہین یعنے
فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے ہین گھر دور کیے ہین منازل اونکی باران متوالی
رعد آلودہ نے اور گرد باد خاک بردارندہ نے بارج باد گرم اور بارج جمع منتخب سے تقطیع یہہ ہے
لمندیا متفاعلن عفامر متفاعلن ابعہا فعلن ہطلن اجش متفاعلن مدابجن متفاعلن ترب فعلن
بتحریک عین ہم ۔ شعر ولانت اشجع من اسامة اذ ۔ دعیت نزال ولج فی الذعر ۔ عروض
احذ وضرب احذ مضمر است و این بیت وافی ست ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے
عروض اوسکا احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہے معنی
یہہ ہین ہر آئینہ تو شجاع زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاوے وہ شیر کہ اوترا اور جنگ کر
مقام خوف و خطر مین ذعر بالفتح ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولانت
اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن متاذ فعلن دعیت ترا متفاعلن لولج جفذ متفاعلن ذعر
فعلن بسکون عین اور یہہ پانچ وزن وافی ہین ہم ۔ شعر ولقد سبقتهم الی ۔ فلم نزعت
وانت آخر ۔ عروض سالم وضرب مرفل است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا
سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہہ ہین تحقیق کہ سبقت کی تونے
اون لوگون پر میری طرف پس نڈر اتو اوس سبقت کرنے سے حال آنکہ تو مرد متاخر ہے
اسی لکھا ہے سبقتهم بشباع ضم میم سے ہے اور الی مین یا ی ثانی متعلق بمصرع ثانی ہے اور ترع
ترع سے بالفتح بمعنی ترسیدن منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولقد سبق متفاعلن تهموالی
متفاعلن فلم ترع متفاعلن وانت آخر متفاعلاتن ہم ۔ شعر جدث یکون مقامه ۔ ابدا
بمختلف الریاح ۔ عروض سالم وضرب مذال است ت ساتوان شعر جو مرقومہ متن سے

عروض اوسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان ہے معنی یہہ ہین قبر ہی کہ ہے نار
اوسکا ایسا کہ ہمیشہ چمکتی ہین وہان ہوائین گرم جدث لفحتین گور منتخب سے تقطیع یہہ ہے
صدثن یکو متفاعلن منفاعہو متفاعلن ابدان مخ متفاعلن تلفرباح متفاعلان ہم ح شعر واذا
افتقرت فلاتکن متخشعاً وتجمل ہر دو سالمند ت آٹھوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض
اور ضرب دونون سالم ہین یعنی متفاعلن معنی یہہ ہین اور جسوقت ہو تو فقیر پس نہو ترسان اور
صبر وجمیل کر تقطیع یہہ ہے واذ فتقر متفاعلن تفلاتکن متفاعلن متخش شعن متفاعلن وتجم لی
متفاعلن ہم ط شعر واذا ہم ذکروا لاساءتہ اکثر الحسنات عروض سالم وضرب مقطوع است
واین چہار وزن مجزو است نوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع ہے
یعنی فعلاتن معنی یہہ ہین جسوقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیونکا تقطیع
یہہ ہے واذا ہمو متفاعلن ذکرلاسا متفاعلن اتاکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن اذا ہم ہین ہم
باشباع ہمہ ہے اور یہہ چارون مجزو ہین ہم و بطریق زحاف در دیگر ارکان وضربہا مقطوع و
مرفل و مذال مضمر موقوص و مخزول بکار دارند اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین یعنی
صدر اور ابتدا اور حشو مین اور ضربون مین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال
مضمر یعنی مستفعلان اور موقوص یعنی مفاعلن اور مخزول یعنی مفتعلن استعمال کرتے ہین ہم
واما پارسی برین بحر بتکلف گفتہ اند و بر قیاس دیگر شعرہای ایشان در وافی بر عروض سالم
وضرب ہم سالم یا مقطوع یا احذ یا احذ مضمر و عروض مقطوع وضرب ہم مقطوع یا احذ احذ مضمر
و عروض احذ وضرب ہم احذ یا احذ مضمر و ہر دو احذ مضمر و در مجزو بر عروض سالم وضرب مرفل
یا مذال یا سالم و عروض مذال وضرب مرفل یا مذال ہر دو مرفل عروض سالم وضرب مقطوع و ہر دو احذ یا ہر دو احذ مضمر
عروض احذ وضرب احذ مضمر شاملہا آوردہ اند و از زحافہا مضمر بہتر باشد وچنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ یکسان
باید ست واما فارسی مین شعر اس بحر مین بہ تکلف کہے ہین اور بر قیاس اور اشعار عرب کی
وافی مین اوپر عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب بھی سالم یعنی متفاعلن یا مقطوع یعنی
فعلاتن یا احذ یعنی فعلات بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع یعنی
فعلاتن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون

عین اور عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب بھی احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن
بسکون عین اور دو نون یعنی عروض اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزو مین اور عروض سالم
یعنی متفاعلن اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلن اور عروض مذال
یعنی متفاعلان اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان اور دونون یعنی عروض اور ضرب مرفل
یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن اور دونون یعنی عروض ضرب احذ
فعلن بتحریک عین اور دونون یعنی عروض و ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین یا عروض احذ یعنی فعلن
بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی بسکون عین کی مثالین لائے ہین اور رجاً و مضمر ہین اور جیسا کہ استعمال کرین
تمام قصیدہ مین یکسان چاہیے معلوم ہو سبکی مثالین لکھنا تطویل بیفائدہ ہے مگر بعض اوزان کی مثالین ہین ہم مثال ہر دو
سالم از وافی شعر نکنم بار یکسان طمع کہ جفا بود ✽ نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود ✽ ست
مثال عروض و ضرب سالم کی وافی سے یعنی متفاعلن تقطیع شعر مذکور کی یہہ ہے نکنم بیا
متفاعلن ریکسا طمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن نروا بود متفاعلن کچنین کنم متفاعلن نروا بود متفاعلن
ہم مثال ہر دو مقطوع شعر چکنم کہ جز بمراد خود نزود دل ✽ چکنم کہ جز بمراد دل
ست اور مثال عروض اور ضرب مقطوع کی یعنی فعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے چکنم کجز
متفاعلن بمراد خد متفاعلن نزود دل فعلاتن چکنم کجز متفاعلن تبدل ہی متفاعلن نگراید فعلاتن
ہم مثال ہر دو مرفل از مجزو شعر ہمہ جہان تو یکی نہ بینی ✽ چو نگار من بسفید کاری ست
مثال عروض و ضرب مرفل کی مجزو سے یعنی متفاعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے ہمہ جہا متفاعلن
تیکی نہ بینی متفاعلاتن چنگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری یعنی صلاحیت
اور جوانمردی ہے ہم مثال ہر دو سالم شعر نہ روا بود کہ جفا کنی ✽ بکسی کہ باتو وفا کند ست
مثال عروض اور ضرب سالم کی مجزو سے یعنی متفاعلن تقطیع بیت کی یہہ ہے نروا بود متفاعلن
کجفا کنی متفاعلن بکسی کبا متفاعلن تو وفا کند متفاعلن ہم مثال ہر دو احذ بیت نہ نکو بود کہ کنی جو
تو بہیچ روی بدی ست مثال عروض و ضرب احذ کی مجزو سے یعنی فعلن بتحریک عین تقطیع
بیت کی یہہ ہے نہ نکو بود متفاعلن کہ کنی فعلن تبہیچ رو متفاعلن بدی فعلن ہم مثال ہزاحف
از وافی شعر روزی بود کہ عشق تو بسر آیدی ✽ یا آن دولت بمن بگرایدی ✽ گرمن اول کنم

ودوم موقوص وسوم سالم است وہمہ قصیدہ ہمچنین بایدست مثال مزاحف کی وافی سے جو
شعر مرقومہ متن ہے اور اس شعر مین بسر آیدی بمعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجاے یا
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روزی بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن بسر ایدی متفاعلن یا از
مستفعلن بہر من مفاعلن بگر ایدی متفاعلن رکن اول مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم
موقوص ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم ہے یعنے متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے
یعنے تبدیل اور تغییر ارکان کی بہتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثمن بھی لائے ہین
مرزا بیدل لکھتے ہین بیت بہ کدام آینہ مائلی کہ ز فرصت این ہمہ غافلی ٭ تو نگاہ دیدہ
بسملی شررہ واکن و بہ کمین درآ ٭ تقطیع چار بار متفاعلن ہے اور یہہ وزن مطبوع ہے اور
مزاحف مضمر یہہ بیت ہے بیت صنما خیالت راچہ شد کہ بما ندارد التفتے ٭ خجلم زدعوت
تو زوفا ببرم گذاردشتے ٭ تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے ہم وایراد دیگر مثالہا
تطویل بے فائدہ اقتضا میکند این بیست بحر ہای دائرہ موتلفہ ثبت شد ذور لکھنا اور مثالونکا
تطویل بے فائدہ ہے یہہ بیس بحرین دائرہ موتلفہ کی ہم شرح این بحر بہ نزدیک عرب و عجم

ہزج

مستعمل است و اصلش تازیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار ست و در بنا مجزو کنکار دار
و در ایک عروض و دو ضرب باشد و بر دو وزن آید و بیتہایش اینست یہہ بحر نزدیک
عرب و عجم کے مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن چہہ بار ہے اور عجم
استعمال کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضرب ہین ایک
سالم یعنے مفاعیلن اور دوسری محذوف یعنے فعولن اور دو وزنون پر آتی ہے بیتین اوسکی
ہین ہم اشعر عفا من آل لیلی السہب ٭ فالاملاح فالغمر ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم
ست پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعیلن معنی یہہ ہین
ویران ہوئی آل لیلی سے یہہ مواضع کہ نام اونکا سہب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اوسکی یہہ
عفامن آ مفاعیلن للیلسہ مفاعیلن ببو فالا مفاعیلن ملاحفلغم مفاعیلن بار سہہ ب
مصرع ثانی ہے ہم سب شعر فیا ظہری لبانی التسبیر ٭ یاظہر الذلول ٭ عروض سالم اور
محذوف ہست دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعیلن اور

محذوف سے یعنے وغود ن سے ہے معنی یہہ ہین اور نہین ہے پیچھے میری داستان
طالب ظالم کی پیچھے نرم یعنے تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہہ ہے
وبا ظلمہ کی مفاعیلن لبا نغضی مفاعیلن منظلہر د مفاعیلن ذلولی
فعولن میم ضیم کا متعلق بمصرع ثانی ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا
اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور لبی بالفتح شتافتن چارون لغت منتخب سے ہم
دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف
مقبوض استعمال کنند درمیان یا و نون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند
ت اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل
استعمال کرتے ہین اور خلط کرتے ہین انکو یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض بھی
مکفوف یعنے مفاعیل اور مقبوض یعنے مفاعلن استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین
حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ
ہے یعنے چاہین دونونکو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرا دین دونون نہین کر سکتے
اور صدر اخرم یعنے مفعولن اور اشتر یعنے فاعلن اور اخرب یعنے مفعول استعمال کرتے ہم
ہین عم واما بپارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف
دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوع را بحری
دیگر شمردہ اند و گفتہ اند جملہ را پنج عروض و ہشت ضرب است و برین چہار وزن آمدہ است
ت واما فارسی مین اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن آٹھہ بار ہے اور دو قسم پر ہوتی ہے
سالم اور مکفوف یعنے ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی دو
دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمین ہین اول موفور اور موفور اوس رکن کو
کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنے اخرم مکفوف مفعول
پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کو کہ اوس مین خرم نہین ہوا اور
اخرم مکفوف کو اخرب پس یہہ تین قسمین ٹھہرین ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف
یعنے مفاعیل تیسری اخرب یعنے مفعول مگر خرم تنہا نہین آتا اور بعضون نے ان انواع ثلثہ

ہر نوع کو ایک بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربین
ہین تو چھتیس وزنون پر آئی ہے اگرچہ از روے احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ مین
ضرب دین چالیس ہون مگر چھتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب
کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی متن ہزج سالم عروضیان این نوع را سہ عروض و سہ ضرب آوردہ
اند و پنج وزنات شمردہ اند ازانجملہ یکی وافی یعنی مثمن ودو مجزو یعنی مسدس ودو مشطور
یعنی مربع شرح ہزج سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور
فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف
فعولن لائے ہین اور پانچ وزنون پر شمار کیا ہے اونمین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو
یعنی مسدس اور دو مشطور یعنی مربع اور ہزج سالم یہان بمقابلہ ہزج مکفوف اور ہزج
اخرب ہے یعنی سواے عروض وضرب کے اور ارکان سالم ہین اگرچہ عروض وضرب
مین بھی رکن سالم واقع ہون متن و بیت مثمن اینست بیت ترا دنیا ہمیگوید کہ دل در من
نہ بندی ہی نخواہی بن و خوشنودی ازین گویای ناگویا عروض وضرب ہر دو سالم ست و بیاری
ازین دائرہ در ارتقہ بیت نباشد و در حشو این وزن سبع نشاید کہ از دائرہ بیرون شود و بعضے
چون در آخر مصراع دو حرف بینند کہ آنرا ایک حرف شمرند یا مانند الف و نون پندارند کہ سبع است
و شنیدہ ایم امثال آن در میان بیت سیاہ سے یکحرف افتد چنانکہ گفتہ ایم ست اور بعض نسخون مین
مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے مصرع تو خود بندی نمی شنوی ازین گویای ناگویا صاحب حاشیہ
لکھتا ہے مصرع درین تکلف شکستن نون شنوی می افتد تم کلامہ معلوم ہو کہ فقط نسخہ ثانی ہی مین
تکلف شکستن نون شنوی مین نہین ہے بلکہ مصرع اول مین بھی یہی تکلف لفظ خوشنودی مین ہے
اور شعر مذکور مین مراد گویای ناگویا سے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے
عروض اور ضرب یہ دونون اس بیت مین سالم ہین یعنی مفاعیلن تقطیع یہ ہے ترا دنیا مفاعیلن
ہمی گوید مفاعیلن کہ دل در من مفاعیلن نہ بندی ہی مفاعیلن نخواہی بن مفاعیلن و خوشنودی
مفاعیلن ازین گویا مفاعیلن ناگویا مفاعیلن فارسی مین اسکو مثمن مطلق کہتے ہیں دو ارتبیت نہین ہوتی
معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہ دونون مثمن ہین سباع

مثمنات میں پنچا ہیے بان اور مسابعیات مثمن اگر ہین تو مساوے ہیں
کوئی اس سے درازتر نہیں پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ ہنچا ہیے کہ بیت دائرے
سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہہ الف
ونون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور مکین حشو مین بروزن فعل گنے جاتے
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہے صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آن مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر میسازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است درصورتیکہ مصرع نباشد وبہمین معنی تصحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت
والا کلام در آخر مصراع است نہ در وسط واین توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیرا کہ در وزن ثانی مربع این بحر ویا بعد در عروض وضرب اجزاء
مخطیتہ اعتبار دو ساکن نمیباید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت ابیات دائرہ
لازم نیاید دو ساکن اعتبار نکنند ومراد از درمیان بیت دربیت است ہرجا کہ باشد در نہایت
غایت توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز مراد از
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد وتحمیل کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوصاً
کہ از مصنف جابجا قائم بمقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہوکہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ
مین تسبیغ نکھا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف اور نون خواہ مثل اوسکے یا وہ نون آخر مصرع اول خواہ آخر مین پڑین مثل
انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

یہہ الف اور نون اور یا و نون اور واو نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور نون ان بعید ہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ
بیت دائرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو
مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین
چاہین دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصراع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت
سجا ہے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض
کرتا ہے اس بہہ لیئے چہ اور محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و
نون کو بجاے ایک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن
سالم وغیرہ مین مسبغ نکہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے
پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین
اوسکو مسبغ نہ سمجھنا چاہیے کہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم
وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین
ہم وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور میگویند بیت ہلا زیبا رخا
برخیز و پیش آ ۔ ہمی با دو رخت ہمرنگ و ہم بوے ۔ بیت پہلا وزن مسدس کا اسطرح ہے
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیساکہ بیت
مرقومہ متن سے ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہو ای محبوب خوبرو تقطیع یہہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز پیشا ر فعولان ہمی با دو مفاعیلن رخت ہمرن مفاعیلن
گو ہم بو فعولان الخ قولہ مقصور یا محذوف اہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف
ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض
با قصر ضرب دو وزن واحد شمارند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

وبالعکس را واحد الوزن میشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی دارد بلکہ مذہب
جمہور یہی ہے کہ اجتماع حذف وقصر آخر مین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہہ ہے
ح ہلا زیبا مفاعیلن بخا بر خی مفاعیلن ز پیشا ر فعولان ما می بادہ مفاعیلن ز خشم زن مفا
کبوئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کبوئی کو
بروزن فعولن لکھنا یعنی چہ ہم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف وضرب محذوف
برینگونہ **بیت** فروغ روے او چون نور خورشید ٭ نسیم زلف او چون بوی عنبر ٭
ست اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی
فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن جیساکہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے
فروغی رو مفاعیلن یا و چو نو مفاعیلن ز خورشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فا و چو بو
مفاعیلن یعنبر فعولن ہم وزن اول مربع را عروض وضرب سالم بود برینگونہ **بیت**
بیاران می کہ پنداری ٭ روان یاقوت تابستی ٭ ویا چون بر کشیدہ تیغ ٭ بپیش آفتابستی ٭
ست وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مفاعیلن
جیساکہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کپندا ری مفاعیلن روایاقو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن ویاچو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غپیشا آ مفاعیلن فتابستی
مفاعیلن ہمین تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت بابستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت
تابست آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد درین صورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطای خفی ست باکی ندارد آنانچہ در بعض نسخ بابستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست و تعلق پنداری را بخوبی مہلا
نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستی کو بابستی گمان کرنا سوا اسے ناواقفیت
فن کے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کیو اسطے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی
آن آفت ابست و بحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید است و بمعنی خورشید مجازیست بخلاف مهتاب که بمعنی روشنی ماه است
و بمعنی قرص ماه مجازیست و قیاس ماهتاب بر آفتاب و قیاس آفتاب بر ماهتاب خطا است
اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب بمعروف است و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمده کشف
و غیره سے ہم وزن دوم را هر دو مقصور آورده اند و مثال برینگونه آورده بیت بماند ستم
غریوان ٭ من از بیداد هجران ٭ و این محذوف است مثال اور وزن دوم مربع مین عروض
اور ضرب دونون مقصور لاسکے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن سے تقطیع اور
یہ ہے بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان من از بیدا مفاعیلن د هجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کننده ہے اور یہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کس واسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاوے اور اگر مربع نصف مثمن سمجھے
تو اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین مطلق
مثمن مین تسبیغ کو منع کیا ہے هم و قیاس گذشته چنان اقتضا میکند که اینجا هر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر را عروض همان و ضرب محذوف والا هر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند و حقیقت آنست که در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جهت قافیه نباشد و چون چنین باشد هر یکی را از هزج مثمن و مسدس یک وزن باشد
و مربع را دو وزن پس هزج سالم را چهار وزن بیش نباشد ست اور قیاس گذشته ایسا چاہتا ہے
کہ اس جگہہ دونون وزن لاوین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسری کا عروض وہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہ امر قرار نہ دین
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت کہ زبان فارسی مین کچھ فرق ان دونون
وزنون مین نہین ہے الا از جهت قافیه مراد یہہ کہ مقام قافیہ آخر بیت ہے اور اسمین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کی ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہین ہے

هم و در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحاف دیگر رد نبود
ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علے الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف رد نہین ہے
کسواسطے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہیگی هم هزج مکفوف درین نوع هم وافی و مجزو
و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع آید و همه ارکان مکفوف اند و آنرا یک عروض و دو ضرب
آورده اند و بر شش وزن شمرده اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض همه مقصور یا محذوف
ضربها یکی مقصور و دیگر محذوف و بحقیقت همه سه وزن باشد چنانکه گفتیم ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنے مثمن اور مسدس اور مربع لاتے ہین اور اوسکا
عروض و ضرب سے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھہ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھہ وزن ہین جیسا کہ اوپر ہمنے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوتے ہین
مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوے اور عروضیون نے جو چھہ وزن کہے ہین دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہوسکیگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہوسکیگی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیدہ و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی وہی وزن ہونگے مثال
مثمن شعر — بہار آمد و مصقول پراگندہ حوالی چو نسیم سمن آوردہ بہن باد شمالی

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیساکہ شعر
مذکور مین ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش
سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آلہ زدودن
اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے قصل سے
اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہہ بھی منتخب سے
اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم
سمن شمیم سمن تقطیع یہہ ہے بہارام مفاعیل وصقول مفاعیل برنگند مفاعیل حوالی
فعولن شمیمش مفاعیل بنا ورد مفاعیل بمن باد مفاعیل شمالی فعولن هم مثال مسدس شعر
بکن تا غم هجرانت چه کرده است ❊ برین عاشق بیچارہ پردرد ت مثال مسدس کی کہ عروض
دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے
بکرتا غ مفاعیل مهجرانت مفاعیل چکرد ست فعولان برین عا ش مفاعیل قبیچار مفاعیل
اپردرد فعولان هم مثال مربع بیت بدستان دل من برد ❊ یکی ترک پریزاد ❊
ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور
مین تقطیع اوسکی یہہ ہے بدستا د مفاعیل لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان
هم ونشکین اوسط روابود ومتاخران برین وزنها شعر کم گویند ومتقدمان در یک بیت
در صدر وابتدا موفور وآخرب بسیار جمع کرده اند بدینگونه رودکی گوید بیت دل آزاد کن از
در وتن آزاد کن از رنج ❊ جام آور سرود آور ونرد آور وشطرنج ❊ وبرعکس هم گفته اند
ت اور تسکین اوسط روا ہے یعنے ان وزنون مین اگر چاہین بجای مفاعیل مفاعیل کے مفاعیل
مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کم کہے ہین اور متقدمون نے
درمیان ایک بیت کے صدر وابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو
اکثر جمع کیا ہے جیساکہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہہ ہے دلازا د مفاعیل کنز دو مفاعیل
تن آزاد مفاعیل کنز رنج فعولان جام آ مفعول ر سرود آ مفاعیل ر نرد آ مفاعیل ر شطرنج فعولان
اور اسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

موفور اور ردو نام ایک سازکا ہے هم هزج اخرب و این نوع هم مثمن آید و مسدس و مربع نیز
و صدر و ابتدا هر دو اخرب آرند باقی مکفوف و گفته اند آنرا پنج عروض و هشت ضرب است و بیست و
وزن آمده است هفت مثمن و هشت مسدس و هشت مربع و بحقیقت آنرا سه عروض و سه ضرب است
و باعتبار تحقیق اگر خواهند این عدد را مضاعف گیرند و برده وزن است سه مثمن و سه مسدس
و چهار مربع ست هزج اخرب یہہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو
اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین
اول سالم مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنے
فعول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنے فاع یا فع اور آٹھہ ضرب ہین
ہین اول سالم یعنے مفاعیلن دوم مقصور یعنے فعولان سوم محذوف یعنے فعولن چہارم ازل
یعنے فعول پنجم مجبوب یعنے فعل ششم مسبغ یعنے مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنے فاع ہشتم
مخنق مجبوب یعنے فع اور تیئیس وزنون پر آتی ہے سات مثمن اور آٹھہ مسدس اور آٹھہ مربع
اور حقیقت مین اوسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل
یا مجبوب کسواسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل
و مجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ
ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل او مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب
ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کرین یعنے
ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس از روی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس
وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض و الضرب دوم جسمین عروض اور ضرب
مقصور و محذوف ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور
تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور
اور محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق
اور مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض
مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جس مین

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جنہین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
ازل اور مخنق مجبوب ہے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لاسکے واسطے کہ مثمن مین سنجا ہے کہ بحر دائرے سے نکلجائے گی اور مربع مانند مصراع
واحد مثمن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا
اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق اہ یعنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا کہ
تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مراد ہست از سہ اخیر مراد از تضعیف ضرب
گرفتہ و عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد نہ دہ تم کلا
پوشیدہ نرہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض و ضرب نہین
کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالا یلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے
کہ پہلے سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے ھم تفصیل این ہشت اعروض و ضرب ہر دو سالم
برینگونہ بیت ای کودک جادو وش وای فتنہ آہرمن شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل و
سیمین تن ہشت اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہ کہ ای کود مفعول کجادو مفاعیل وش وای فت
مفاعیلن ناآہرمن مفاعیلن شکرل مفعول ب وزیبا ر مفاعیل خ و سنگین مفاعیل دل وسیمی تن مفاعیلن
مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو
آہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجائے آہرمن ہرمن ہے
ای جان تو شانہ مرت ھم دچون در ین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
چہار بار و مسمط چہار خانہ ہست و وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یار می آن یار منم
آری چو گر کشتہ شوم یار می در پای تو ادلی ترست اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع
ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے
تقطیع گفتی ب مفعول کشم یار می مفاعیلن آیار مفعول منم آری مفاعیلن گر کشت مفعول شوم

مفاعیلن دو بار مفعول تا اولا تر مفاعیلن ہے بحر عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش
بیت صد سال با امید سلامی و پیامی ٭ چون شکفان بر در دبام تو آن بود ست دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع یہ ہر صد سال مفعول با ام مفاعیل سلامیو مفاعیل پیامی فعولن چو شکفت مفعول کغا بر د
مفاعیل ربامیت مفاعیل تو ابود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت دود از جگرم رفت بچنگ برآورد ٭ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد هم
ج عروض ہمان وضرب محذوف وہمان ہست کہ وزن گذشتہ ہست تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن ہے مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ٭ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری در عشق کسی را
خبر از راز کسے نیست ٭ آتش بسرم سوز و دستار نداند ٭ اور یہہ وہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف و مقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہوکہ مصنف نے دونون کو بیان کر کے کہدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر وحذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی وارد هم ٭ عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل ٭ عروض ہمان وضرب مجبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ٭ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ٭ ست چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با این ہمہ مفعول در راہ
مفاعیل تو گر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم و تاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہوسکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان
وضرب مجبوب اختلاف ضرب ازل ومجبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق علامہ
یک دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہوکہ یہہ
بظاہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کہتی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہہ اعتراض بارہا بنسبت محقق لکھنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن ہے ہشتم عروض فاع
یا فع گفتہ اند و ضرب فاع نہ عروض ہمچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب
دریں دو وزن سالم بود و این سہو است چہ این دو وزن ہمان است کہ چہارم و پنجم الا آنکہ متحرک
آخرین مسکن الاوسط است و عروض و ضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر [illegible] ازانکم کہ اگر دیر
آید وہ زہی جان پرزور و دیر آید فریاد من و این چہار وزن بحقیقت یکی است و این وزن ترانہ است کہ
آنرا رباعی خوانند و بپارسی دوبیتی گویند ست چھٹا وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع یعنی
مخنق مجبوب کہا ہے اور ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم آوے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب مخنق ہوئے ہین اسطرح کہ لازم مفاعیل کا فای فعول و فعل سے ملا ہے اور مفاعیلن
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے شعر مفعو
ازانکم کہ مفاعیل اگر دیر مفاعیلن آید فع زہی جان مفعول پرزور مفاعیل برآید فر مفاعیلن یاد
فاع اور یہہ چارون وزن یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانے کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخر مین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم مخنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان کو
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکھا ہے قولہ و این سہو است یعنی بحقیقت سالم نیست زیراکہ چون در
چہارم و پنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصرع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل ہم [illegible] ساکن وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را با قبض [illegible] نمایند

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فلع یا مفاعیلن فع شود پس بحقیقت در بحار رکن سالم نیست و این هر دو
فع چهارم و پنجم است اگر بار خدا یا چنان گوید که مراد از سالم درصورت است نه بحقیقت و همین قدر
تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامه معلوم ہو کہ مطالب علمی اور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین که لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ نے اپنے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس
وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حالانکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن ششم و هفتم کو
برا سمجھنا سہو ہے بلکہ یہہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برای
اختلاف کافی است یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن
نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہہ رکن مخنق آگیا ہے هم مسدسات ح عروض سالم
یا مسبغ و ضرب مسبغ یا هر دو سالم مثالش بیت تا اگر بود اکنون دکی سنگین دل * جور تو
بر من عاشق بی سامان ست مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ
یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم
یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو هر دو متن ہے تقطیع اسکی یہہ ہے تا کی بہ مفعول و دی کو
مفاعیل سنگدل مفاعیلن جور بیت مفعول بر من عاش مفاعیل قی بی سامان مفاعیلان چونکہ
تسبیغ متغیر وزن نہین ہے ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے
هم ی عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد *
کس نیست بخوبی بجهان یار * یا عروض همان و ضرب محذوف و حکمش همان است
دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان
مثال اسکی هر دو متن ہے اور تقطیع اسکی یہہ ہے دلدار مفعول من آترک مفاعیل پریزاد
فعولان کس نیس مفعول تخوبی بمفاعیل جہا یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد ہے
اور مثال اول کافی ہے هم عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل ح عروض همان و ضرب
مجبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن * زیرا که توئی شاه بتان * ح بیت با دیوان ثلثا
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرہواں وزن عروض و ضرب دونوں یعنی فعول یا فعل اور ضرب ... یعنی فعل مثال ہر قوسین متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے یا اثرم فعول تو اگفت مفاعیل یعنی فعل زیرا کہ مفعول توئی شاہ مفاعیل
بتا فعل یا ثبات فعول چونکہ دونوں وزن ایک ہیں ایک مثال کافی ہے ہم بد عروض قاع یا فع
و ضرب قاع یہ عروض ہمچنان و ضرب فع و یا فعل عروض و ضرب ہر دو سالم و این ہم سہو است
و بتحقیق ضربہای گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلف مشک بخجلت
زدہ از رویت مہ بدست چودھواں وزن عروض محذوف اثلم یا فع یعنی محذوف مجبوب اور ضرب فاع
پندرہواں وزن عروض ... اثلم یا فع اور ضرب فع مگر یا فعل عروض و ضرب کی ارکان سالم کی شرط
کی ہے یہ بھی سہو ہے جیسا کہ مثمن میں بیان ہوا اور حقیقت میں یہ ضرب گذشتہ ہیں یعنی اوزان گذشتہ ہیں
اما مسکن سبب تخنیق کو مثال اوسکی ... قوسین متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے فعول مفعول تا زلفت مفاعیلن مشک فاع خجلت ز
مفعول و از رویت مفاعیلن مہ فع پس یہ چاروں وزن بھی حقیقت میں ایک ہیں جیسا کہ
مثمن میں بیان ہوا ... ہر دو سالم ... شعر اکنون کہ چنین نزارم * بر من بکنی
رحمت مہ وا این ... آرند ... سولھواں وزن
... کا عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی مفاعیلن مثالہ شعر قوسین متن میں ہے تقطیع اوسکی
یہ ہے اکنونکہ مفعول چنین نزارم مفاعیلن بر من مفعول بکنی رحمت مفاعیلن اور یہ مانند ایک
مصرع مثمن کے ہے یعنی مانند مصرع اخرب مثمن جسمیں رکن سوم محذوف لاتے ہیں یعنی مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیلن کو تخنیق کرکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہیں ہم نیز ہر دو مقصود
رکن ابتدا اخرب ... ہی تو چنین نزارمہ تو انرو رہین خندیج عروض
سالم ضرب ... بیت چندین چہ کنی تغافل * مارا چہ فسری ہا * و این ہر دو
ہمچنان است کہ براول گفتہ شد ست سترہواں وزن عروض اور ضرب دونوں مقصور یعنی فعولان
اور اس وزن میں رکن ابتدا اخرب چاہیے اسواسطے کہ ... مصرع کو مثمن کریں تو
وزن مثمن نہیں ہوسکتا اور سالم رکن تخنیق سے مشہور ہیں اخرب کیونکہ یہ بیت مثال کی قوسین
متن ہے اور تقطیع یہ ہے ... بیت مفعول چنی زار فعولان تا ندود مفاعیل ہمی خند فعولان
اور اٹھارہواں وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنی فعولن بیت مثال ا

مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند سیچ مفعول گنتی شکل مفاعیلن بار ایچ مفعول فیچ فعولن تفعل
بالضم اول وثالث معنی کرو چنانچہ از لطائف و برہان و لغات ترکی و سراج کذا فی الغیاث اور یہہ
دونون وزن اوسطرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنی مانند ایک مصرع مثمن کے ہم یعنی ہر دو
محذوف بر ینگونہ بیت ای یار گرامی ❊ آخر تو کجائی ❊ واین در حکم یک مصراع نیست و کوتاہ ترین
وزنہای ہزج است ❊ وزن اونیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنی فعولن یعنی
مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن آخر تو مفعول کجائی فعولن اور یہہ
ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے
نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین اسمین
ہین ہم کی جاینکہ عروض بپایہ ہو و ضرب ازل یعنی فعول بر ینگونہ شعر یکبارہ چنین جاہل و خونخوارہ
مباش ❊ پس کہ عروض ہمان و ضرب مجبوب بر ینگونہ بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ❊
عروض ہمچنان و ضرب فاع یا قیاس سالم بر ینگونہ بیت مشتاب برفتن صنما لختی باش ❊ ہزج
عروض ہمچنان و ضرب فع بر ینگونہ بیت دانی کہ لم از سیر لو کے گردد ❊ واین ہمہ چہار یک
وزن ہستند وزن یک مصراع تراند پس بحقیقت اوزان مربعات چہار ہست و آنچہ ازین وزنہا
مانند یک مصراع مثمن ہست متاخران استعمال کمتر کنند و قدما ایران شعر بسیار گفتہ اند ❊
بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر ہو یعنی بیت مقفٰی ہو اور رکن عروض کیطرح داخل مصرع
اول اور کہہ مثال مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنی فعول اسطرح بیت یکبارہ چنین جاہل
و خونخوارہ مباش ❊ لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبارہ مفعول
چنین جاہ مفاعیل لو خوار مفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپید اور ضرب
مجبوب یعنی فعل اسطرح بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ❊ نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع
یہہ ہے دانیکہ مفعول دلاز تون مفاعیل نشود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی
یعنی ناپید اور ضرب فاع مخنق ازل اور اقبل اوسکے رکن سالم اسطرح بیت مشتاب برفتن
صنما لختی باش ❊ صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتن
مفاعیل صنما لختی مفاعیلن باش فاع تیئسوان وزن عروض وہی یعنی ناپید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح ببیت دانی کہ دل از سر بتو کے گردد ہمہ را۔ مصرع ثانی متعلق ہے معنی یہہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہیں تقطیع یہہ ہے
دانیکہ مفعول دل از س مفاعیل ر تو کی گر مفاعیلن دد ہمہ فع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معتقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے کی ہے
دانیکہ مفعول دل سر مفاعیل ز تو کیگر مفاعیلن دد فع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ ہست زیرا کہ
عروض درین شعر ناپدید ہست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد با خود نیست تم کلامہ
اور یہہ چار وزن یعنے وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہے ایک مصرع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت میں اوزان مربعات چار ہیں کسواسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن ہے
اور یہہ چار وزن بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال مشہور سے اور یہ وزن کہ اوزان
مربعات میں مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن پارسی شاعروں نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن میں شعر بہت کہے ہیں عجم و ایشان
ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا ہیچ یا … اشعار تازیان
کہ آنرا … نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیتی می گفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و تازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند اما بنزدیک شاعران پارسی مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین رباعیات مصراعے می شمرند
و رباعی را دو بیتی میخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرط نمی نہد است اور قدما
ہر مصرع مربع میں قافیہ لائے ہیں اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے
رجز چار رکنی کی فارسی ہیں کہ ایک بیت مربع اوسکی بجائے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن میں چار قافیے لاتے ہیں یا مانند ابیات مصمت تازی کے کہ اوس میں تقفیہ
نہیں ہوتی ہے یعنے مصمت کہ اوس میں عروض کچھہ شامل مصرع اول اور کچھہ داخل مصرع ثانی ہو
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہیں اور دو بیتوں کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے
ترانہ کو قدما نے چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چار بیتی کہا ہے یعنے اوس میں ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی میں اوسکو رباعی کہتے ہیں اور چاروں مصرعوں میں قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین بدون ہی بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دوبیتی کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور خصی لغت مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے ہم و بدانکہ رکن دوم از مثمنات کہ چہار خانہ نبود و از مسدسات و مربعاتی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود انتہی اور معلوم ہو کہ رکن دوم مثمنات مین جسوقت چہار خانہ نہون یعنے مسمط نہون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جسوقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کسواسطے کہ مسجع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ دو رکن دوم مقبوض استعمال کرین یعنے مفاعلن لائین اور یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا حال محقق خود بیان کرتے ہین ہم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدیگر روا بود و میان یا و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت نہ بندد و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از دوازدہ وجہ شش وجہ با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند انتہی لیکن ترانے مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون سببونکے ساتھہ ہی گر نہین سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہہ مسکن ہو اور ایک جگہہ متحرک اسمین کچھہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق ہو بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جب رکن مین تخنیق کرتے ہین ما قبل اوسکا حرف متحرک ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہو سکے گی اور رکن چہارم ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل چاہیے پس ان چھہ وجھون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجھون رکن چہارم کی چوبیس وجہین حاصل ہوتی ہین کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھہ وجہین یہہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہہ ہین کہ رکن چارم فاع یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہہ ہے جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ ست از ضرب چار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق با دو وجہ رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھہ مین نہ آیا کہ جب چار کو دو مین ضرب دیتے آٹھہ ہوتے ہین نہ چھہ چوبیس کا نکلنا کیسا ہم و این بحمد

خاصیتی ہست وآن آنست کہ درو می از دوازدہ سبب خفیف مصراعی افتد برینگونہ شعر ای دلبر
دل شد خوش جان ہم شد زد خوشتر ٭ واین وزن اول مثمن ہست کہ رکن آخر سالم است و اگر
یک یک سبب ازو می افگنی وزنی دیگر شود ہم از اوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب بماند
و مصراعی بود از مربع این بحر برینگونہ شعر ای دلبر دل شد ہم بسبب تسکین متحرکات است
پس ہشت وزن حاصل آید بدین ترتیب کہ فضل ہر یکی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد
٭ اور اوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع
آتا ہے جیسا کہ مرقوم ہوا مثمن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی
وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی
مثال یہہ یعنی مصرع ای دلبر جادو وش وای فتنۂ اہرمن ٭ پس جب ارکان مخنق ہونگی بروزن
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاویگی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے
گرا دے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاوے اس بحر کے اوزان سے بہی اور تسکین متحرکات سے
بہی یہان تک کہ پانچ سبب رہجاوین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقوم ہوچکے
مثمن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن پس آٹھہ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے
کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتہہ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہہ وزن ہے
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
مصرع اوسکا ہے صد سال بامید سلامی دپیامی ٭ اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول
مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے باین ہمہ درراہ تو گر خاک شوم ٭ اور جب تین سبب
کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ہے تاکی بود ای کودک سنگین دل
اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے کس نیست جگر
خوار تر از من ٭ اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے
با تو نتوان گفت سخن ٭ اور جب چہہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اوسکا ہے
اکنون کہ چنین زارم ٭ اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اوسکا ہے اے
یار گرامی ٭ اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے

رجز

ای دلبر دل شد ۞ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن هم رجز و این بحر ہم در ہر دو
لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو و مشطور
و منہوک بکار دارند و او را ایک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو و یکے
مشطور و یکے منہوک و بیتہا لیش اینست ت یہہ بحر بھی دونون لغت یعنی عربی اور فارسی مین
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن چہہ بار ہے اور استعمال مین اوسکو
وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب مین
یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور
ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے
دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین م ا شعر دَارٌ لِسَلْمیٰ اِذْ سُلَیْمیٰ جَارَۃٌ
قَفْرٌ تُرَیٰ آیَاتُہَا مِثْلَ الزُّبُرْ ۞ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی مستفعلن جیسا کہ مرقومۂ متن مین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمیٰ کا ہے
جسوقت سلمیٰ ہمسایہ اوسکی تھی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال پر
نویسندہ ہے تقطیع یہہ ہے دارن لِسَل مستفعلن ما اِذْسُلی مستفعلن ماجارتن مستفعلن قفرن ترا
مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثلزبر مستفعلن م ب شعر اَلْقَلْبُ مِنْہَا مُسْتَرِیْحٌ سَالِمٌ
اَلْقَلْبُ مِنِّیْ جَاہِدٌ مَجْہُوْدٌ ۞ عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت
دوسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہہ
ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا مین ڈالا گیا ہے مستریح بالضم
طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب
من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہود
مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قَدْ ہَاجَ قَلْبِیْ مَنْزِلٌ ۞ مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرٌ ۞
و این مجزو است و عروض و ضرب سالم است تیسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب
اوس بیت دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ یاد عمرہ سے
خالی ہے تقطیع یہہ ہے قدہاج قل مستفعلن بی منزلن مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے هم شعر یا ہاج احزانا ٭ وشجو اقد شجا ٭ واین مشطور است
وعروضش ضربش باشد وصدرش ابتدایش ست چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ مشطور ہے
یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا اسمین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز یہان مین لائی خبر تونکو اور رنج کو یا حاجت کو
کہ اوسنے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
یا ہاج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ولن قد شجا مستفعلن هم ٥ شعر یا لیتنی فیہا جذع
واین منہوک ست مانند مشطور وحشو ندارد ست پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذ مستفعلن جذع بفتحتین جوان از ثاره منتخب هم و عبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ است وہر بیتی ازان رکنی میگوید شعر قالت حبل اذ احتفل
ہذا رجل حین احتفل اہدی البصل ٭ وحکم این شعرہای ست کہ بزیادت از ارکان مستعمل
گفتہ اند یہہ تکلف ست اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا مسماۃ جبل نے یہہ کیا تحالت ہے
کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت جبل مستفعلن ہاذا رجل مستفعلن
مستفعلن حین احتفل مستفعلن اہدی البصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعملہ سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بالفتحتین ایک نوع ہے شعر کی انواع
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب هم وبطریق زحاف در ہمہ رکنہا خبن وطی وخبل روا بود ودر ضرب مقطوع خبن ہمش روا بود

ورکن آخر مشطور مقطوع و مخبون مقطوع بسیار آمده است و خلیل آنرا در عداد نیاورده است اور
بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن روا ہے
اور ضرب مقطوع مین یعنی جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنی ضرب بجاے
مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور
مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل
قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب
رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ہان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل اوسکا
ہوا ہے کذا فی المفتاح ہم و اما پارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد
و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی و از ہر یک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس
و مربع و مثنے آوردہ اند و بر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر استعمال کردہ اند
و سالم و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و بر سی وزن نہادہ و با مخبون باہم جملہ پنج
عروض و دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد رشتہ در فارسی مین اصل اس
بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھہ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی
اور ہر ایک کو انہین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع
اور مثنے لائے ہین اور وجہ تفسیر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہو
اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے
ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض
اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض
اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے ہم رجز سالم عروضیان گفتہ اند کہ

سالم

نوع را دو عروض و پنج ضرب ست و بر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و
مثلث و یکے مثنے باین تفصیل مثمنات ست رجز سالم عروضیان نے کہا ہے کہ اس نوع کے
دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا احذ مفعولان اور
پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور احذ اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک ثنائی اگرچہ قیاس
چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور
جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات هم اعروض
سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو بحقیقت یک وزن است
وحکم مذال درین وزن ہمان است کہ حکم مسبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی
آن است و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سود ماوی خشم تو مار زیان ✽
سود تو همیشه یا بہا لیکن زیانت رایگان ✽ و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید ست
وزن
پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے
کہ زیادتی حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس
وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی
مین برابر اوسکے ہے اگر مذال لائین تو یہہ بیت دائرے سے نکل جاے گی مگر ایسا تجربے سے
بہت کیا ہے اور محقق اسکو عیب گنتے ہین چنانچہ لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی یون ہے
جو مرقوم متن ہے اور یہا بیت مذکور ہین یعنی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن
توسود ما مستفعلن وی خشم تو مستفعلن مار زیان مستفعلن سود ت ہمی مستفعلن شا یا بہا مستفعلن
لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلان اس مثال مین اگر الف و نون کو بجای ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے ورنہ مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے
لیکہ مذال سچا ہے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی
و مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریب است و گدا افتادہ
در شہر شما ✽ باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری ✽ ہزج عروض سالم و ضرب اخرج
بدینگونہ بیت اگہ شوم از بوی خوش آنکس گو یدم را ✽ گر بگذرد دلخواہ من پیش درم
گیران ✽ بیت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اخرج یعنی مفعولان تسکین
مستفعلن جیسی بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہہ ہین کہ نے اطلاع آگاہ ہوجاونگین

بوسے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب
تقطیع یہہ ہے اگر بشنوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن زان کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن شبگیر یا مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہہ مفعولان بجای
مستفعلن بسکون اللام ہے اور شبگیر بمعنی شب و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کذا فی الغیاث
شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبینہ راہرو و صاحب
میزان معنی شبگیران کہ سحرگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنی سحرگاہ
لغت میں آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا ٭ عروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہمچنان
برینگونہ بیت تا کی کنی ای ماہ ستم بر عاشق بیچارہ ٭ روزی بود کز جور تو گردد شہر آوارہ ٭
و شاعران بریں دو وزن شعر کم گویند ت چوتھا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج یعنی
مفعولان اور ضرب اوسی طرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومہ متن ہے لفظ ماہا
بمعنی ای ماہ اور ساحت مراد معشوق سے ہے تقطیع یہہ ہے تا کی کنی مستفعلن ماہا ستم مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد شہ مستفعلن رآوارہ
مفعولن اور شاعروں نے اس وزن سوم اور چہارم میں شعر کم کہے ہیں ٭ مسدس ت
عروض سالم یا مذال و ضرب مذال مثالش بیت تا کی مرا گوئی کہ از من باش دور ٭ گر دور باشم
از تو چون باشم صبور ٭ و عروض ہمان و ضرب سالم بحقیقت ہمان است ت پانچواں وزن
عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال
مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان
گر دور باشم مستفعلن از تو چون مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چھٹا عروض وہی یعنی سالم
یا مذال اور ضرب سالم اور یہہ حقیقت میں وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کا
مغیر وزن نہیں ہے لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی ٭ عروض سالم و ضرب اعرج یا
سالم و ضرب مقطوع و ہر دو یکی است مثالش بیت ہرگز نکردم با تو جانا من بدی
پس چونکہ از نیکی نہم سر عہد را ت ساتواں وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج

یعنی مفعولان وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونون
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ
چون مثال مین یعنی چرا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہرگز کہ مستفعلن ہم با تو یا مستفعلن یا من بدی مستفعلن
پس چونکہ از مستفعلن یکی ہم مستفعلن ہے ضرور مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے ہم مربعات ط عروض سالم یا مذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
ای دل بہ تیر آتش بپری ٭ یا زیر چنگال عقابی ٭ ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومۂ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیر عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑا لئے لیے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش بپری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی وفارسی در ما سبق مذکور نیست تمت کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد وخاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بھی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھہ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی ہین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن مین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوای
وافی آنچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند ہم ی عروض ہجنان است وضرب مذال یا عروض
ہجنان وضرب سالم وہر دو یک حکم دارد مثالش شعر ای دلبر آزادہ خو ٭ تا کی عتاب وخشم تو
٭ ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دونونکا ایک حکم ہے یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن آزادہ خو مستفعلن
تا کی عتا مستفعلن بوخشم تو مستفعلن ہم ت ب عروض سالم یا احذ وضرب احذ مرفل گوید شعر
ناخوردہ بادہ چشم تو ٭ گوئی سپہر اشد مخمور ہست بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا اعرج یعنی مفعولات اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع
یہہ ہے ناخردہ با مستفعلن در چشم تو مستفعلن گوئی چراغ مستفعلن شد شمع مفعولان ہمرج
عروض سالم یا مقطوع و ضرب مقطوع برینگونہ بیت گر یار و یگر داری چون زان آیدم دشواری
ست تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن و ضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن میں لکھا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر یار و بی مستفعلن
گر داری مفعولن زان آیدم مستفعلن دشواری مفعولن ہم مثلث یا بدیع بلخی برین وزن قصیدہ
گفتہ است کہ اولش این ست بیت نوشد جہان زین نوبہار و سال نو ... گردہ
و کسی دیگر برین وزن نگفتہ است ست مثلث چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن
قصیدہ کہا ہے جیسا کہ شعر اول اوسکا متن میں لکھا ہے اور غیر ... نے کہا ہے
اور کسی اور نے اس وزن مثلث میں نہیں کہا ہے تقطیع نوشد جہا مستفعلن زین نوبہا
مستفعلن روسال نو مستفعلن ہم مثنی یہہ بیت بر خوبی بر کیمیا ست مثنی یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیسا کہ متن میں لکھی ہو معنی
بیت کے یہہ ہیں کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا سے حسن خواہ
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بدخو بتی مستفعلن بر کیمیا مستفعلن ہم و مستعمل نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست و باقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم
یا مربع از دیگران بہتر باشد ست اور مستعمل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون سے اول
بہت ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھہ کہا ہو بجہت تتبع عرب کے کہا ہو اور مسدس سالم و یا مربع سالم
اور وزنون سے بہتر ہے ہم دہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدہ ہمنا بابت عبد الصمد بن المعذل بہر بیتی
از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر یاد و سفر یا در حضر دیدی لیسر رفتی بہتر
ست اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل میں کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہہ ہے جیسا کہ متن میں لکھا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
و قس علی ہذا ہم رجز مخبون ہمہ ارکان مخبون بود و عروضیان بازای ہر یکی از سالم مثنی از مخبون
بیارند مگر آنکہ ضرب مرفل باشد اعرج و مقطوع بی تخلیق آورند و ہمہ تکلف بود و از ہمہ بہتر مثمن

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون بیت دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ ای صنم
ولیک ز آتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ۔ و باقی برین قیاس رجز مخبون اس مین
سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی مقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور
مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بھی خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب
اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسی محقق علیہ الرحمہ نے
لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دو دیدہ دا مفاعلن رم از سرش مفاعلن ک غرقہ گش مفاعلن تہ ای
صنم مفاعلن ولیک ز آ مفاعلن تش دلم مفاعلن بماندہ خش مفاعلن ک ہر دو لب مفاعلن اور باقی
اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے
ہین اوتنے ہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعرج اور مقطوع
پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت
لکھی ہے ش باید دانست کہ مرفل و اعرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ ماند دو وزن
مثلث و ثنائی ہم در نیاید پس باقی ماندہ دہ وزن برای مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات
و چہار از مربعات تمام کلام شارح فاضل ہم رجز مطوی ہمہ ارکان مطوی بود و عروضیان بازای
ہر بیتی از سالم بیتی ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالی بیاورند و این وزن از مخبون
خوشتر بود و مثالش از مثمن بیت تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری ۔ روز و شب
از غم فرقت او پیشہ من نوحہ گری ست رجز مطوی اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
ہوتے ہین اور عروضی مقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین
اور اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے
خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری
مفتعلن شد بت من مفتعلن جان و دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شبم مفتعلن فرقت او مفتعلن
پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن مثالش از مسدس بیت ای صنم از عشق تو بیمار شدم
تو نکنی ہیچ بکارم نظری ۔ مثال مسدس کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای صنم

مفتعلن عشق تو نہی مفتعلن مار شدم مفتعلن تو نگنی مفتعلن ہیچ سگا مفتعلن سوم نظری مفتعلن ہم و تکبیر
او سط ہمہ جا روا دارند و انگاہ میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد ضرب خبط لازم آید و اینجا ہم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد اما نہ بران ترتیب کہ در ہزج ت اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز رکھتے ہین یعنی تین
متحرک متوالی مفتعلن ہین اوسط کو ساکن کرکے ہم وزن مفعولن کہتے ہین پس اوسوقت یعنی
وقت تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کی درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنی مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچھہ امتیاز یکدیگر نہین رہتا اس جہت سے
مطوی کو ساتھہ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی بہتین اسباب متوالی سے
پیدا ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہہ مسکن ہوکر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب
جمع ہوگئے لیکن بنا اوس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک ایک سبب کم کرتے
آتھے اوزان ہوئے تھے اوسی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے ہم و متاخران درین
این بحر شعر گفتہ اند و باشد کہ درمیان ارکان بتی مجنون افتد یعنی زیادت نباشد اما تناسب نگاہ
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسی بر نرسد بشاخ ہو بیت تو ہو تا رک نجبت
او نہ ہیچ وجہ بر نگنی ہو چون رکن سیوم مصراع اول مجنون آوردہ نظیرش از مصراع دوم نیز بجہت
تناسب مجنون آوردہ و در باقی قصیدہ ہیچ رکن مجنون نیست و چنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
ست اور متاخرون نے اس بحر کو مثمن بھی شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مجنون آجاتا ہے اور یہہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاہ رکھنا چاہیے
لیکن قطع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہو سنائی تخلص
نام ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلی رکھتا تھا اور سنائی بمعنی روشنی کہ از قی الغیاث
و تلگشت تقطیع شعر کی یہہ ہے دست کسی مفتعلن بر نرسد مفتعلن بشاخ ہو مفاعلن و بیت تو ہو
تارک نجبت مفتعلن او نہ ہیچ مفتعلن وجہ بر مفاعلن نگنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصراع اول کا
مجنون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصراع دوم کا بھی بجہت تناسب کے مجنون لایا اور باقی قصیدے

ہین کوئی رکن مخبون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہُوِیّت بہ تشدید واو و یا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہوِیّت بضم اول و کسر واو و تشدید یای تحتانی مفتوحہ و بعدہ
فوقانی مرتبہ وحدت و ذات باری تعالی و لاہوت کشف سے کذا فی الغیاث نجیبت بالحاق
یای تای مصدری نجیب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہہ ہین
کہ ہاتہہ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
نجابت اوسکی بیخ و بن سے اوکہاڑ کر پہینک دے توھم و بعضے از متاخران مخبون مطوی
با یکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن مفتعلن چہار بار یا بالعکس بکار دارند و خوش باشد مثال
اول شعر زنہکوان لطف و کرم سنراتر از جور و ستم * مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا * و اگر جائی
درین ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بہ ترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فربہ است بالو ازین قوی دلم * چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلاغری * گرچہ بموضع لقب مفتعلن
دو بارہ شد * بحر زقاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری * اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو
با یکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکہی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
زنہکوا مفاعلن لطف کرم مفتعلن سنراتر از مفاعلن جور و ستم مفتعلن مدار زمی مفاعلن بیش بغم
مفتعلن دلی مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے
ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بہ ترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن
مفاعلن چار بار دو نون شعر خاقانی کے جو متن مین لکہے ہین تقطیع اونکی یہہ ہے کیس ہنو مفتعلن
زفربہس مفاعلن بالو زمی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چارہ چخا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیس رسد مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرچ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دو بار شد مفاعلن بحر زقا
مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا بتہا مفتعلن نا وری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ
رکن مفتعلن دو بارہ آگیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسہ کا فربہ ہونا یعنی
لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
بجای مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا ہم رمل و این بحر ہم بتازی و ہم بفارسی مستعمل است و اصلش رمل

تبازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد ودر بنا وافی ومجزو بکار دارند وآورا دو عروض وچہار ضرب بود ودر شعر آن آیینہ وافی وسہ مجزو بیتہا لیشں نیست است یہہ بحر بہی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چہہ بار ہے اور استعمال مین وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن اور چار ضربین ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چہہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور تینین اوسکی یہہ ہین ہم اشعر اَبْلَغِ النُّعْمَانَ عَنِّیْ مَالُکَا ٭ اَنَّہٗ قَدْ طَالَ حَبْسِیْ وَانْتِظَارِیْ ٭ عروض محذوف وضرب سالم است پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی جیساکہ پہونچانا خبر کا چاہیے کہ بتحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا التقطیع یہہ ہے ابلغن لغ فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن اور مالکا بروزن مفعل مصدر میمی ابلاغ سے ہے ہم واگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اما مستعمل نیست ست اور اگر عروض سالم لائین خلیل نی اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے ہم ب شعر مِثْلُ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفَّی بَعْدَکَ اَلْقَطْرُ مَغْنَاہُ وَتَاْوِیْبُ الشَّمَالِ ٭ عروض محذوف وضرب مقصور ست ست دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان ہے بُرد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور جائی حیثیت منتخب سے تاویب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا بعد تیری باران نے مکان اوسکا اور روز میں باد شمال نے اور لام القطر کا شمال مصراع اول ہے تقطیع یہہ ہے مثل سحق فاعلاتن بردو عفقا فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر معنا فاعلاتن ہو وتاوی فاعلاتن بشمال فاعلان ہم ج شعر قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُہَا ٭ شَابَ رَاْسِیْ بَعْدَ ہٰذَا وَاشْتَہَبْ ٭ ہر دو محذوف ست واین ہر سہ وافی است ست تیسرا وزن شعر جیساکہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن خنسا نام ہے ایک عورت کا معنی ہین کہ کہا خنسا نے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہہ ہے قالتل خن فاعلاتن سار لما

فاعلاتن جنبیہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعدما ذا فاعلاتن و شمہب فاعلن یہہ تینون وزن
جو بیان کیے وافی ہین ھم ۴ شعر یا خلیلی اربعا واستخبرا رسما بعسفان ٭ عروض سالم وضرب مسبغ است
ست چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے
یعنی فاعلیان خلیل یعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک
موضع کا کہ وہ منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنی
مکان اور سین واستخبرا کا متعلق مصرع اول ہے معنی یہہ ہین ای دو رفیقو میری ٹھہرو اور خبر لو
آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہہ ہے یا خلیلی فاعلاتن ربعا وس
فاعلاتن تخبرارس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان ھم ۵ شعر مقفرات دارسات مثل آیات
الزبور ٭ ہر دو سالم ہست ست پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم
ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہہ ہین کہ مکانہا ہے
خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہہ ہے
مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل ایا فاعلاتن تزبوری فاعلاتن ھم ۶ شعر طالما
قرت بہ العینان من ہذا الثمن ٭ عروض سالم وضرب محذوف ست ولین ہر سہ مجزو ست
ست چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
عین اور یا عینان مین متعلق مصرع اول ہے معنی یہہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے اوسکے
دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجای طالما
بالما ہے اس صورت مین معنی یہہ ہوسکے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین
تقطیع یہہ ہے طالما قر فاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذث ثمن فاعلن یہہ تینون
وزن مجزو کے ہین ھم و اما زحافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد
و میان نون والف کہ بقاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد و ارکان باین سبب صدر یا عجز
یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ست و اما زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنی فعلاتن
اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین
کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فا سے رکن دوم سے فا سے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مین نون فاعلاتن اول اور الف اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فاے رکن دوم سے فاے رکن سوم تک اور درمیان انکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انمین گر یگا دونون معاً نگرینگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگی جیساکہ قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلاویگا اور اگر فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلاویگا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائینگے ہم وآنا بفارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و جملہ را ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر سی و چہار وزن است لیکن فارسی مین یہہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھہ عروض اور چودہ ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے ہم **رمل سالم** عروضیان این نوع را پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع و یکے مثنے ست رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اخرج مخبون یعنی فعول یا محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنے فع پانچوان مشعث یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف احذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع اور ایک مثنے ہم **مثمنات** عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش **شعر** چند گریم چند نالم چند باشم جفت اندوہ و نیست کوئی ماہ روئی ہمرازین غم رہائی ست **مثمنات** پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہہ ہے
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
ماہروئے فاعلاتن در مرا رہی فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من وسجائے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ہم ب عروض
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش بیت مرمرا ازجان و دل چیزی گرامی تر نبود * دل بدادم
روز وصلت جان دہم روز فراق ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہہ ہے مرمراز
فاعلاتن جان و دل چی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جان دہم رو فاعلاتن ز فراق فاعلان ہم ج عروض یہان ضرب محذوف ہے و بحقیقت یہان
وزن ہست ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے بیت نی مرا آرام در شہر و نہ در وادی قرار * ہمچو من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد * مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش روی دست
نقاش ازل * نقش ہا بر بست لیکن چون تو نکشی یافتم * عروض محذوف اہتم مخبون یا محذوف
مقطوع مخبون و ضرب محذوف اہتم مخبون بر ینگونہ بیت تا کی از ہجران نگارا چند باشم بیدرد
سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور ت چوتھا وزن عروض محذوف اہتم مخبون یعنی فعول
یا محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل اور ضرب محذوف اہتم مخبون یعنی فعول بیت مثال کی ہر قوم
متن سے ہو معنی یہہ کہ کب تک اے ہجر مین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہین ہو
تقطیع یہہ ہے تا کی از ہج فاعلاتن ران نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بیدرد فعول سنگ و آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بی صبور فعول ہم اسی یہان وضرب محذوف مقطوع مخبون
بر ینگونہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی * ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ت
پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل شعر مثال کا
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با تو خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن

کنی فعل ور تر شتی فاعلاتن کرد خواہی فاعلاتن یا تر شتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم کرد
اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ھم و عروض محذوف مطموس یا محذوف اخذ و ضرب محذوف مطموس
مثالش شعر کار خویش از چہ کرد از چہ داری زار کار خویش را رازداری از سخن چین دار
ست چوتھا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف
مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے رازداشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم
افشا اور رازداری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے چہ کرسے کیون چھپاتا
اگر چھپاتا تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہہ ہے کار خویشر فاعلاتن چہ کر سخن فاعلاتن از چہ داری
فاعلاتن راز فاع کار خیشر فاعلاتن رازداری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع ھم ز
عروض ہمان و ضرب محذوف اخذ مثالش شعر مردانا راز دانا یار باید خوب گر تو دانائی
ترا ہم یار دانا بہ و این چہار وزن اخیر نزدیک متاخران مہجور ست ساتوان وزن
عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف اخذ یعنی فع مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے مردانا فاعلاتن رازدانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تو دانا
فاعلاتن ئی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم پنجم
ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنی متروک ہین ھم مسدس سالم عروض سالم
و ضرب مسبغ مثالش شعر ای نگار اگر تو نیکو تر ز بینم نا جز اندر صورتت صورت نگاران
مسدس سالم آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیساکہ
متن میں ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگارا فاعلاتن گر تو نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن
ناجز اندر فاعلاتن صورتت صورت فاعلاتن صورت نگاران فاعلیان اور لفظ
نگارا یا یعنی نگارا جیسے ملاذا اور معاذا یعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تشبیہ وا سطے
تعظیم کے جیسے ملکا اور صبا یا اور بصیرا اور جلالا یہہ بھی غیاث سے ھم سط عروض و ضرب
ہر دو سالم ہمان است کہ وزن اول ست نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن
اور یہہ وزن بعینہ وہی ہے یعنی وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن متغیر وزن نہین ہے ھم
ہی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش شعر چند باشد نیک خواہت جفت اندہ

چند باشند دوستدارت بازاری ٭ ورازو بشعث چنین باشد مثالش شعر چند باشم ہم
بدنیا ان بیچارہ ٭ گشتہ شادی زین دل من آوارہ ست دسوان وزن عروض سالم یعنے
فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن ہم بدنیا
فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشتہ شادی فاعلاتن زین دلی من فاعلاتن آوارہ مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور ہے عروض
ہان وضرب محذوف وہر دو یک ست شعر صابری تا کے کنم در عشق تو ٭ راز پنہانی نگون
پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنم پی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے در عشق تو یاد در عشق ہے اس صورت مین عروض
مقصور ہوگا ہم واگر عروض وضرب فعول و فعل و فاع و فع کنند از مدید تقطیع توان کرد واز آنجملہ
مستعمل نزدیک متاخران چہارم و پنجم ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلان ہے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بروزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بروزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن بنے ہین ح انست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمی شود تم کلامہ کیون نہین آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب مخبون
محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر مین بجا
تسبیغ ہے اور زیادت یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان
از فروع فاعلاتن ہست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ یعنی خبن در فاعلان مقصور
جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز ہے اور رسالہ عبد الواسع
مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے فتامل هم مربعات تسبیغ عروض سالم و ضرب مسبغ
یعنی ہر دو سالم و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربا یا ❊ چونکہ با جاکر بسازی ست
وزن تیرھوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودھوان عروض
اور ضرب یہ دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن ہے
اور اوس مین لفظ جاکر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن دلربا یا فاعلاتن
چونکہ با جا فاعلاتن کر بسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت چشم آن دارم کہ گاہ
از نگاہی سوئی من نگہ ❊ تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم
ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنی کی کیا تھی
هم یہہ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یو عروض ہمان و ضرب محذوف و ہر دو یا محذوف
مثالش شعر ہر کہ بد خواند ترا ❊ از بدی ہست او بری ست وزن پندرھوان عروض مقصور
یعنی فاعلات یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلات وزن سولھوان عروض مقصور یا
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا
مرقومہ متن ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے خمیر مین ظلم و ستم ہے بس
اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ہر کہ بد خا فاعلاتن ند ترا فاعلن از بدی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے
حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بد خا فاعلاتن ند ترا از فاعلاتن ہر بدی ہس فاعلان تو بری
فاعلان لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم و ضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف
و ضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بر وزن فاعلن محذوف ست

دکلمہ از دراتبدائے مصرع ثانی خرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گوییم خرم در فارسی بر دو حرف نیامدہ معہذا مصنف علامہ در فصل ہشتم می آرد در ہیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامہ حق یہہ ہے کہ اس جگہہ داد طالب علمی کی دی ہے قابل ہم و این اوزان ہمہ مثمن اند و حال ایشان ہمچنان ست کہ در ہزج گفتہ شد و اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مضع نتوان گفت و معقد شود و یہہ اوزان مربع کے ہیں مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اوس ہی کبھی اوزان مربع کے نصف مثمن کہے ستے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع لائین اوسکو مضرع نکھوا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ نکہا چاہیے اسواسطے کہ رکن دوم مثمن کا ایسا واقع نہین ہوتا اور یہہ نصف مثمن ہے پس وہ معقد ہو جاے گا یعنی کہین سے گرہ عروض اوسکا ناپدید ہے ہم ثنی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوئی وبحقیقت این اوزان ہمہ دہ ست و مثداول از انجملہ سہ وزن است ستت ثنے وزن ستترہوان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یا ی خطاب ہے اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحدہ نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان او متداول اون مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس مین گیارہوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرہوان اور سولہوان کہ ایک ہے ہم رمل مجنون ہمہ ارکان او مجنون آید جز رکن اول کہ سالم شاید و این دلیل ست بران کہ ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان گفتہ اند کہ این بحر را ہیچ عروض و دہ ضرب ست و بیہفتادہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع دیکے ثنا این تفصیل ست رمل مجنون سنا رکن اوسکے مجنون آتے ہین سوای رکن اول کہ سالم بھی آتا ہے اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنی فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن سباعی ہے کسواسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پاے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن اور سباعی سے بزحاف خبن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

رمل مجنون

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کی پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث یعنی
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع
مخبون یا محذوف اجرج مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اہتم یعنی فاع
یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون محذوف
فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل ساتوین محذوف
اجرج مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اہتم یعنی فع دسوین
مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھہ مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اور
ایک مثنی اس تفصیل سے مثمنات ا عروض وضرب ہر دو مخبون مثالش شعر چکنم گر
نکنم با تو نمیدا د چہ سود م ❊ بجز ان حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم ت مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہہ ہے چکنم ہر فعلاتن چکنم
با فعلاتن نمیدا فعلاتن د چہ سود م فعلاتن بجز ان حی فعلاتن لہ ندانم فعلاتن کہ ز عشقت فعلاتن بگریزم
فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم
❊ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ❊ اور بعضے اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے شعر رنگ رخسار و دُر گوش و خط و قد و خد و عارض و
خال لبت ای سرو پری روی سمنبر ❊ شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و
طرف چشمہ کوثر ❊ کذا فی الحدائق ❊ ب عروض مخبون یا مشعث وضرب مشعث مثالش بیت
بدو رخ ماہ تمامی بہ دو زلف چو عبیری ❊ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ❊ و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست ت وزن دوسرا عروض مخبون
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے بدو رخ ما فعلاتن ہتمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن شکر و قندی فعلاتن بدو چشمک
فعلاتن بادامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن
اول کا ہے اور مفعولن جو ضرب مین واقع ہے مسکون العین فعلاتن کا ہے ج عروض مخبون مقصور

یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور مثالش شعر منم از عشق تہی ماندہ بہ تیمار زبادرد ٭
کہ برخ ماہ تمام ست و بدل سنگ رخام ٭ و عروض ہمان وضرب مجنون محذوف و بحقیقت ہمان ست
ست وزن تیسرا عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مجنون مقصور
یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم ازعش فعلاتن قتہی من فعلاتن د بتیما
فعلاتن ربدرد فعلان کبرخما فعلاتن ہتمامس فعلاتن تندلسنگ فعلاتن گرخام فعلان اور وزن
چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے
لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت نہ جانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار بمعنی فکر و اندیشہ کردن ہے
اور رخام بمعنی سخت ہے ہم ۵ عروض ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن و عروضیان این ضرب را
ابتر میخوانند و خطا ست مثالش شعر نکشم جور کسے کو زوفا دور بود ٭ ندہم دل بکسے کو نکند دلداری
ندارد
و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود و این وزن ہم استحقاق انفراد
چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست ت پانچوان وزن عروض
وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی
اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے
بدون خبن کے ہان تلفظ مین البتہ ایک ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے
نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن زوفا دو فعلاتن ربود فعلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن
نکند دل فعلاتن داری فعلن و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا
بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ نہو
اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہین رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے
کہ ایک جگہہ فعلن متحرک العین اور ایک جگہہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے
کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ہے ح و کلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر
از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مخالف نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ قائل ہم ۶ عروض ہمان
وضرب محذوف مقطوع مجنون مثالش بیت اگر این شود می جان من از درد فراق ٭
ہمہ جور من از عشق تو خوش شود می ٭ ضرب محذوف اعرج مجنون ہمین حکم دارد ت چٹھا وزن

مقطوع مخبون عروض وہی یعنی مخبون مقصور فعلات یا مخبون محذوف فعلن اور ضرب محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل یہہ ترکیب بہیں مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر ہمین فعلات شود می
جا فعلات تن منزہ در فعلات وفراق فعلان بہمہ جو فعلاتن رمنز عشق فعلاتن تحشنو فعلاتن دمی
فعل اور ضرب اخرج مخبون یعنی فعول بہی یہا حکم رکھتی ہے وزن مین کسو اسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنو قلب خوشنود خوشون کہ وند اور دن دونون کلمی نسبت کے
ہین بہار تجہم سے کہ از فی الغیاث اور اگر بجا ہے خوشنودمی خوش بودمی سکہیے معنی صاف
بہو جا ہین ہتمم اگر عروض محذوف مقطوع مخبون یا محذوف اخرج مخبون وضرب محذوف اخرج
مخبون ہیکنگو بیت ندہ ہنیر بتو دل شمعی تا زید چو بکی را کبتی بیکیہی ای نگار وا گر عروض
ہمان باشد یا ضرب مخبون محذوف مقطوع ہچنین بودت ساتوان وزن عروض مخبون محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل یا محذوف اخرج مخبون یعنی فعول اور ضرب محذوف اخرج مخبون
یعنی فعول بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے اوس مین شمن یعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہہ کہ کوئی عاشق تجہکو دل ندیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق ہیکنا کو قتل کرے گا
تقطیع یہہ ہے ندہد نے فعلاتن زبتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن نہ دید فعل تجہکی را فعلاتن کبشی
بی فعلاتن کبشی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتہہ ضرب
مخبون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا مسح عروض محذوف مطموس یا محذوف
اخذ ضرب محذوف مطموس بدینگونہ بیت دہن کوچک چون تنگ دل عاشق شدہ کہ چون
حقہ اگند ہ بمروارید ہ واگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف اخذ ہمچنین باشد ست آٹہوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال ہر جو متن سے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچو فعلاتن کدلی عا فعلاتن شق فع
حق فعلاتن قہ اگن فعلاتن دہ بمروا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتہہ ضرب محذوف اخذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہوم مسدسات عروض

مسدسات

مخبون مسبغ یا معری وضرب مسبغ ہی عروض وضرب مخبون معری بدینگونہ بیت طرب انگیز
وہی آورد صبوحی کہ حریف ست وبہار ست وجوانی و این ہر دو یک وزن ست مسدس

نوان وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسواں وزن عروض اور ضرب دونون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اسکی یہہ ہے طرب نگی فعلاتن زمیا ور فعلاتن بصبوحی فعلاتن کحر لفیش فعلاتن تھا رس
فعلاتن معنی اسکی فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد کشف ہے
اور یہہ لغات مین شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ وہمکار تقصیف اور مصراح
اورکثر سے ہم یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث برنگونہ بلیت اگر ایار دل کہ ہمی دانش
ورزی یعنی تعلق نکو نامی یابی ٭ وابن وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذ
ست گیارہوان وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے اگر بدو فعلاتن کہ ہمید افعلاتن نشو ورزی مفعولن
رہمہ حل فعلاتن مکونا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے کہ مفرد مقرر
کرین یعنی جدا گانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہو کر مفعولن
ہوا ہے ہم ہیں یا عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور برنگونہ بلیت
ولم از عشق تو شد خستہ وریش ٭ تو نکن جور برین عاشق خویش ٭ تیج عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف در حقیقت ہمان ست بارہوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دلم از عشق فعلاتن تو شد خس فعلاتن تاریش فعلان تو مکن جو
فعلاتن ربری عا فعلاتن شق خویش فعلات. تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے ہم یا عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان ابتر گویند بسہو واین وزن را ہم استحقاق انفراد نیست
چودہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ مجذوف اور تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
وسیزدہم ہے ہم مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برنگونہ بیت

سخن من کہ رسانند ٭ پیران ماہ دلارام ٭ پو سرو دمیری وگلشن جہان ستاست مربعات پندرہوان
وزن عروض مخبون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مجنون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای
مجنون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع سخنی من فعلاتن کہ رسانند فعلاتن بر آنما فعلاتن
ہ دلارام فعلیان اور لفظ بر شعر مین معنی نزدیک ہے وزن سولھوان عروض اور ضرب دونون
معرے یعنی فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے ہم مثنی بزیر بنگوشہ بیت
ہ شادیم ٭ بہ بستی رست تنگنے وزن سترھوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے رہ شادی فعلاتن بہ بستی فعلاتن میم مصرع ثانی مین معتبر ہے ہم وتحقیقت این
اوزان عائد باہشت وزن است وانچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع متروک
ومقصور ومحذوف مقبول تراز دیگر ہاست وتسکین اوسط ہم جا استعمال کنند یا غیر مسکن
خلط کنند است اور حقیقت مین یہہ اوزان ہشتگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھہ وزنون کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم
باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع
یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط
مثمن کون مخبون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنی
کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے ہم وچون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود
چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی بر خیزد بتفاعیل یک یک سبب خفیف ومصراع اطول
از دوازدہ سبب ومصراع اقصر از سہ اسباب واین غریب تر است از آنچہ در ہزج گفتیم وفرق میانہ
اوزان مشترک کہ از این سہ بحر توان خواند یعنی ہزج ورجز ورمل در مصراعہای دیگر در قصیدہ ظاہر
شود وہمبرین قیاس در دیگر مواضع است اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن
مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہوے
مین بتفاصیلہ یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببونکا
اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہمنے یعنی ہزج مین مربع تک وزن
نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتی ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاسے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجاے
تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثنے جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسو اسطے کہ یہہ
بحر مثنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثنے نہین آئی ہے قولہ اینجا دہ وزن
متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن از آنہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ
معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضونکو
متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن کبھی پنج سبب اور کبھی ہفت سبب اور کبھی ہشت سبب بجہت
عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے
ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور
مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جاے گا
کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسیطرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان مزاحف
کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے
ہم و متاخران را وزنی خوش است کہ برمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی
سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش اینست بیت بچمن برآئی زرہی سپید
بہار بشکن بسر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن
ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاے
جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے بچمن فعلات
رای رزہی فاعلاتن سپہ بہ فعلات ہار بشکن فاعلاتن بسر غمزہ فعلات امی بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات کار بشکن فاعلاتن یہہ ہین بحر مین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے
ہم سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
دو بار است و وافی و مشطور بکار روا رند و آنرا در تازی دو عروض و شش ضرب است و
بر شش وزن آمدہ و ابیاتش اینست یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
وافی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تامہی مین دو عروض یعنی مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنی مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین
اور چھہ ضرب ہین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون
عین اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین
اور چھہ وزنون پر آتی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین ض ا شعر اَزْمَانَ سَلْمَی لَا یَرَی مِثْلَہَا
الرَّاؤُونَ فِی شَامٍ وَلَا فِی عِرَاق ٭ عروض مطوی مکشوف است وضرب مطوی موقوفت
پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب اسکا مطوی
موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے
اور سلمی نام معشوقہ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن وخوبی مشہور ہین اور الراؤن
مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول سے ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی
سلمی کی نہین دیکھی مانند اونکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے
ازمان سل مستفعلن ما لا یری مستفعلن مثلہا فاعلن راؤن فی مستفعلن شامِ و لا مستفعلن فی عراق
فاعلان ض ب شعر ہَاجَ الْہَوَی رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا ٭ مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ ٭ عروض
وضرب مطوی مکشوف است دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت مجم ہے کہ بضم
بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور مُحْوِل ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین
لکھا ہے کہ محول اور ناحل زمین وشہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھا یا یعنی پیدا کیا عشق
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جسمین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہہ ہے ہاجلہو مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
محولو فاعلن ض ج شعر قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِیلِ الْخَنَا ٭ مَہْلًا فَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِی ٭ عروض
ہمچنان است وضرب اصلم است تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش وبیہودہ منتخب سے
اور مہل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہونچایا تو نے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہہ ہے
قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن مہلن فقد مستفعلن الغت اس مستفعلن ماعی
فعلن ہم و شعر النشر مسک والوجوہ دنانیر واطراف الاکف عنم ● عروض وضرب ہر دو
مخبول مکشوف ست واین چہار وافی ست ہم چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون
مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک ہے
اور مونہہ اونکے مثل دینارونکے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنابستہ مثل عنم
سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنابستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن
کو والوجو مستفعلن ہدنا فعلن نیرو واط مستفعلن رافلاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن
وافی کے ہین ہم و شعر ینفضن فی حاقاتہا بالابوال ● عروض وضرب یکی است واین بیت
ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور یہہ
یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ ناقی کنارہای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے
ینفضن فی مستفعلن حاقاتہا مستفعلن بلابوال مفعولان ہم و شعر یا صاحبی رحلی اقلا عذلی
ہیجان است وآن مکشوف ست وہر دو وزن از مشطورات ست چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
یعنی مفعولن معنی یہہ ہین اے دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و
منزل ورخت واسباب وپالان شتر وکوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول وسکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح اے دو یار
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی بار یکطرف شتر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لاعدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین ہم و بطریق زحاف دیگر ارکان مخبون و

مطوی و مخبول روا دارند و ضربہای مشطور مخبون روا دارند ست اور بطریق زحاف کے یعنی بطریق تغییرات جائزہ کے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مخبول یعنی فعلتن روا رکھتے ہیں اور ضربہای مشطور مخبون روا رکھتے ہیں یعنی مفعولان اور مفعولن کو ضرب مشطور میں فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہیں ہم و اما پارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند و بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب و گفتہ اند او را سہ عروض است و ہشت ضرب و بر دہ وزن آوردہ اند با این تفصیل ست و اما فارسی میں ارکان مطوی استعمال کرتے ہیں اور سالم اور مخبون میں شعر نہیں آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیوں نے بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھ ضربین ہیں یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور مخبول مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت میں مخبول مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہیں ہے یعنی فعلن مسکون العین کہ وزن چہارم میں ضرب ہے اور اوسکو عروضیوں نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت میں وہ فعلن متحرک العین کو مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھ ہوئیں نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہیں اس تفصیل سے ہم ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت چون نزنم دست بفتراک تو چہ جز تو کسی نیست مرا دستگیر ست پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے تقطیع یہہ کہ چون نزنم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جز تو کسی مفتعلن نیست مرا مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنی تسمہ کا ہے ہم ب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف و بحقیقت ہمان وزن اول است ست دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہہ حقیقت میں وہی وزن اول ہے ج عروض مطوی مکشوف و ضرب مخبون مکشوف برینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین * جز تو مرا یاد دگر نیست *

تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال
جیساکہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے ماہ رخا مفتعلن بر ہمہ مفتعلن ایزدی فاعلن خیر ترا مفتعلن یار دگر
مفتعلن نسزد فعلن اور نسزد یعنی سزاوار نہین ہے ہم ٭ عروض ہمان وضرب اصلم گفتہ اند واین
سہو است چہ اینجا طی لازم است وبتحقیق مخبول مکشوف مسکن است مثالش بیت ٭ اے تیر تو پست
شفاے دلم ٭ زانکہ شد او خستہ بادرمت ٭ واین وزن مسکن وزن سوم است ٭ ست ٭ چوتھا
وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے کہی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گرجاے مفعو رہے مقام پر اوسکے فعلن مسکون العین لائین اور یہہ
سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین طے لازم ہے پس جب اصلم کیا طے کہان رہا
لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن و طے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھہ کا بیمار ہے اور دوا موافق اور مناسب بیماری کے
چاہیے تقطیع یہہ ہے ای تیر تو مفتعلن پست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکہ شد او مفتعلن خستہ با
مفتعلن درمت فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ
غلط لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور نسزد بروزن فعولن بھی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا طے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اینجا طی لازم است
وازان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل ماند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہے نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آئی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے تیسرا مغالطہ وزن آیندہ مین ہم ۵
عروض وضرب ہر دو مخبول مکشوف برینگونہ بیت قبلہ من روی چو ماہ تو شد ٭ قبلہ ازین بہ نبود
بجہان ٭ وعروض ہمان وضرب اصلم وسخن در وہمان است کہ گفتہ آمدست پانچوان وزن عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
قبلہ من مفتعلن روی چو ما مفتعلن ہ تو شد فعلن قبلہ اری مفتعلن ہ نبود مفتعلن بجہان فعلن جیسا کہ
عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

وہی ہے جو کہا گیا یعنی مطوی لازم ہے اسکو مجبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن روا چہا مفتعلن ہے لشد فاعلن قبلا از ہی مفتعلن
ہمنبو مفتعلن ورجہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مجبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے ھم ز عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
و ضرب اصلم مقصور برانیگونہ بیت سنگدل آن یار بے آزرم ٭ یکشبم از خود نکند شاد ٭ ح
عروض ہمان و ضرب اصلم محذوف و بتحقیق ہمان است ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن زرم فاع یکشبم مفتعلن خد نکن مفتعلن شاد فاع آزرم بفتح زا معجمہ و
سکون را بمعنی شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
برہان اور بہار سے کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ھم ط مشطور و
ضرب موقوف برینگونہ مع در سر من جستہ ہوس جانان نیست ٭ ہی ہم مشطور و ضرب مکشوف
برینگونہ بیت بار دگر آن جبت من باز آمدست نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے درسر من مفتعلن جستہ ہوسی مفتعلن جانا نیس مفعولان دسوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بار دگر مفتعلن
آن جبت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین مصرع لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین ھم و بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گویند بیت دلخواہ من بر من ستمگار رشد ٭ بی ہیچ
جرمی مرمرا کرد خوار ٭ وز مخبون برینگونہ بیت چرا نمردی کنی باری ٭ چرا ہمی کنی دلش را بدرد ٭
ودیگر یارا ہمہ مثال آوردہ اند لیکن ناخوش و تکلف با شدت اور نزدیک متاخرون کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گار رشد فاعلن بی ہیچ جر مستفعلن می مرمرا مستفعلن کرد خوار فاعلن

اور مجنون اوسی سالم کا جو مثال مسطورۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چرا ئمر مفاعلن و می کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن جیپہ ا ہمی مفاعلن کنی پیشش مفاعلن را بدرد فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بھی
تقسیم غرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور رہی بمعنی بندہ یعنی عاشق ہم قریب
این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار ست و
درینجا مکفوف بکار دارند موفور یا اخرب و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بیشتر
وزن آمدہ است و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف و بتحقیق ہر دو یکی است مثالش اینست بیت فغان زان سر زلفین تا بدار
فرو ہشتہ زیاقوت آبدار است یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موفور یا اخرب
موفور وہ کہ جسمین خرم نہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونونکی دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دونون ایک ہین مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے
فغا زاس مفاعیل ر زلفین مفاعیل تا بدار فاعلان فرو ہشت مفاعیل ز یاقوت مفاعیل آبدار
فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے ہم و اخرب را چہار وزن آوردہ اند و دو عروض
و چہار ضرب اعروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر مزید کف دہندہ ٭ خود ہر چہ جز این بود محال است اور اخرب کے
چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین لائی ہین
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیان اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس
اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی

یہہ ہے شمشیر مفعول برند مفعول کفت دہندہ فاع لاتن خنج مفعول خبر ایب مفعول لدی محاسن
فاع لیان کفت دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل ہے ضرب ہر دو سالم
مثالش بیت باران کہ زمین پاک و شستہ دارد۔ چون کرد دل من غم ہمی نشوید ہے دوسرا رکن
عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو
پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین کہوتا تقطیع بار اکہ مفعول زمینپاک
مفاعیل شستہ دارد فاع لاتن چو کرد مفعول لمن غمہ مفاعیل ہمی نشوید فاع لاتن ہے عروض
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر نیکو نہ بیت با مرد ناساز گار طبع بیچارہ شود ہر دو ساز گار
ست تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
بیت مثال کی جیسی متن مین لکہی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با مرد مفعول ناساز مفاعیل گار طبع
فاعلان بیچارہ مفعول شود مرد مفاعیل ساز گار فاعلان ہم عروض ہمان است و ضرب محذوف
و بحقیقت ہمہ سہ وزن بیش نیست و حکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد و این بحر نیز نزدیک
متاخران ہم متروک ست چوتہا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن و حقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی
جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرین کے
منسرح
متروک ہے ہم منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات
مستفعلن دو بار باشد و در تازی وافی و منہوک آید و او را یک عروض بود و سہ ضرب و بر سہ وزن
آید یکے وافی و بیش این نیست یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے
اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور
منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضربین ہین یعنی مطوی
مفتعلن اور موقوف یعنی مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی
بیت اوسکی یہہ ہے ہم شعر اِنَّ ابْنَ زَیْدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا بِالْخَیْرِ یُفْشِی فِی مِصْرِهِ الْعُرْفَا
عروض سالم و ضرب مطوی است پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی یعنی

مفتعلن سے بیت مثال کی جیساکہ مسطورہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان ہین زہی مستفعلن دیلا قوال مفعولات مستعملن مستفعلن للخیر لیث مستفعلن سی فی مصر مفعولات ہلعرفا مفتعلن عرف بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم رابہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر ہین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان بضمتین مبالغۃ او ضرورۃ تمم کلامہ قال ہم دو دو منہوک یکے را ضرب موقوف وبیش این است شعر صَبْرًا بَنِیْ عَبْدِ الدَّار ۔۔ و دیگر را ضرب مکشوف وتقطیع این بیت ج شعر وَیْلُمِّ سَعْدٍ سَعْدَات اور دو منہوک یعنی مثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے بیت مثال کی جیساکہ متن مین سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبد دا مفعولان معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ویلم سعد مستفعلن و سعد مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے ام سعد کے کہ نام بہی اوسکا سعد ہے اور ویلم سعد اصل مین ویل لام سعد تہا اور سعد منصوب باعنی ہے ہم وبطریق زحاف در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطی وخبل بکار روا رند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند یا تا ہی مفعولات پنج متحرک متوالی شود ونشاید و در ضربہا سے منہوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل نیاوردہ است وآن وافی است عروض سالم وضرب مقطوع ست اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن و مفاعلات اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین خبل نہین لاتے کس واسطے کہ اگر خبل لائین تا ہی مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع ہو جائین اور یہہ منع ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور تا رفتا ہی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہو سکتے اور اضراب منہوک مین خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہی کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے اور وہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین کہ وزن اول وافی مین اگر عین کو بسکون رکہئے مثال اسکی ہو جاے ح قولہ وزنی دیگر آہ

باید دانست کہ وزنی مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است این بیت
وَرَکَ وَقَدْ اَذْعَرُ الوُحُوشَ بِصَلْتِ الخَدِّ رَحْبٌ لَبَانُهُ مُجْفَرْ * یعنی اکثر حالی کہ ترسانید
وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینہ او و واسع است تقطیعش ذاکو قد مفتعلن اذعر لو
فاعلات حوش بصل مفتعلن تلخد رح مستفعلن بلبان فاعلات ہو مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ
درین وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علامہ میفرماید و شاید کہ مصنف علامہ را شنائی دیگر
سالم العروض و مقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند
قائل هم و اما پارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد و وافی و مجزو و مشطور
یعنی مثمن و مسدس و مربع بکار دارند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است و عروضیان گویند او را
سہ عروض و ہشت ضرب است و برو دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن و شش مسدس و دو مربع
بدین تفصیل است اما فارسی میں اصل اس بحر کی دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور
وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہیں اور سب ارکان مطوی
یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہیں اور عروضی کہتے ہیں کہ اوسکے تین عروض ہیں یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربیں ہیں یعنے
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان
اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن میں مفعولات سے بنے اصلم مقصور
اور اصلم محذوف ہوا اور جب مسدس میں مستفعلن سے بنے احذ مقصور اور احذ محذوف ہے
پس لفظ میں ایک ہیں اگرچہ اعتبار دو ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربیں لکھیں کیونکہ
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع میں دو مقطوع تھے ایک فعلن
فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہاں دونوں شمار ہیں لیے کہ صورتیں دو تھیں
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہاں بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا ح مطوی موقوف و مطوی مکشوف
و اصلم مقصور و مذال و اعرج و مقطوع و احذ مقصور و احذ محذوف و مطوی معری و اصلم محذوف

واین ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ فتامل اور یہہ بحر بارہ وزنون پر آئی ہے
چار مثمن اور چہہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے ہم مثمنات عروض مطوی موقوف
یا مکشوف وضرب مطوی موقوف بدینگونہ بیت ترک من آن خوبروی سیمبر و مہرجوی *
قامتش آزادہ سروردی چو ماہ تمام * وچون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط
رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض وضرب
مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور
ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے ترک منا
مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مہرجوی فاعلان قامتشا مفتعلن زادہ سر و فاعلات
ردی چما مفتعلن ہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی
بے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف
یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ
عروض وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان
پس اگر چہار خانہ رہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین اور نصف رکن سوم مین
معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل
عروض وضرب کے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہار خانہ
آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را از انہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ ازان یک قافیہ
دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ با بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند و تفصیل
و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط ع اے شہ دلدل سوار شاہ سلام علیک *
حیدر با ذو الفقار شاہ سلام علیک * تم کلامہ فتامل ہم سب عروض ہمان وضرب مطوی
مکشوف و بتحقیق ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یہہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم
ایک ہے م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور بدینگونہ بیت
من ز فراغ رخ چو ماہ تو ہر شب * باز نمایم نشان ز شعلۂ خورشید ع عروض ہمان وضرب

اصلم محذوف و تحقیقت ہمان ست کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع
یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے من ز فرد مفتعلن تی رخیخ فاعلات ماہ تہہ مفتعلن بشب فع یا ز نما مفتعلن
ہم نقاز فاعلات شعلہ اختر مفتعلن سشید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم
محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہی
ہم مسدسات ۵ عروض مطوی معرے یا مذال و ضرب مذال برانگونہ بیت یار من آن
سرو قد موی میان ؛ سیم بر و مشک زلف بدر جمال ؛ و عروض و ضرب ہر دو مطوی معرے
و حکمش ہمان ست ت پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت
مین ہے مگر بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یار منا مفتعلن سرو قدو فاعلات
موی میا مفتعلن سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت متغیر وزن نہین ہم ز عروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج
برانگونہ بیت چون ز تو باشد عنایت ای مہتر ؛ ہیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ ؛ عروض
ہمان و ضرب مقطوع و حکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے چون ز تو با
مفتعلن شد عنای فاعلات تیم مہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات د و بدخواہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را
ضرب مخبون مطموس کہ بر وزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے
[illegible] مین ضرب مخبون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
۞ ہیچ نترسم ز حاسد و غیر ؛ پس و غیر بر وزن فعول ہو ہم ط عروض اخذ مقصور یا اخذ

محذوف وضرب اخذ مقصور براینگونه بیت ای بدو رخ چون گل بہار ✤ چون تو ندیدم یکے نگار سے ✤ عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست ت نوان وزن عروض اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چو گلِ ب فاعلات ہار فاع چو تندی مفتعلن دم یکے ن فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے ہم مربعات یا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف براینگونه بیت چون ز تو رنجم فزود ✤ صابری از من مخواه ✤ بیت عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است ت مربعات گیارہوان وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چون ز تو ر مفتعلن نجم فزود فاعلان صابری مفتعلن از من مخاه فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے ہم واین جملہ بتحقیق پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بود ت اور یہہ سب یعنے دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دو ہوئے اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بتحقیق پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم وچہارم وششم وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک بما قبلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نسمجھے کہ تسکین اوسط ہمہ جا روا بود وچون در ضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند بہزج نیز بر توان خواند مثلاً فعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع واین وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و هرجا که چنین افتد فرق بدیگر مصراعهای قصیده ظاهر گردد
ت اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم ہین سب مسکن کرین ہزج ہین بھی پڑھ سکتے ہین
مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع که مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہے اوسکی یون تقطیع ہو سکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن
بجاے فاعلات اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے
اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے
ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہو جاے گی هم و بعضے
عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مخبون امثله آورده اند مثال وزن اول از سالم
بیت برباره من بیگناه بجرم نگ برفت راه ۞ آن حاسد عیب خواه و آن دشمن زشت
گوی ۞ واز مخبون **شعر** هر از آن روی لعل و زان دو زلف سیاه ۞ زروز گه شب کنی
ز شب گهی باز روز ۞ **ت** اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مخبون
مثالین لاے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم
اور مخبون مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لاے ہین مثال وزن اول کی سالم سے
یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات سے بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے برباره من مستفعلن بیگناه فاعلات بجرم نگ مستفعلن برفت راه
فاعلان ۱۱ حاسدی مستفعلن عیب خواه فاعلات واد شمنی مستفعلن زشت گوی فاعلان
اور مثال مخبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے
اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے هر از ا مفاعلن روی لعل
فاعلات و زان دو زل مفاعلن فِ سیاه فاعلان زروزگه مفاعلن شب کنی فاعلات ز شب گهی
مفاعلن باز روز فاعلان هم و زن مخبون اگر هر دو مستفعلن مخبون باشد بغایت ناخوش بود
اما اگر دوم مطوی بود بهتر باشد بر نگه نه **بیت** هر از لعل دو در تو نیست نصیبم ۞ هر از چه
سیاه تست گزندے ۞ **ت** اور مخبون سے یعنے جہان اول رکن مخبون آیا ہے اگر دونون
مستفعلن مخبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرا زلب مفاعلن لو دریت
فاعلات تبسس نفی مفتعلن بی فح مرا زچہ مفاعلن نمی سیاہ فاعلات نست کزن مفتعلن دمی فغ
معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجھکو ترے لعل ودر سے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گز تدچغ بالفتح ونیین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث هم مثال وزن پنجم از سالم بیت
برمن چرا کردہ دراز این زبان ٭ بگذار تا دارم این زبان وردہان ست مثال وزن پنجم کی
سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے برمن چرا مستفعلن کردراز فاعلات راز یزبان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن دارمنیز فاعلات با دردہان مستفعلان ح برمن چرا مستفعلن
کرد ایدفا علات راز یزبان مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار منیز فاعلات با دردہان مستفعلان
وبررای مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ دران
عروض معری وضرب مذال باید نمیتواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت یک ساکن متغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے هم واز رکن اول مخبون شعر ز بہر خوبی ٭ از
براے وفا ٭ تراگزیدہ هم تبا زخلق جہان ٭ وباقی برین قیاس ست اور مثال رکن اول
مخبون سے یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع زبہر خو مفاعلن بی ناز ب فاعلات رای دفا
مفتعلن تراگزی مفاعلن دم تبا ز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر

خفیف

ہین هم خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تبازی اصلش در دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دو بار است و اورا سہ عروض و چہار ضرب است و بر پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل ست یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

اوسکی دایرہ تازی مین فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے دوبار اور اوسکے تین
عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضرب ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مجبون مقصور
اور یا مجبون دونون پر آتی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے ہم اشعر حل اہلی
ما بین درنی فبادولی ❊ وحلت علویۃ بالسخال ❊ عروض و ضرب ہر دو سالم است
بیت پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن
درنی و ربادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فی فبادولی مین معنی واو ہے
معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریہ کی ما بین درنی و ربادولی ہین اور اوتری بساکن اوس قریہ
عالیہ کی قریہ سخال ہین تقطیع یہہ ہے حلل اہلی فاعلاتن مابین درنی مستفعلن نافبادو
فاعلاتن لا وحلت فاعلاتن علویتن مستفعلن بسخالی فاعلاتن ہم بیت شعر
لیت شعری ہل ثم ہل آتینہم ❊ او یحولن من دون ذاک الردی ❊ عروض سالم وضرب
محذوف است بیت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر مثال کا مرقومہ متن آتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب
بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پہر آونگا مین ان تک یا حایل ہوگی درمیان
اسکے موت یعنے آیا یارونکو پہر دیکہونگا مین یا بغیر دیکھے مرجاونگا تقطیع یہہ ہے لیت
شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مستفعلن اتینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون
ذا مستفعلن کرردا فاعلن ہم شعر ان قدرنا یوما علی عامر ❊ ننتصف منہ
او ندعہ لکم ❊ ہر دو محذوف واین بحر سہ وافی است بیت تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام
لیتا مین اوس سے یا چہوڑ دیتا مین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا
فاعلاتن یوما علی مستفعلن عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہو او ندع مستفعلن
ہو لکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین ہم شعر لیت شعری ماذا تری ❊ ام عمرو
فی امرنا ❊ ہر دو سالم اند بیت چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا ہین کہ کیا رای یاد عمر کی سے
میرے مقدمے مین تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن دارتی مس تفع لن ام عمر لی
فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن ھم ه شعر کل خطب ان لم تکونوا ه غضبتم یسیر
عروض سالم وضرب مجنون مقصور ست واین ہر دو مجزو ست پانچوان وزن شعر
مرقومہ متن سے ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنے فعولن معنی یہہ ہین
کہ ہر کار عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو
مس تفع لن نو غضبتم فاعلاتن یسیرو فعولن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین ھم و بطریق
زحاف در ہمہ ارکان خبن روا بود ودر رکن اول کف وشکل روا بود ودرمیان حرف آخر رکن
اول وحرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد ودر ضرب بیت اول تشعیث روا بود ودر عروض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آید ست اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے
کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے
یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گر یگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم ہے
تشعیث روا ہے یعنے بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے ھم دانا
بپارسی اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مجنون بکار دارند و
عروضیان گویند آنرا چہار عروض وہفت ضرب ست و ہشت وزن مستعمل ست یکے
مثمن و شش مسدس و یکی مربع باین تفصیل ست دانا پارسی مین اصل اوسکی دائرہ مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے
کہا ہے کہ اوسکے چار عروض ہین یعنی مفاعلن مجنون اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث
اور فعلات مجنون مقصور یا فعلن مجنون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مجنون
اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور

فعلن یا مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور اسکے وزن پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چہار مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے ہم اعروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
ہمی گوید بیت منم آنکس کہ تا بفرق ہمی سوزم از قدم ز غم عشق آن صنم کہ بینی چنو دگر
ست پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے منم آنکس فعلاتن کہ تا بفر مفاعلن ق ہمی سو فعلاتن زم از قدم مفاعلن ز غمی
عشق فعلاتن آن صنم مفاعلن کہ بینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چہار اختصار چون او
سکا ہی بیان ہے ہم مسدسات سے ہر دو مخبون بیگوید بیت تن تو در دمند بود دل من ز صانع ہر کہ نشتر ازست
سیلست دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون ہیں یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن میں مسطور ہے تقطیع یہہ ہے
تن تو در فعلاتن د مند بود مفاعلن دل من ز فعلاتن صانع ہر فعلاتن کہ نشتر مفاعلن ازست فعلاتن ہم ج عروض
مخبون یا مشعث اور ضرب مشعث وا این بحقیقت ہمان ہست کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل بتن بپوشم با سینہ سخ چون زعفران بجہ پوشانم ست تیسرا وزن عروض
مخبون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
بھی بحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری ہیں دوم اور سوم مسدس میں
ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے من اگر دل فعلاتن بتن بپو مفاعلن
شم با سی مفعولن سخ چو ز سخ فعلاتن فرانی مفاعلن پوشا نم مفعولن ہم چو عروض یا
ضرب مخبون مقصور بیگوید بیت چکنم چون مرا نخواہد یار ہم چنین نالم از ین حکایت و
مثال ست چوتھا وزن عروض یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلات بیت مثال کی متن [illegible] ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا نخوا
مفاعلن ہد یار مفعولن ہم چنین نا فعلاتن لم از ین مفاعلن حکایت فعلات ہم عروض مقصور
و ضرب [illegible] مخبون مقصور بیگوید بیت چکنم صابری چو صبر نماند ہم از رنج
صابری نکرد [illegible] مقصور مستعمل باشد و بایستی کہ بجہت آن وزنی دیگر
اور ضرب [illegible] پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

چکنم صبا فعلاتن بری چیست مفاعلن رشما ند فعلاتن تمرزان فعلاتن چصا بری مفاعلن
بکدا رفت فعلات اور ضرب مشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی ہے
کہ نہبت اوسکے ایک وزن اور لاتے ہم عروض ہمان و ضرب محذوف مشعث ہمان
ست چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن
وہی سب یعنی پنجم اور ششم ایک ہے ہم ز عروض ہمان و ضرب ابتر گفتہ اند و آن
بل مشعث محذوف ست برینگونہ بیت چہ گنہ کردہ ام ای نگار بگو کہ ز من روز و شب
گریزانی ٭ این جملہ مجزو این بحر ست ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن
اور ضرب ابتر بھی ہے عروض کی یعنی فعلن بسکون عین ہے بلکہ مشعث محذوف
اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے بسکون عین
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چہ گنہ کر فعلاتن دہ ام ای نگا مفاعلن
ربگو فعلن کز من رو فعلاتن ز شب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین
مجزو کے ہین ہم مربع ح ہر دو مجنون ست برینگونہ بیت چہ کنی باکسے جفا کہ بود
از تو مبتلا ست مربع کہ آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن
بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کہ بود ز فعلات
تو مبتلا مفاعلن ہم و بحقیقت این جملہ پنج وزن ست و صدر و ابتدا سالم روا بود و تسکین اوسط
متحرکات ہم جائز بود ست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین
مسدس اول و سوم و چہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر و ابتدا ان اوزان مین سالم لانا
روا ہے اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لانا
جہان چاہین ہم و عروضیان برارکان سالم بتکلف امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول
از مسدسات برینگونہ بیت چند گوییم با من مکن بدانکہ را تا ز عشقت سید انگرد
ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بتکلف لائے ہین مثال وزن اول کی
جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گوییم فاعلاتن با من مکن مستفعلن
فاعلاتن تا ز عشقت فاعلاتن سید انکرد مستفعلن دو شاخم فاعلاتن ہم مثال وزن دوم

مثال وزن دوم کی بیت دلربا باشد پاک پیدا ارزم * نزد ہر کس زین دیدہ غمازم ست مثال وزن دوم کی مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا با فاعلاتن شد پاک پی مس تفع لن دا ارزم مفعولن نزد ہر کس فاعلاتن زی دیدای مس تفع لن غمازم مفعولن لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکار اسے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ بطائف سے کذا فی الغیاث ہم مثال وزن سوم سے بیت مثال وزن سوم کی مسدسات سے شعر متن بیت مرقوم ہے رو بی یارم لالہ را کی پسندد * لالہ چون او کی برد در بہار ست تقطیع اوسکی یہہ ہے رو بی یارم فاعلاتن ہم لالہ را مستفعلن کی پسندد فاعلاتن لالہ چو او فاعلاتن کے برد مس تفع لن در بہار فاعلان ہم مثال وزن چہارم بیت پیشم آید لبخو اد من باداد * ہر دو رخ را ارآستہ چون بہشت ست مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے پیشم آید فاعلاتن لبخوادمن مس تفع لن باداد فاعلان ہر دو رخ را فاعلاتن ارآستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلان ہم مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامدترا ای نگار * چند داری مارا بدین زاری * ست مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامدترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند داری فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن زاری فعلن ہم مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل اندہ خوری * تو لیباد اولی تری ست مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تا کیدل فاعلاتن اندہ خوری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع لن ہم مضارع این بحر تام در ہر دو لغت مستعمل ست و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار باشد و در بنا مجزو آید و اورا یک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن آید و بیتش اینست ست یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی دائرۃ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ہم شعر دعانی الی سعاد * دواعی ہوی سعادت

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلا یا مجکو طرف معشوقہ شعاد کے اسباب محبت سعاد نے
اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دعانی امفاعیل لاسعادن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل ن اسعادی
فاع لاتن ہم وصدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا و نون مفاعیلن مراقبہ یا
و در عروض کہت نیز روا بود و مفاعیلن شاید کہ بخرم اخرب یا اشتر شود و صدر او
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا و نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونون کا ہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا
لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کہت بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر
شعر مین کہت آئیگا آخر الہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب یعنے
مفعول یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے ہم
واما بفارسی اصناف ش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف کنند وارکان
مکفوف یا موقوف بود یا اخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند
و گفتہ اند بیست و ہفت وزن مستعمل است واما دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مفاعیلن
فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل فاع لات
اور مکفوف یا موقوف یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضرب بتلاتے
ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے ہم مضارع مکفوف عروضیان
این نوع را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر دہ وزن آمدہ است مثمن و
دو مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست مضارع مکفوف عروضی اس نوع کی
چار عروض لاتے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلات یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن و اور مقصور مفاعیلن سے
یعنی فعولان یا محذوف اوسکا یعنے فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ فتامل اور اسکے
ضربین لاتے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلات ایک اور محذوف اوس

بحر مضارع

فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے یعنی
اور مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چہار اور محذوف اوس سے
یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چہ اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی فاع
آٹھ۔ صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہمہ شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف مثمن
و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زائد از ہشت گردد تمّم کلامہ قائل اور عروضیون نے
کہا ہے کہ یہہ نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو
مثلث اور تفصیل یہہ ہے مثمنات اعروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
مینگو نہ بیت نگار آفتاب روی و شراب آفتاب بخت ۂ دلت نگسل از نگار و دین
نگسل از شراب ۂ ت مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
نگار آف مفاعیل تاب روی فاع لات شراب آف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت
نگس مفاعیل لز نگار فاع لات و دین نگس مفاعیل لز شراب فاعلان ولت نگسل از نگار
ای دل اپنا نہ دو تھا معشوق سے ہم سب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است
ت ۂ دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ہم ح ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ
ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور ست ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است
نہ مجموعی مثالش بیت تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی ۂ ازیراکہ ہیچ ہمچو جانم نکندی
ت ۂ تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہہ سہو ہے
اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس جہت
سے کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین
مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تو گوئیم مفاعیل مرا کاز چ فاع لات
چنین مستمندی مفاعیل فعلن ازیراک مفاعیل ہیچ ہمچو فاع لات نہ جانم نہ مفاعیل

کندی فعلن هم مسدسات هر عروض مقصور یا محذوف شد وضرب مقصور بر اینگونه ست
بماندم ز عاشقیست چنین زار * کنون بر من ای نگار ببخشای ست مسدسات چوتھا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی
مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیست فاع لات یعنی زار فعولان
کنون بر من مفاعیل ای نگا فاع لات ببخشای فعولان هم ۵ عروض همان وضرب محذوف وحکمش
همان است ست پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین هم مربعات ۶ عروض و
ضرب هر دو سالم بر اینگونہ بیت چہ کردم تا بگوئی * کہ بر من چنین بکینی ست مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چہ کردم مفاعیل تا بگوئی فاع لاتن کہ بر من مفاعیل چنین بکینی
فاع لاتن او بکینی ای بکینہ هستی هم ۷ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر اینگونہ
بیت نہ بینی کہ عشق یار * بمن دست بر گشادست ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل بر گشاد فاع لات
هم ۸ عروض همان وضرب محذوف ست آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین هم مثلثات ۹ طلا
این وزن را عروض نباشد وضرب مجبوب آید وازین نوع شعر در از گفتہ اند چہار چہار
گفتہ اند از آن سہ بر یک قافیہ وچہارم را قافیہ دیگر ومطربان بعضی آنرا پارسی بار بخوانند
وبعضے جادو راه مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل * واگر اسکن کنند چنین شود شعر
بنا مردمی چرا کوشی ست مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گر گئی مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر دراز تر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اونہین سے

ہین ایک قافیے پر اور پچھلے کا قافیہ دوسرا ہو اتفاق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی باربد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا تھا اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادو راہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی ہے دل از یار سنگدل نگسل چہ تقطیع
یہ ہے دل ز یار مفاعیل سنگ دل ب فاع لات نگسل فعلن اور اگر مسکن کرین یعنی اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لا
تن فع ہو مثال مرقومہ متن سے تقطیع یہ ہے بنا مرد مفاعیل چراکو فاع لاتن شی فع
نا مرد [illegible] متن مین [illegible] حاشیے مین بھی لکھا ہے مثال هم سی ہین وزن و ضرب
ازل ہم مسکن [illegible] شعر زیر ایچنین گوید [illegible] بدانکہ مضارع موفور [illegible] دیگر
متاخرین متروک است [illegible] دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل ہے
مفاع [illegible] اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب [illegible] مین حذف و قصر کیا مفا
[illegible] مسکن [illegible] مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جاے مثال اوسکی [illegible] متن ہے اور لفظ از ہر اشعار
مذکور مین بمعنی از جہت ہے اور زیر بتخفیف اوسکا ہے خواہ زیر اصل ہو اور الف [illegible]
آئندہ [illegible] زیر [illegible] اول و یاے مجہول مزید علیہ زیر بمعنی از جہت برہان سے
[illegible] تقطیع یہ ہے [illegible] مفاعیل [illegible] فاع لاتن یا فاع اور معلوم ہو
[illegible] مضارع موفور [illegible] متاخرین کے متروک ہے مضارع اخرب عروضیان
زین نوع [illegible] یازدہ ضرب آوردہ اند [illegible] نوع آمدہ است
[illegible] تفصیل ہے مضارع اخرب عروضی اس نوع کے
[illegible] ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلات مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور [illegible] محذوف مقصور ہے اور فاع [illegible] موقوف یا فع مجبوب
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضربین
لا سکے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلات مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

کہتے ہین اور رده محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل مجبوب اور کہا ہے
دستره نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے قسم مثمنات
عروض وضرب ہردو سالم برانگونہ بیت فریاد من ز عشق پریچہرہ سمن بر باد گر عشوہ عمر
بر ود نیاید شبی بسر ور *** وچون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود وچہار خانہ میرین وزن
خوش آید بیت مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی
مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے فریاد مفعول من ز عشق فاع لات پریچہر مفاعیل اسمن
فاع لاتن کر عشو مفعول عمر بر دفاع لات نیاید شی مفاعیل بی بسر ور فاع لاتن لفظ ور شعر
میں زائد ہے اور بعضے نسخون مین بر ور با ضافت ہے یعنی نزدیک دروازه اور اگر مسکن ہو
یعنی تار فاع لات میم مفاعیل سے ملے بہ تسکین اوسط مفعول فاع لاتن چار بار ہوا اور یہہ
اس وزن مین خوش آینده ہوتا ہے مثال یہہ ہے بیت از تو وفا نیاید دانی که نیک دانم
وزمن جفا نخیزد دانم که نیک دانی *** دوم ب عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور
شعر یاران من جوان رفیقان من جوان *** اندوه تو بکرد مرا ای نگار پیر ست دوسرا
عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت
مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
مفاعیل منجوان فاعلان اندوه مفعول تو بکرد فاعلات مرا ای مفاعیل نگار پیر فاعلان
سوم ج عروض همان وضرب محذوف وحکمش همان است ست تیسرا وزن عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون
وزن ایک ہین هم در عروض وضرب ابتر گفته اند وسهو ست چه محذوف مقصور ست مثالش
بیت دانی که از چه عمر گذارم باندوه *** زیرا که تو ز انده من شاد مانی *** ست چوتھا وزن
عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن مستفعل مین وتد مجموعی نہین ہے
مفروقی ہے پس یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

فاع ل رہا اوسکی جگہہ پر فعلن لاتے ہیں مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے وانیک مفعول
ازنجیمہ فاع لات گذرست مفاعیل اندہ فعلن زیراکہ مفعول تو زاند فاع لات ہمن شاد
مفاعیل مانی فعلن هم ہ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف
پراگنگونہ بیت گلنار زرد ہیچ شہ چینیان ٭ دیبای سبز وار دو زین کمر ٭ و اینستی کہ ضرب مجبوب موقوف را ورای
گردندی بر قیاس گذشتہ ت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب سے دونون سبب جب سے گر گئے
اور عین ساکن ہوا وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب سے دونون سبب جب سے گر ے اور عین کشف سے فع ہوا اور
ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زرد
ہیچ فاع لات شہی چینیان مفاعیل یان فع دیبای مفعول سبز وار فاع لات و زر زیک مفاعیل
ضرفع اور عروضیون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
بر قیاس گذشتہ هم مسدسات و عروض وضرب ہر دو سالم مثالش شعر باد بہار و بادہ
شبگیری ٭ بوی بنفشہ و سمن و خیری ت مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد بہ مفعول ہار باد
فاع لات شبگیری مفاعیلن بوی بنف مفعول شہ و سمن فاع لات و خیری مفاعیلن شبگیر
یعنی صبح و سحرگاہ نسبت ہے اور خیری بالکسر بیا معروف بر وزن پری اور قسمین اوسکی
بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو بھی کہتے
ہین بر ہان اور بہار عجم ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے هم ز عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور پر اینگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ بیندیش ٭ وز باندہ ہنوز کن یاد
ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفتہ ہیچ فاع لات بیندیش
فعولان وز باندہ مفعول ہنوز فاع لات کن یاد فعولان هم ح عروض ہمان وضرب
محذوف مثالش ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور
ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین هم ط
عروض وضرب ازل بر ینگونہ شعر مانند روی خوب نگار ٭ تا بد شب چہاردہ ماہ ٭ (۲)

ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف وقصر شعر مثال کا
رقومۂ متن سے معنی یہہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع بیت
اند مفعول روسے خوب فاع لات نگار فعول تابدش مفعول سنبلہ چہار فاع لات وماہ فعول
م می عروض ہمان وضرب مجبوب وہمان وزن است ت دسوان وزن عروض وہی
یعنی فعول اور ضرب مجبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور یہہ وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون
ایک ہین هم یار کنی کہ بجای عروض ست نہ ازان قبیل است کہ رکنی کہ بجای ضرب است
پس معقد است وضربش مجبوب موقوف بر بنگو نہ شعر تاکی بوہم بماندہ دیتمار عشق آن جب
نامہربان ۔۔ واگر ہمہ اوساط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر شود بر بنگونہ شعر سروی ۔۔ بالا
رخ سیب وسیم دندان لب نار روان ۔۔ ت گیارہوان وزن جو رکن کہ بجاے
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن
بنا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن اخیر
یعنی مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنی
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کو بیا بہ بین ۔۔
بر تخت سلیمان رستمین ۔۔ بنشش بدل دیو ودام وود ۔۔ برہم زدہ صفہای حور عین ۔۔
بر وزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین
مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے یعنی گویا کہ یہہ ایک ہی مصرع ہے
کسواسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ
وقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ
خود فرماتے ہین کہ ضرب اوسکی مجبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن ہے تقطیع بیت
مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہے تاکی بو مفعول وہم باند فاع لات ہتیمار مفاعیل عشق ار
فاع لات تنامہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اوساط متحرکات کو مسکن کرین یعنی مفعول
فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہ تین متحرک جمع ہوئے ہین اور اگر

اور ساکن کرین لپس رکن یہہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہہ صورت کچھہ اول سے بہتر ہی پس بیت سروسہی ببالا نخ سیمینہ سیم وندان لبنای وان
جیوہر قومہ متن سے تقطیع اوسکی یہہ ہے سر وپس مفعول ہی ببالا فاع لاتن نخ سیمینہ
مفعول سیم وندا فاع لاتن لب نا مفعول وان فاع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ لکھا ہے
ح قولہ مجبوب موقوف دریجا محقق ازل باید زیراکہ اصل رکن ضرب دریجا مفاعیلن وقد
مجبوبی است وقف بر وتد مفروقی واقع شود پس وقف دریجا گنجایش ندارد تم کلامہ
دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش تا کیب مفعول دم با فاع لات ہلتیا مفاعیل نشتاء
مفعول تیمہ فاع لات بان فاع واین خلاف قرارداد مصنف علام است زیراکہ اوالف
ونون ساکن را کہ در آخر مصرع افتد باز ائد یکحرف می شمارد پس مجبوب مکشوف باشی فرمود
تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش سر وپس مفعول سہی ببالا فاع لاتن نخ
سیمینہ مفعول سیم وندان فاع لاتن لبنا مفعول وافع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہہ ہے
ح والف تا مہربان در تقطیع سے افتد واین عیب است تم کلامہ قائل ھیچ عروض
ہمچنان وضرب مجبوب مکشوف ووزن ہمان است بارہوان وزن عروض وسیطرح
یعنی رکن عروض آدہا آوے رکن ضرب آدہا آوے شعر مقعد اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع
فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ھم رباعیات تیح عروض
وضرب سالم میگوید بیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد تیرہوان وزن عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے آمد ب
مفعول ہار خرم فاع لاتن وقتی کہ مفعول اندر آمد فاع لاتن ھم یک عروض سالم وضرب مقصور
میگوید بیت ای دلبر نگارین باما بکی لباز ہست چودہوان وزن عروض وضرب سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلات بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ای دلب مفعول رہی نگارین فاع لاتن باما بی مفعول کی لباز فاعلان ھم یہہ عروض سالم
ضرب محذوف وبکلمش ہمان است پندرہوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ھم

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور بر اینگونہ بیت ای یار دلربای چہ یکی بار بہی
باز ست سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومۂ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اے دلربا ایک بار ہمارے سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے لے یار مفعول
دربای فاعلات سیکے بار مفاعیل ہی بساز فاعلان ہم نیز عروض مانند شانزدہم و رکن
سوم موفور اما ضرب محذوف و این دو ضرب استحقاق الفراد ندارد و چہ تفاوت با دو وزن
مذکور بہ تسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست ستا سترہوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب اما ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم و ہفتدہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتیین ہین یعنی اوزان جدا گانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت سا تہہ دو وزنون کے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور بتحریک اواسط متحرکات ہے اور بس بس
حقیقت مین وہی ہین ہم و این چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران
متروک است و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قدما موفور و اخرب ہم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت جوانی گسست و چیرہ زبانی طبعم گرفت نیز گرانی
ت اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدما نے موفور
یعنی مفاعیل اور اخرب کو ملایا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے بیت مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے جوانیک مفاعیل سست و چیر فاعلات زبانی فعولن طبعمک مفعول
رفت نیز فاعلات گرانی فعولن ح قولہ بعد از وزن سوم درینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیرا کہ پانزدہ سہ ہجدہ می شود و ہمگی اوزان درینجا ہفدہ است
تمکلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑہ کر ایسا اعتراض لکھنا یعنی چہ اور اگر کتاب مین پانزدہ
کا لفظ بعد کو بعد پڑہا ہے تاکہ نہونا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے تم مقتضب
این بحر تا زیان خاص است و اصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار است

ومجزو بکار دارند واورا یک عروض و یک ضرب ست هر دو مطوی مزین وزن اندیشہ
این ست مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہے اور مقتضب اقتضا سے ہے یعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن دو بار ہے اور مجزو استعمال
کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنی مفتعلن پس وزن اسکا
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے شعر اَعْرَضَت فَلَاح لَہَا ؛ عارضان کالبرد
ست شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
ہوئے اوسکے دو رخسارے مثل تراولے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجائے
اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلات
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کالبردی مفتعلن اور برد اوتین ہین یعنی ژالہ و تگرگ کذا
فی الغیاث هم در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات دو دوش مراقبہ باشد پس هر دو مخبون
مطوی نشاید ست اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے
پس دونون رکن صدر و ابتدا مین مخبون مطوی نہ چاہیے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات
دونون کا معًا جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات
نہوگا یا فاعلات ہوگا یا فعولات هم و بپارسی بہ تکلف امثلہ آوردہ اند برانگونہ بیت
ترک خوبروی مرا ؛ گو چرا نہ خوش نفسی ؛ وضرب بذال معری و مسکن ہم وا باید داشت
بر قیاس دیگر اوزان ست اور فارسی مین بتکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن
تقطیع اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات رومی مرا مفتعلن گوچرا نہ فاعلات خوش نفسی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین بیت سرو گلعذار منی ؛ فصل نو بہار منی
من اگرچہ تنگ توام ؛ عزو افتخار منی ؛ بر وزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور
اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین نہ رہے جیسا کہ یہہ
شعر ہے شعر وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ؛ حاصل حیات ای جان یکدم ست تا دانی
؛ اور کبھی حشو مین مطوی ساکن مسبغ ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر ہے شعر در فراق او مہری
قرض کرت گشت بہار ؛ بہتوان پند آورد وزر اکسے چہ کند ؛ چونکہ رکن دوم مصراع ثانی مفعولان ہے

مجتث

اورضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا
رکھتے ہین مثل اور اوزان کے ہم **مجتث** این بحر در بحر و لغت مستعمل است و بتازی
و اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار باشد و مجزو بکار دارند و یک
عروض و یک ضرب ہر دو سالم داور ایک وزن باشد و مثیش اینست مجتث لغت
مین بمعنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی
دائرہ تازی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہر دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین
ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہی بیت
اوسکی یہہ ہے شعر اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيصٌ ۞ وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ ۞ و در ارکان
خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ در وی خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم
دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود شعر چنانکہ مرقوم شد ہے
معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن من مس تفع لن ہا خمیصو فاعلاتن ولوجہ مث مس تفع لن
للہلالی فاعلاتن اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات
اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا
فعلاتن کے نہیں ہے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے
یعنی لن فا اور تن فا ہین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونونکو
صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احدہما جائز بود
تم کلامہ فتامل اور ضرب مین تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے ہم اما
بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال
کردہ اند و گفتہ اند کہ در این بیخ عروض و نہ ضرب است و سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن
و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مخبون بکار دارند و تفصیل اینست لیکن دائرہ
فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چہار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع
استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مخبون اور فعلان مخبون مقصور

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مخبون
محذوف مدروس یا فع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور نو ضرب ہین فعلاتن
مخبون اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو
ابتر لکھتے ہین اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدروس اور فع
مخبون محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزنون مین
آئی ہے سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتے ہین اور تفصیل یہ ہے
مثمنات ا عروض و ضرب ہر دو مخبون برینگونہ **بیت** اگرچہ حیلہ فروشی وگرچہ
چرب زبانی * سپاس دار خدا ایم کہ تو بجملہ مرائی * **ت** مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین
کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر خدا کا یا شکر گزار خدا ہون ہین کہ تو ہمہ جہت
واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لہ فروشی فعلاتن وگرچہ چرب مفاعلن
زبانی فعلاتن سپاس دا مفاعلن رخدا ایم فعلاتن کہ تو بجملہ مفاعلن مرائی فعلاتن **م ۲**
عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور برینگونہ **بیت** زہر چہ بیست
ترا با من ای گزیدہ نگار * بجای نرم درشت و بجای وصل فراق * **ت** دوسرا وزن عروض
مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زہر چی مفاعلن ستر ایا فعلاتن
منی گزی مفاعلن دہ نگار فعلان بجای نر مفاعلن مدرشت و فعلاتن بجای وص مفاعلن
لفراق فعلان **م ۳** عروض ہمچنان و ضرب مخبون محذوف و بحقیقت ہمان وزن ست
ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن
اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کس واسطے کہ زیادت یک حرف مغیر وزن
نہین ہے **م ۴** عروض ہمچنان و ضرب ابتر گفتہ اند و این سہو ست مخبون محذوف مسکن
می باید چہ خبن در ہمہ ارکان لازم ست و این استحقاق افراد نیست مثالش **بیت** تو مردان
کہ روزی منفود یابد اگرچہ کسے زیادی در آید سری بجنبانی * **ت** چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن دو ضرب ابتر عروضیون نے کہی ہے اور یہہ سہو ہے مخبون محذوف
مسکن کہنا چاہیے اسواسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے
ابتر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین ہو سکتا اور اسکی استحقاق الفراد نہین یعنی وزن علے الگانہ نہین ہے
بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سرجنبا نیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے
مرد امفاعلن نکر وزی فعلاتن نعوذ بل مفاعلن اہکر فعلن کسیز یا مفاعلن اور اید فعلاتن
سری یا بجن مفاعلن یا بی فعلن ؁ عروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع
برا ینگونہ **بیت** مرا دلی ست کہ دائم ستم کند بر من ٭ چہ بودی ار ستم از ستمگر آمدی ٭
ت پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون
محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا
مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرا دلی مفاعلن
سک ایم فعلاتن ستم کند مفاعلن بر من فعلن چہ بو دیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر امفاعلن
مدی فعل ؁ و عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مخبون محذوف مدروس
برا ینگونہ **بیت** دل بر آتش و چشمی پر آب دارم ہمہ از ان کہ با من بد خو شدہ ست جانان
ت چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنی
فع اور ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دلی پر امفاعلن تش چشمی فعلاتن پر اب دا مفاعلن رم فع از کہ با مفاعلن من بد خو
مفعولن شدہ ستجا مفاعلن نان فاع ؁ تقطیعش دلبر امفاعلن تش چشمی فعلاتن پر ابدا مفاعلن
رم فع از کہ با مفاعلن من بد خو فعلاتن شدہ ستجا مفاعلن نان فاع و اینہم خلاف قرار داد
مصنف علام معلوم میشود زیرا کہ او الف و نون ساکن را یکحرف می شمارد پس ضرب
مخبون محذوف مطموس گشت بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے
لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بحر دائرے سے نکلجاتی ہے وہان بجای یکحرف لینا چاہیے بو اقی بین اختیار رہیہ
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضا بار بار لکھتا ہے

یا وصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہیں سمجھا کہ من بدخوکو بروزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت
اور غیر اضافت میں تمیز نہیں رکھتا ہم زحروض ہمان وضرب مخبون محذوف مطموس وزن
ہمان است وگفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید واین سہ وزن آخر بہ نزدیک شاعران
سہو پرست ست ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مخبون محذوف
مطموس یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیون نے کہ یہہ دونون وزن مسکن
خوش آتے ہین یعنی بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال بیت اگر
کشائی تاری زسنبل تر ہمیشہ آید بوی صبا معطر بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع
اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے
متروک ہین ہم مسدسات ح عروض معری وضرب مذال برانیگونہ شعر دلم ببردہ ای
یار بی بہا بہا بیار ولیان رابمن سپار ست آٹھوان وزن عروض معری یعنی مخبون
معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے دلم ببر مفاعلن دہ ای یا فعلاتن ربی بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن ر لبارا
فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہہ ہین کہ ای یار دل میرا لیا ہے تونے بوسہ لب قیمت
ہین دے ہم ط ہر دو معری وہمان وزن است ست نوان وزن عروض اور ضرب دونون
معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور یہہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے
ہم مربعات ی عروض وضرب ہر دو مخبون برانیگونہ بیت بحق خوبی رویت
کم از غمان برہانی ست مربعات دسوان وزن عروض وضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بحق خو مفاعلن بیرویت فعلاتن کمزغما مفاعلن
برہانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم اختصار کہ مرکا اور غمان یعنی غمہا ہم یا عروض
ہمان وضرب مخبون مقصور برانیگونہ بیت منم زیار بحسرت منم زعشق بجورت
گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم زیا مفاعلن ربحسرت فعلاتن منم زعش مفاعلن
قبجو فعلان ہم یب عروض ہمان وضرب مخبون محذوف وہمان وزن است ست بارہوان

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی
یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے **هم تج** عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب
مخبون محذوف و ہر دو مسکن روا بود براینگونه **بیت** تو آگہی صنما که من چه غم خوردم
ت تیرہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلات یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب
مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فعلن که من چه غم مفاعلن خوردم فعلن **هم** و جملہ مسدسات و رباعیات
بنزدیک متاخران نامستعمل است و تسکین در ہمہ مواضع روا بود و در صدر و ابتدای این بحر خرم
روا نه بود چه مبادی (آغازہا) وتد مجموع نیست ہر چند بران وزن ہست ازان جہت که از دو سبب خفیف
بعد از خبن وزن وتدی باقیمانده است و از قدما بعضی بنا و بیتی آورده اند که صدر او اخرم است
و بعضی از متاخران وزنی دیگر آورده اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار و آن خلط مشکول
با سالم میتواند بود براینگونه **شعر** بدان ای ملوکی که ہر دو جہان با مرش شدند ز ہیچ چیزی
بگفتن کاف و نونی این ست اوزان دائرہ مشتبہہ **ت** اور جملہ مسدسات اور رباعیات
نزدیک متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین اوسط سبب جگہہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اسواسطے که مبادی وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین
آتا ہے ہر چند اوس وزن پر بہت ہے که اصل مین دو سبب خفیف تہی یعنی مس تف اول کن مین جب اوس مین خبن ہوا اوس
وتد ہوگیا یعنی مفا لگر وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے بعضے ایک بیت بنا کر لائے ہین که
صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن
چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھہ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہوسکتا ہے شعر
مثال کا مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بدان ای مفاعل ملوکی فاعلاتن که ہر دو ج مفاعل
ہان با مرش فاعلاتن شدند ز مفاعل ہیچ چیزی فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف و نونی فاعلاتن
یہہ ہین اوزان دائرہ مشتبہہ کے **هم متقارب** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش
در دائرہ فعولن ہشت بار باشد و بتازی وافی و مجزو بکار دارند و او را دو عروض و چہار ضرب است
و بر شش وزن آمده است چہار وافی و دو مجزو و بیتہایش این ست یہہ بحر عربی اور

فارسی مین مستعمل ہو اور اصل اوسکی دائرے مین فعولن آٹھہ بار ہے اور تازی مین وافی اور
مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف اور چار ضربین
ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور یہہ فرق نون پر آئی ہے چار وافی اور
دو مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم شعر فاما تمیم تمیم ابن مر ٭ فالفاہم القوم روبی
نیاما ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است بیت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے روبی رائب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع
نایم بمعنی خوابیدہ یعنی یہہ کہ فاما تمیم ابن مر کو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اوسکی یہہ ہے
فاما فعولن تمیم فعولن تمیم فعولن بن مر فعولن فالفا فعولن ہلقو فعولن مرؤبی فعولن
نیاما فعولن ٭ ب شعر و یاوی الی نسوۃ بائسات ٭ وشعث مراضیع مثل السعالی ٭
عروض سالم است و ضرب مقصور بیت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے بائسات مقلوب الیباس زنان بسن ایاس
رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس مین ہوتا ہے اور نہایت الارعب مین بائسات
بیایی موحدہ پڑہا ہے یعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنی پراگندہ مو غبار آلودہ اور مراضیع
جمع مرضع بمعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بحذف یا بمعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین کہ
جگہہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان مو گرد آلودہ شیر دہندہ کی مانند غول بیابانی
کے تقطیع یہہ ہے و یاوی فعولن الانس فعولن وتنبا فعولن اسائن فعولن وشعثن فعولن
مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول ٭ ج شعر واروی من الشعر شعرا عویصا ٭
ینسی الرواۃ الذی قد رووا ٭ عروض سالم است و ضرب محذوف بیت تیسرا وزن عروض سالم
یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین روایت
کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہو تقطیع
یہہ ہے و اروی فعولن منش شع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن ینسسر فعولن رروا ال
فعولن لذی قد فعولن رروا فعل ٭ د شعر خلیلی عوجا علی رسم دار ٭ خلت من سلیمی
و من میہ ٭ عروض سالم و ضرب ابتر و این چہار وافی است بیت چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف وقطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے گھر وخانہا سے ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سے
اور ہیتہ سے اور یہہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن بیوجا فعولن
علی رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومیمی فعولن یہ فع اور یہہ
چارون وزن وافی کے ہین م ٭ شعر امن دمنة اقفرت ٭ لسلمی بذات الغضا ٭
ہر دو محذوف ست ت پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاة نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ
نشان گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل
م و شعر تعفف ولا تبتئس ٭ فما یقض یاتیکا ٭ عروض محذوف وضرب ابتر ست
واین ہر دو مجزو اند ت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہو جو کچھ کہ
مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آئیگا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام محیات ہے
تقطیع یہ ہے تعفف فعولن ولا تب فعولن تئس فعل فما یق فعولن ضیاتی فعولن کا فع اور
یہ دونون مجزو ہین م وبطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود ودر عروض ہای سالم
قصر وحذف روا بود ودر صدر ثلم وثرم روا باشد کہ در ابتدا ہم بنادر استعمال کنند ت
اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنی فعول بضم لام حشو مین لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہای سالم مین
قصر یعنی فعول اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر مین اثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنادر اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین م
واما در پارسی وافی ومجزو ومشطور آوردہ اند وگفتہ اند کہ اورا دو عروض است وچہار ضرب
وبردہ وزن آمدہ است چہار مثمن وسہ مسدس وسہ مربع ت واما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مشطور لاے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور
اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع مثمنات
اعروض سالم و ضرب مسبغ برانگیزد بیت ببالا نگارا چو آزاده سروی * ولیکن برخسار
مانند گلنار * و این ناپسندیده است چه حرف آخر از دائره بیرون است ت مثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال کی مرقوم ہے جن
گلنار یعنی گل انار مراد ہے تقطیع یہ ہے ببالا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن دہ سروی فعولن
ولیکن فعولن برخسا فعولن رمانن فعولن د گلنار فعولان اور یہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ
حرف آخر دائرے سے باہر ہے ہم ب ہر دو سالم ت دوسرا وزن عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے بیت اگر سرو من در چمن جا بگیرد * عجب
باشد از سرو بالا بگیرد ہم ح عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ت تیسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال سے تو ہی
کافریدی زیکقطره آب * گهرهای روشن تر از آفتاب * ہم ء عروض ہمان و ضرب
محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکی است و شاہنامہ برین وزن گفته اند ت چوتھا وزن
عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال سے چو آیم بکوبیت یکن
سیمین * کہ ہی اختیارم درین آمدن * اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کے یہ ہین سے
بروز نبرد آن یل زورمند * بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند * برید و درید و شکست و ببست * یلان
را سر و سینه و پا و دست ہم و این وزن را پارسی گویان راه اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات
اعشی برین وزن است کہ این دو بیت ازان است شعر وکاس شربت علی لذة *
واخری تداویت منها بها * لکی یعلم الناس انی امرؤ * اتیت المعیشة من بابها *
ت اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خواندگی اسواسطے کہ
ابیات اعشی اس وزن مین ہین کہ وہ بیتین اوس سے یہ ہین شعر دونون مرقوم متن ہین

یعنی اونکے یہ ہین بہت کاسے پیے مین سے نے واسطے لذت کے اور بہت پیالے
نوش کیے پینے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا چکھا تاکہ جانین لوگ کہ
ایک مرد ہون مین کہ پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے سینے معیشت اوسکی اور دوا کی سو
اور تقطیع یہ ہے وکاسن فعولن مثر تہو فعولن علا لذ فعولن فہ تن فعل و اخری فعولن تداوی
فعولن تنہا فعولن بہا فعل لکی یع فعولن کمنتا فعولن شا تم فعولن رو فعل اثبیل فعولن معیشت
فعولن ہین یا فعولن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راد بمعنی پردہ سرود ہم مسدسات عروض
وضرب سالم بر ینگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ و دو سرخ ٭ کز و زرد گشت این رخانم
ت مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدا سر فعولن خ دو سرخ فعولن کز و زر فعولن
د گشتی فعولن رخانم فعولن ہم و عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور براینگونہ بیت
ازان خط مشکین یار ٭ شد آن ماہش اندر محاق ت چھٹا وزن عروض مقصور یعنی
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن سے
تقطیع اوسکی یہ ہے ازا خط فعولن طے مشکی فعولن نیا ر فعول شد ا ما فعولن ہش اندر فعولن
محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سے آیا ہے
بمعنی کاستن ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند
ان ایام مین چھپ جاتا ہے لطائف اور منتخب اور مدار اور کشف سے کذا فی الغیاث ہم
و عروض ہمان و ضرب محذوف و حقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی
فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم
اور ہفتم ایک وزن ہے ہم مربعات رح عروض و ضرب سالم بر ینگونہ شعر
عیان شد نہانم ٭ ز رنگ رخانم ت مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومہ متن سے نہانم یعنی راز نہان میرا از رخان رخسار کی
تقطیع یہ ہے عیا ن شد فعولن نہانم فعولن ز رنگی فعولن رخانم فعولن ہم ط عروض مقصور
یا محذوف و ضرب مقصور براینگونہ شعر توئی دل گذار ٭ منم دل سپار ت نوان وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی
مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہ سے ہے تا ہی دل فعولن گذار فعول منم دل فعولن سپار فعول ہم
بی عروض ہمان وضرب محذوف و بتحقیق ہمان است ؔ دسوان وزن عروض ہی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم اردو ہم ایک ہے
ح تقطیعش تا ہی دل فعولن گذار وفعولن منم دل فعولن سپار فعول تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ
تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور شعر
مین بھی ڈرا و لکھا ہے ہم و بہ نزدیک متاخران مسدسات و مربعات متروک است
و قدما اثلم در صدر یا در ابتدا بنا در بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است
ہر روزہ ور روز نم ؛؛ منکر فراوان و معروف کم ؛؛ و استعمال قبض در فارسی روا نیست ہیچ جہ
ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدما نے اثلم یعنی
فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے
بیت رودکی کی مرقومۂ متن ہے روز نم یا روز یم یعنی موسم برشکال و بہار منکر یعنی امر منکر
مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار س
فعولن تہر ر د فعولن زور ر وفعولن زنم فعل منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین
کہ وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض مین جیسے صدر اور
ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نہ چاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکھا ح مثال اثلم در صدر
و ابتدا بل در حشو نیز ؎ رفتیم و بردیم داغ تو بر دل ؛؛ صحر الصحر اسنزل بمنزل ؛؛ وزن
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ
ظاہر ہے کہ رفتیم و بردیم بر وزن فعلن فعولان با سباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال
قبض کی جگہہ یہ لکھا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک
رکنش مقبوض باشد و دیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر بر وزن ہجرت چہ چارہ سازم ؛؛

چو شمع دوش از تو میگدازم ٭ بر وزن فعول فعلن وبتقدیم اثلم نیز ع گرم بجوانی درم برانی ٭
دل حزین را بجای جانی ٭ بل ازین قسم بر شانزده رکن هم آمده مثالش جامی فرماید ع
زهی جمال تو قبلهٔ جان حریم کوی تو کعبهٔ دل ٭ فان سجدنا الیک فنسجد وان سعینا الیک نسعی
ودیگری گوید ع زهی دو چشمت بخون مردم کشاده تیر و کشیده خنجر ٭ رخ چو ماهت صباح
دولت خط سیاهت شب معنبر ٭ هر دو وزن فعول فعلن وبعضی مقبوض اثلم که آنرا اثرم گویند
با سالم نیز بترتیب جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش ع زلف معنبر بر مه رویت
تیره شب هست وادی موسی ٭ جامه صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا ٭
بروزن فعل فعولن وبعضی مقبوض اثلم در مثمن آرند مثالش ع ای سر زلفت غالیه سای ٭
وی مه رویت غالیه بیز ٭ بروزن فعل فعولن فعل فعول تم کلامه ظاہر ہے کہ یہہ سب
اوزان متقارب مین ہین اور عبارت محقق علیہ الرحمہ مین مخالفت اُنکی کہین نہین جسکی
مخالفت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا مضرعیب این بحر مستعمل نیست
وشعر برین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن هشت بار بود و مثال بیت سالم او بتازی چنین
باشد شعر جاریوا قومهم ثم لم یزعووا ٭ للصلاح الذی خیره زاهر ٭ ف غریب
یہ بحر مستعمل نہین ہے اور شعرا اس مین بہت کم پائے ہین اور اصل اوسکی فاعلن آٹھ بار ہے
اور مثال بیت سالم کی اوس سے عربی مین یون ہے شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین
لڑے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ
خیر اوسکی مسدود ہے تقطیع یہہ ہے جاریو فاعلن قومهم فاعلن ثم لم فاعلن یزعوو فاعلن
لصصلا فاعلن حلذی فاعلن خیرهو فاعلن زاهرو فاعلن هم ٭ هم مخبون ایراد کنند بر اینگونه
شعر واتیت جمیع مواطنها ٭ فاسفت لخیبة ساکنها ٭ ت اور مخبون بھی لاتے ہین
یعنی فعلن بتحریک عین آٹھ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین آیا مین اوسکے سب مواطن
مین پس افسوس کیا مینے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہہ ہے واتی فعلن
تجمی فعلن عموا فعلن طنها فعلن فاسف فعلن تبخی فعلن تبتا فعلن کنها فعلن هم ٭ و بمسکن نیز
ایراد کنند برینگونه شعر یا محبوبی ادرک روحی ٭ وارحم قلبی فاجلس عندی ت اور سب ہین

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین اتّحہ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہ ہین اے
محبوب میرے دریافت کر میری روح کو اور رحم کر میرے دل پر پس ہنچہ نزدیک میرے
تقطیع یہ ہے یا صح فعلن ابو بی فعلن ادرک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن غولیس
فعلن عندی فعلن هم و عروضیان این رکنہا را مقطوع خوانند و این سہو ست چہ قطع
جز در عروض و ضرب نیفتد و ہر سہ نوع یعنی سالم و مخبون و مقطوع خلط کنند ست اور
عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ
قطع سوا اسکے عروض و ضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعِلن ہجر یک بین اور مقطوع فعلن بسکون عین خلط کرتی ہین
هم و اما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال و معری ہم عروض ہم ضرب
و ضرب تنہا مذال و ہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال و معری و مختلط اما سالم با مخبون
و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بودست و اما فارسی مین قدما بہ تکلف اس بحر مین
شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معری اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مخبون اور مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی مین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا
درست ہے هم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو ٭ گر خطا می کنم دلبرا عفو
کن ٭ ست مثال سالم مثمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن می کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن هم
مثال سالم مسدس شعر سرخ گل بر درخ کشتہ ٭ لاجرم فتنہ گشتہ ست مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن کشتہ ای فاعلن
لاجرم فاعلن فتنہ ای فاعلن گشتہ ای فاعلن گشتہ یعنی پیدا کردہ هم مثال مربع سالم شعر
[illegible] گردت تنہا ٭ آفتاب از فلک ٭ ست مثال مربع سالم کی شعر مرقومہ متن [illegible] تقطیع یہ ہے

سجد گرد فاعلن دست تبا فاعلن اافتا فاعلن بز فلاک فاعلن ھم مثال مثمن مخبون و مسکن در پیشتر
آوردہ اند ت مثال مثمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے ہین عربی ہین اور فارسی مین
مثالین یہ ہین مثال مخبون سے چو درخت بنود گل باغ ارم ؛ چو قدرت بنود قد سرو چمن ؛
فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی یہ ہے مثال مسکن سے ہر دم بہشت و ارم زاری ؛ گر غم تا کے
زارم و زاری ؛ فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی ہے ھم و ہمہ مسکن را بہزج اخرب و رمل مخبون ہم
تقطیع توان کرد ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین تب اس
وزن کو ہزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کر سکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بر وزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض و الضرب فعلاتن
فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہو جائے ھم و باقی وزنہا اعنی مسدسات
و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحر ہای دائرہ منفقہ تفصیل بحور و اوزان
تمامی آن تمام شد ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت سے
دور ہین یہ ہین بحرین دائرہ منفقہ کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ تمام ہوئی ھم و معلوم شد
کہ در پانزدہ بحور کہ مستعمل عرب است جملہ عروضہا بیست و شش است و جملہ ضربہا پنجاہ است
و بر شصت و سہ وزنات آمدہ است و در دہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول عروضیان چہل و چہار
عروض و ہشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نہ وزن شعر گفتہ اند واللہ اعلم بالصواب
ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین جملہ عروض چھبیس ہین
اور جملہ اضراب پچاس اور تریسٹھ وزنون پر آئی ہین اور دس بحرون مین کہ مستعمل
عجم ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی ضربین ہین اور ایک سے
ننانوے وزنون پر شعر کہے ہین واللہ اعلم بالصواب ھم و باید دانست کہ این بحرہا
مؤلف را اصول مذکور [illegible] و شاید کہ اصلہا سے دیگر غیر آنچہ گفتہ اند تالیف کنند و از ان
اصلہا بحرہا مؤلف شود کہ در اشعار دیگر مستعمل باشد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکہ
بنا در لغت پارسی رکنی مذکور یافتہ می شود مؤلف از دو وتد و سببی بر وزن مفاعلاتن و
شعری دیدہ ام از تکرار این رکن چہار بار کہ عین آن شعر بر یاد ندارم اما بر این منوال بود

بیت اگر بدانی کہ سنے تو چو نم ٭ مرا درین غم روا نداری ٭ وازمستفعلن مخبون مرفل برین
وزن باشد و از متفاعلن موقوص مرفل ہمچنین ست اور جاننا چاہیے کہ یہہ بحرین مؤلف
اصول مذکورہ سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلونکے تالیف کرین اور ان
اصلون سے بحرین مؤلف ہون کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہو
یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی یعنے
ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اسکا وزن
مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے یعنے اس رکن کی
تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بی تو چو نم ٭
مرا درین غم روا نداری ٭ تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کہ بیتو چو نم مفاعلاتن مرا دری غم
مفاعلاتن روا نداری مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن
اور متفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضمر مخبون
ہم و نیز از بحری کہ اوراینہ بزبان پہلو یان بحر میگویند و شبیہ است بہزج مسدس سالم
(خشم گویانی زبان پہلوی ۱۲)
رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن و گاہ سالم بکار میدارند
و گاہ مخبون بر وزن مفاعیلن و گاہ مطوی بر وزن فاعلاتن و ہر سہ با یکدیگر خلط میکنند و
دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش بیت فرود آگہ عرض بی
لشکر وزن پی ٭ بمیان و دست اہل انجمن پی ٭ ہمہ گرد آورد بیر و جوان را ٭ آنچہ من کردہ
پی زیر ہج ہمن پی ٭ صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مخبون و ابتدای
بیت دوم مطوی و امثال این بسیار است اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول
اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اورامن زبان
پہلوی اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور امن بضم اول اور
سکون نون اور اورامین بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیونکا ہے
اور شعر اوسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے لکھا ہے بیت لحن اورامن
و بیت پہلوی ٭ زخمہ رود و سماع خسروی ٭ اور ایک وجہ کا بھی نام ہے مضافات اور

تو ربع جو سقان سے مشہور باورامہ چونکہ مغنیا گروہان کے ساکن نے یہہ خوانندگی وضع
کی باورامن مشہور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی
مخبون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو بایکدیگر خلط کرتے ہین
اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان
یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی بیت جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور مین فرداگہ بمعنی
فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور پی لشکر یعنی پای لشکر اور وژن بمعنی کثافت اور
نجاست مراد خرابی پی ورپی ہے اور دوسرا اہل انجمن پی یعنی ورپی درئیس اہل انجمن
اور برج بمعنی زینت اور بن پی امی درپی من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی
مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتدا اسے
بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فرداگہ مفعولاتن عرض بیلشکر مفاعیلن
وژن پی فعولن میانی دو مفاعیلن سدہی اہلی مفاعیلن جمن پی فعولن ہمہ کردم مفاعیلن
ور دہیر مفاعیلن جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن بنیر برج مفاعیلن بن پی فعولن اور مثل
اسکے بہت ہین ہم و غرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم
محصور است نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب واللہ اعلم
بالصواب ست اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور
جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے
ہمنے موجود ہین بحسب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین
واللہ اعلم بالصواب **فصل ہشتم** در تغیر بزیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از
تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر بزیادت را کہ آنرا اخرم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردیم
و آن بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و برکنی و بحری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب
این موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد
اخرم بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش بتازی امرء القیس گوید
شعر وکان ثبیرا فی عرانین وبلہ ٭ کبیر اناس فی بجاد مزمل ٭ بر بحر طویل است

از وزن دوم و او خزم است **فصل ششم** بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا ایسے تغیرات جو پہلے بیان کیے ہین اون مین ایک تغیر زیادت بھی ہے
اور اسکو خزم کہتے ہین کسی جگہہ مثال اوسکی نہین لاتے ہین وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھہ خاص نہین اور یہان اوسکو اسلیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خزم اکثر ایک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرء القیس کی ہے مرقومہ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
عرنین سر بینی مراد اول چیز وبل جمع وابل بمعنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ ہے گلیم مخطط پیچیدہ سے
تقطیع کان فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نو بلہی مفاعلن کبیر فعول اناسن
فی مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خزم کا ہے ح خزم در اصل
اندر افتادن حلقہ در بینی شتر است و وجہ مناسبت ظاہر حکم کردن حرفی یا کلمہ را خزم یعنی
بران است کہ بدونش وزن شعری درست شود ولا نشاید تم کلامہ قائل اور کبھی یہہ زیادت
مصرع دوم مین ہوتی ہے بیت تالله یا ظبیات القاع قلن لنا ءَ لیلای منکن
ام لیلی من البشر بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم مین خزم ہے وزیادہ ازین ہم آوردہ اند تا یک کلمہ
از چہار حرف وآن نادر است ومثلش این ست شعر اُشدُد حیازیمک للموت
فانّ الموت لاقیکا ولا تجزع من الموت اذا حلّ بوادیکا بر بحر ہزج است اول
دکلمہ اشدد خزم است اور زیادہ ایک حرف سے بھی لاتے ہین چار حرف تک
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہوا اوسمین
حیازیم جمع حزام بمعنی کمر بند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنی یہہ ہین باندہ کمر بند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نہ ڈر موت سے جسوقت

وارد ہوا تیری وادی مین تقطیع یہہ ہے حیا نسیم مفاعیل کلموت مفاعیل فاتنلو مفاعیلن لا ادیکا مفاعیلن و لا تجزع مفاعیلن ملموت مفاعل اذا خلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر ہزج ہے وزن نزول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے **شعر** قد فاتنی الیوم مرتجد لبتیک حد ما لست مذ رکہ ❊ بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو ہے اور قدم خزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی **بیت** اذا حذرت شبلی ذکرتک ❊ یا یار کیما یذہب الحذر ❊ بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو اور کلمہ اذا خزم ہے هم دو در پارسی هم بیک حرف قدما آورده اند بعضے در اول مصراع اول برا اینکہ رودکی گوید **بیت** جعد ہمچون لوزد آب بباد ❊ گویا آنچنان شکستی ❊ میانکش نا کاسہ سایہ موئی ❊ گوئی از یکدگر گسستی ❊ بحر خفیف است از وزن ہفتم و میم خزم است در اول بیت دوم **ست** اور فارسی میں بھی بیک حرف قدما لائے ہیں بعضے اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت دوم مین اور لوزد آب جعد مع آب تقطیع یہہ ہے جعد ہمچو فاعلاتن لوزداا مفاعلن بباد فعلان کو ایار فاعلاتن غبا سکشن مفاعلن نستی فعلن یا نکش نا فاعلاتن زلکچسا مفاعلن یا موی فعلان گوئی از فاعلاتن دگرکسس مفاعلن نستی فعلن هم و بعضے در اول مصرع دوم هم گفته اند چنانکہ مرادی گوید **بیت** از خشم و گنج چہ فریاد و سود ❊ کہ مرگ کند بر تن تو تاختن ❊ بحر سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البتہ استعمال خزم نمی کنند واللہ اعلم **ست** اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے کہا ہے **بیت** مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے از خشمو مفتعلن گنج چفر مفتعلن یاد و سو فاعلان مرگ کند مفتعلن بر تنتو مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع ہے وزن دوم ہے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم بیت خزم ہے اور متاخر البتہ استعمال خزم کا نہیں کرتے تھے واللہ اعلم بالصواب **فصل ششم** در ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم ازان جهت نهاده اند که
عرب بیت شعر را بخانه تشبیه کرده اند چه بیت خانه باشد و خانهٔ ایشان خیمه باشد و خیمه
برسن و میخ قائم شود و فاصله جدا کننده باشد بعضی متحرکات متوالی را بساکن از دیگر
متحرکات جدا کنند ت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جہت سے رکھے
ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے ھم و اما بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی
نام کرده اند که بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور که در دائره بیست و چهار حرف است
هیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی
اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین ہے
کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ھم و بعد ازان سہ بحر اصل بحر وافر
و کامل بیست و یک حرف است و ہرچند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت ازان
زیادت است پس ازین جہت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردند ت اور بعد انکے
یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین
ایک مصرع مین اور ہرچند برابر اور مسبعات کے ہین لیکن حرکتون مین اون سے زیادہ ہین
کہ ان مین تیس ۳۰ حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس ۲۴
حرکتین ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا ھم و ہزج
آواز سے را گویند کہ تا برسنے باشد و این اسم از جہت نکوی بحر برو نہادہ اند و رجز
سنجی را گویند که پای شتر را بلرزاند و گفته اند موضع نشستن باشد بر شتر از ہودج
خرد تر و این اسم از جہت اضطراب اجزا و بسبب تقارب حرکات بالسبب کوتاہی ست

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
و این اسم از جہت روانی وزن نہادہ اندت اور ہزج آواز با ترنم کو کہتے ہین اور
ترنم بمعنی سرود اور خوش آوازی ہے اور یہہ نام اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوئی کے
رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پانی شتر کو لغزش مین لاتا ہے اور یہہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب
اضطراب اجزا اسکے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے
کہ عرب مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی شتاب رفتن ہے
یہہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ھم و سریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرحہ تیز رو باشد
و انسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پایہا از ہم باز نہد و منسرح را این نام
بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دو رکن او کہ بر وزن مستفعلن ست از یکدیگر بر کن
مفعولات جدا شدہ اندت اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کے اوسکے تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سے ہے
اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و انسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاؤن یکدیگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اوسکے مستفعلن یکدیگر سے برکن
مفعولات جدا ہوسلئے ہین ھم و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بریدن است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب از ان جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بآن سبب کہ وزنی مرتجل است ت
اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
وسخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے
مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور
بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ ہم و
مجتث از بن برکندہ باشد بگویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوی این بحر را از خفیف باز
برکندہ اند ومراد مصنف چنان ہست کہ مقتضب ومجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند
کہ عرب جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا از بن
برکندہ اندست اور مجتث بمعنی از بن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہ بحر خفیف سے
برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مستفع لن درمیان دو
فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو مقصود ایسا ہے کہ مقتضب
اور مجتث کے اسما جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے
پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را از جہت تقارب اجزا وکوتاہی
ارکان متقارب گفتہ اند وغریب را از جہت قلت استعمال ورکض الخیل زدن اسپ باشد
بپای کہ بر پہلوی او بجنبانند واین بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بہ تکلف است وبحر را از جہت اشتمال او بر وزنان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اتساع
وسعت وتعمق کندست اور متقارب کو جہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو جہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہے
اوس قدم سے کہ اوسکے پہلو پر لاتین یعنی مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے
کہ روانی اوسکی بہ تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت وتعمق ہین ہم و بہرامی وغیر اوازعروضیان
گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد وضرب دامنہای خیمہ باشد ومن این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام وچنان پندارم کہ عروض را باین سبب باین نام گفتہ اند

کہ معارض ضرب است یعنی مقابل او یا ازانجهت کہ عروض راه و سمت راه باشد و ضرب را
ازان جهت (مقابل او) باین اسم خوانده اند کہ اوزان بسبب ضربها مختلف شود چه ضرب صنف
یکی باشد ست اور بہرانی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور یہ معنے بہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا
جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل ضرب
کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض یعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی (ہین)
کس واسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون معنی قسم ہم و این علم را باین سبب
عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضه کردن شعر با اصول و ارکان اوست اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول
اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس
علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض یعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین ہم و مجزو را یعنی جزوی بیفگنده باشد و مشطور را شطری یعنی نصفی بیفگنده و
منہوک از لاغری بگداخته ست اور مجزو کا نام مجزو اسواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین
جسکا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین
جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین
کہ منہوک یعنی از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت ہم و اما القاب تغیرات خبن
فراشکستن جامه باشد و بدوختن موضع شکسته تا کوتاه شود و مخبون را ازینجا گرفته اند
وطی در نوردیدن بود و قبض فراهم گرفتن و کف باز داشتن ست و اما القاب تغیرات
خبن فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہو جاوے و بگذاری از منتخب
اور مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب ھم و اضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب از ینجا گرفتہ اندت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چارپایون کا اور منتخب مین بمعنی در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے اور معصوب یہین سے لیا ہے ح قولہ معصوب از ینجا گرفتہ اند بل معصوب بمعنے بسیار گرسنہ است کما فی القاموس المعصوب الجائع جدًا و ممکن است کہ از عصب بمعنی (بہت گرسنہ ۱۲) پیچیدن باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہے بمعنی داغ کردن و بستوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہای شتر بادہ وقت دوشیدن شیر و خشک شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب ھم و موقوف از وقف گرفتہ اند و مکشوف را از کشف کہ چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست کہ برہنہ شدہ باشد ت اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و واداشتن ہے منتخب سے اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا یئن مانند برہنہ ہوئیکے ہے ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہر این کلام دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجمہ است لیکن علامہ زمخشری در کشاف و مطاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آوردہ اند کہ صحیح بسین مہملہ ست و بشین معجمہ تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہہ دو لغت ہین (بنایا ہوا ۱۲) ایک کشف بشین معجمہ بمعنی برہنہ کردن اور دوسرا کسف بسین مہملہ بمعنی بریدن و پارہ پارہ کردن جامہ لہذا عروضیون مین کسینے مکشوف بشین معجمہ اور کسی نے مکسوف بسین مہملہ لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ھم و مقصور کوتاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام و محذوف بیفگندہ از و بیفگندہ و اخذ و ابتر دنبال بریدہ ست مقصور کوتاہ کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہوا یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہو اخذ و ابتر دنبال بریدہ جسکو

دم کٹا کہتے ہین ح قولہ دنبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ احذ و ابتر ہر دو
معنی مذکور وارد حال آنکہ معنی احذ فی الجملہ مخالف از معنی مذکور دارد چہ احذ بمعنی خفیف اللحیت
جوہری گوید بعیر احذ و ناقۃ حذاء ای التی خفت ریش ذنبہا یعنی آنکہ موی دمش کمتر باشد
تم کلام معلوم ہو کہ حذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور حذذ بفتحتین
کوتاہی وسبکی دم شتر وجز آن یہ سب منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن یہ سب
منتخب سے فتامل ھم و اصلم ہر دو گوش برکندہ و شعث پراگندہ کردہ یا فروگذاشتہ ت
اصلم جسکے دونون کان اوکھاڑ لیے ہون اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا اھم
و اثلم رخنہ شدہ و اخرم دیوار بینی بریدہ و سبغ تمام و دراز کردہ و مذال دامن دراز کردہ
یا فروگذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چہار پا دست و پا بستہ
بشکال و مخبول عقل یا اعضا تباہ شدہ و معقول شتر زانو بستہ بعقال و منقوص ناقص کردہ
و مقطوف خراشیدہ و یا میوہ از درخت چیدہ و موقوص گردن شکستہ و مخزول بریدہ
و اثرم دندان بیفتادہ و اشتر پلکہ چشم باز گردیدہ و اخرب گوش شگافتہ و اعضب گوسپند
کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد و نیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد
و اقصم گوسفندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردی را نیز گویند
کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد و اعقص
سرون برہم یا بر گوش پیچیدہ و اخزم رسن در بینی کردہ ت اور اثلم سوراخ دار اور اخرم
نکٹا اور سبغ بڑہایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
کشادہ کیا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتھہ پاون بندھا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا
اعضا تباہ ہوگئے ہون اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندھے ہوئے ہون رسن سے
اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور
موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
گر گئے ہون اور اشتر ایک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون اور اخرب کن کٹا
اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے ٹوٹی ہوئی ہو اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ

شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ بیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس
مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ
نرکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی
ناک مین رستی ڈالی ہو هم خلیل بیشتر ازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نہادہ است
کہ لقب ہر علت کہ خاص باوائل مصراعہا ست از علتہاے مقدم چارپائی گرفتہ و آنچہ
خاص باواخر ست از علتہای موخر و آنچہ عام ست از آنچہ خاص بموضعی نباشد ست
اور خلیل نے بیشتر یہہ القاب بملاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا
جو خاص باوائل مصاریع ہے علت ہای مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو عام ہے اوس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے هم
و ہمچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپیدا و مطموس ناپدید و سترده و ازل ناقص سرین
یقال زلت المراۃ هم تزل زلولا ای نقصت فی الوزن والازل الخفیف الورکین ت
اور اسیطرح اعرج یعنی لنگ ہے اور مدروس یعنی کہنہ اور ناپید اور مطموس یعنی ناپدید
اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی
درہم وزن مین حق ناقص ہوے کا اوی نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کو
کہتے ہین ورکین دو نون سرین هم و مجبوب بریدہ و خصی کردہ باشد ت و مجبوب
کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے هم و ہمچنین معاقبہ بعقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگرا
نگاہ داشتن و رقیب و ہر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از ہر دو یکی طلوع کند
دیگر غروب کند واللہ اعلم ت اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور
مراقبہ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع
کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم **فصل چہارم** در بیان فائدہ و شناخت علم عروض
بیان انیکہ ہر چند مقصد کتاب لائق تر باشد اما چون عروض بہ بندی دشوار تواند بود

تاخیرش مصلحت شود وازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہی
غرض وغایت آن چیز است ہچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد ست فصل سوین
بیان فائدہ علم عروض مین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن چو فہم
بتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شے کا کہ غایت اوس شے کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان کیا
خالی مناسبت سے نہین ہے ھ ومنکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق توان بود
وصاحب ذوق از عروض مستغنی باشد وعادمش را بوسیلۂ عروض از شعر حظے تا حدی بود
پس عروض را فائدہ زیادت نباشد ست اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق سے ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکی عادم
اور فاقد کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے ھ وبدانکہ اکثر این مقدمات
نامسلم ست ووجہش ازانچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
چہار وجہ ست ست اور معلوم کر تو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجہ اسکی جو اس فصل مین لکھی جاویگی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
وجہون سے ہے ھ اول آنکہ احاطہ بہمہ اوزان واحصای آن وجوہ مناسبت ومخالفت
اوزان با یکدیگر وتصرفات پسندیدہ وناپسندیدہ درانکہ علم مشتمل بران است از ذوق
حاصل نتواند شد واز صناعت حاصل آید ومثال این چنان بود کہ بجائے ذوق ادراک
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد وترکیب آن چگونہ کنند
وصلاح وفساد ہر یک ازچہ باشد بجائے ذوق ممکن نگردد ست اول وہ کہ احاطہ
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہ علم مشتمل ہے اوس پر ذوق سے حاصل
نہین ہوسکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہوسکتا ہے مثال اوسکی جیسے

کہ حسِ ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی
ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حسِ ذوق سے ممکن نہین هم دوم آنکہ شعر ہای کہ
بر وزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن
آن عاجز شود تا بمعرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال بران
وقوف افتد ت وجہ دوسری یہہ ہے کہ وہ شعر کہ بر وزن غیر متداول اور نا مستعمل
ہین اور تناسب اوسکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اوسکے وزن کے
ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور
اوس سے واقف ہوجاتا ہے هم سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب باکثر احوال بر
اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی پنہان
نبود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت است بیت عاقل از عیش بود تلخ حازم
گر دو چو باشد ایمن ہمہ آنکہ غافل گردد هم اگر لام عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند
وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند با اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در تلفظ نیارند
خفیف باشد ہمچنین قیاس در مصراع دوم ت وجہ تیسری یہہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب
کی یعنی جو قریب ہین کہ قریب اوسکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور
اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھہ
مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم ہوئی ہے اوس مین حازم
بمعنی ہوشیار ہے مقدم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین
وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنی بر وزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو
تحریک کرین ساتھہ اظہار ہمزہ کے منسرح ہو یعنی بر وزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو
تلفظ مین نلاوین خفیف ہو یعنی بر وزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے
مصرع دوسری کی هم و مثال دیگر از تازی این بیت شعر قد کاد قلبی ان یزل بحزنہ
لو وقاہ من کان القلوب بامرہ هم مصرع اول محتمل است کہ از طویل باشد و از تام بود و محتمل است
کہ از کامل باشد و چون بمصرع دوم آیند اگر وقاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است اور مثال دوسری تازی مین یہہ ہے جیسا کہ شعر و ترجمہ متن
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدا ایتعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئین
اگر وقاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل سے ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل سے ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن هم و یکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند از عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند شعر متن و امی یومنا و یوم بنی التیم ۞ اذا التفت صیغة یقدمہ ۞ گفتہ است
از منسرح است و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس دا اود مفاعلن کہ از مستفعلن مخبون خرم کردہ
فاعلن شدہ و این جائز و رکن اول کہ مستفعلن بود مخبون مفاعلن شدہ و ازین غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزو سبب مستفعلن و مفاعلن ... از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت تمن رای بودی چنان بودی کہ او گفتہ اما چون برین وجہ است
از بحر خفیف است بوزن ... و هم نسبت و آن فاضل بزرگتر از آن ست کہ امثال اینہا برو پوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت عبارت تمام ... سہوی چنین کردہ است اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کر
جو ترجمہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کس نے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرتی اوسکی
پیش آئی اوسکو اوسنے کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مستفعلن ... فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا مخبون مفاعلن ہے اور خرم سے فاعلن اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا
اگر اول بیت تمن رای بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
نہین اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من رای بروزن فاعلن

بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور خبن
اس مین سب جگہہ جائز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تھی کلام فضائل اور وہ فاضل بزرگتر اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہین
مگر یہ کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہو ایسا کیا!
ہم ومن یکی از اذبار او دیدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اورا وقوف دہم چون در صناعت بصیرتی ندا شت ادراک
نمیکرد تا بعد از مدتی کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این بیت است شعر
تحمّل جیرانی فمالی جیرانٗ ٭ وبان رقادی لا یعرج اذ بانوا ٭ متی تلتقی اما منازل
اہلہا ٭ فبصری واما منزلی فعمانٗ ٭ وبعد ازان باضمان کرد ست اور مین نے ایک
شخص کو ادیبون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل مین
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ کرون
جو صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا اور ادراک نکرتا تھا یہان تک کہ بعد ایک مدت کے کہ
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بیتین مرقومہ متن مین معنی اونکے
یہہ ہین کہ تحمل باندہا میری ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جو وقت سے جدا ہوئے ہین ہمسایے کب ملاقات کرونگا
مین اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری مین ہین واما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے
مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجائے فعمان فضمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہوئی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے هم چهارم آنکه عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائده تمام ست با آنکه اعتقاد من آنست که اگر کسی را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد که بلکه عروض او را اکتساب ذوقی حاصل شود و
این معنی در خویشتن مشاهده کرده ام این ست تمامی سخن در عروض و الله اعلم و الله ولی
التوفیق ست وجه چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتدا سے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اسکو
ذوق حاصل ہو جاوے اور ملکہ یعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات مینے اپنی ذات مین
مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

فن دوم در علم قافیه و آن ده فصل ست فصل اول در حد قافیه و اقسام

آن اسم قافیه باشد که بر تتمه قصیده یا بر تمامی یک بیت از قصیده اطلاق کنند
و آن بطریق توسع و مجاز باشد ست اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر مین یہہ
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ پر
یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے
اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتو نکے
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے یعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے
یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز نہایت
هر و باشد که کلمات متشابه را که در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند و آن از جهت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیه ست اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین
قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

قافیہ ہین یہی ہے مذہب اخفش کا ہم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را
حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ت اور کبھی ایک حرف کو
کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیساکہ بعد اسکے کہا جاویگا قافیہ کہتے ہین
یہہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک
باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے
قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روے کے
ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ ہین اور آخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین
بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے ہم خلیل و قومی از علمای عرب کہ نظر
دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف
از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن
مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان ہست و حرکت
آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف است اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن
اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفون کے ہین اور حرکتین اونکی اور
حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ج با حرکتی کہ
پیش از ان ہست آمدہ این کلام صریح است درینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف
فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن و قال الخزرجی من المتحرک قبل
الساکنین الی انتہا تم کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوی وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے
خارج نہین ہوسکتا اس حرکت [illegible] وہم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

اوسکی ہے کہ حرکت بیحرف نہین ہوتی ہم واگر در آخر بیت شامل کار دو ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشد ت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہے ہم بنا برین تعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بر پنج قسم و ہر یک را لقبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی نبود
ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند و دوم را متراکب و سوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف ولفظ سکرف مشتمل بر حروف اواخر این القاب است ت اور بسبب
اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الالہ فجرین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور را چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے الموتُ نَزَل ہین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جَذَع ہین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل ہین درصورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیسا کہ حال وقال ہین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے ہی اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی در پی شدن ہے
غیاث سے اور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی در پس یکدیگر نشستن ہے
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے کہ تازی مین
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے فَعِلَتُن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سکرف مین حروف آخر ان القاب کے
شامل ہین یعنے سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف و قسمت نظری و جہت چہ باشد کہ متناول این

تعریف مشتمل شود بر آنچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند **شعر** قَدْ جَبَرَ الدِّیْنَ الْاِلٰہُ فَجَبَرْ ٭ بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ گفتہ اند **شعر** لَا عَارَ بِالْمَوْتِ نَزَلْ ٭ قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت آخرین باشد و درین بیت **شعر** یَا لَیْتَنِیْ فِیْہَا جَذَعْ ٭ مجموع چہار حرف و سہ حرکت آخرین باشد و چنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست اور معلوم ہو کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر و تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھہ حرف یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور را ساکن جو آخر مین ہے اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چھہ حرف اور پانچ حرکتین اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ما قبل قافیے مین معتبر ہے اور بس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فجبر کا نظر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ فنظر ح یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے زجر مین بیان ہوئی پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ منزل کا اجل ہوگا نہ موت منزل
اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا وسع ہوگا نہ ابذع و بادع هم واما قسمت مذکور اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چه اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در بیتی مخبول و در یک بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیده هم متکاوس و هم متراکب و هم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن اخروی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ هم متراکب و هم متدارک باشد ست واما قسمت مذکوره اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی یہ پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن وطی یعنی
فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن یعنی
بیچ میں ساکن ہم متراکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن هم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسے
خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بتحقیق نزدیک تر بود بر ہیچ چه باید گفت کہ قافیہ عبارتست
از مجموعی کہ مؤلف باشد از حرفی یا حروفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

ابیات یا مصراعہا بود مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح واز حرفی کہ بمثابت حشو افتد
میان آن حروف واز حرکاتی کہ تعلق بآن حرف یا بان حروف داشتہ باشد ست بعد
اسکے تقریر کرین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ
تحقیق سے نزدیکتر ہو یون لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مؤلف ہو
ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ تمرین حرف را ہے کہ اس مین حرف را مع حرکت ما قبل
قافیہ ہے یا مؤلف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور
اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہہ بات کہ کلمات متشابہ ہین جو اواخر ابیات
واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر
ابیات کی اسلیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعونکے شامل ہو جائین
اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہو جائین
اور قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین کہ مستزاد بحکم مصرع
مین ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرار قافیہ ہو جائے گی اور
مؤلف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل کے
جیسے سیم اور قاف سے کامل اور عاقل مین اور مؤلف ہو حرکات سے جو تعلق اوس
حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل
اور خروج سے رکھتے ہون ہم وفہم معنی این تعریف بعد از معرفت حروف و حرکات قافیہ
صورت می بندد چہ معرفت مرکب کما بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذہب
عرب و مذہب عجم در قافیہ ہم بعد ازان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب را ست
ابتدا بہ بیان مذہب عرب کنیم درین فن واللہ اعلم ست اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے
حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا کے میسر
نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہو اور جو سبقت شعر مین
عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم **فصل دوم** دربیان
حروف و حرکاتی کہ اجزای قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور مشتمل است

روی و سہ حرف کہ بر روی مقدم باشد وآن تاسیس و دخیل و ردف است و دو حرف کہ
از روی متاخر باشد وآن وصل و خروج باشد **فصل دوسری** بیان حروف و حرکات مین
کہ اجزای قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ سکے نزدیک جمہور کے چھہ ہین اول روی
اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے **ھم** اما حرف روی حرفی است مکرر کہ
بنای قافیہ بر روی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حمل و رحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد **ت** اما روی ایک حرف ہے کہ
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھہ
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھہ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو اوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب و سلب مین بی روی ہے اور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول و سکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بالفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندہتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رسّی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزای
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطے کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفونکے
ہوسکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہوسکتا **ھم** و حروف متقدم

بر روی اما تاسیس الفی باشد که میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکه الف در حائل و
جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود که میان تاسیس و روی باشد مانند ہمزہ و ہا در حائل
و جاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد که میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف
در سارو و نارو و واو در سورو و نورو و یا در سیرو و نیرو و واو و یا چون
ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند ت
اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہیں اون میں ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ
الف ہے کہ اوسکے میان اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف
حائل اور جاہل میں اور دوسرا دخیل اور وہ دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس
اور روی کے ہوتا ہے جیسے ہمزہ اور ہے حائل اور جاہل میں تیسرا ردف اور
ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف
نہیں ہوتا جیسے الف سارو اور نارو میں اور واو اول سورو اور نورو میں اور
یا سیرو اور نیرو میں اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف
ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہیں شمار کیا
جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب و غیاث سے
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ
کسی کے کاروبار میں دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ التسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف
درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی
سرین اور بمعنی دیگر ہم آمدن اور پس سوار نشینندہ اور حرف علت ساکن ماقبل
اوسکے حرکت موافق کہ پیدا ہو حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے
اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور سارو یعنی سیر کردند اور
نارو یعنی نفرت کردند در سورو اور اونکے صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے
کہ قول و بیع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہیں اور سیرو اور نورو دونون صیغے
امر کے ہیں اور ردف یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل بالفتح
اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے ہم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا
و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و حلہ
باشد و یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہوا و حملہی و اما خروج یکی از حروف مد بود کہ بعد
از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہوا و یا در حملہی ست اور جو
حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک
حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا
مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور
وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور حلہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہوا
اور حملہی مین اور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور
واو حملہو مین اور یا حملہی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنی بیرون
رفتن اور بیقی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے
یہہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور
حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حملہ اور حلہ دونون مصدر مضاف
بہای ضمیر ہم و حروف او اخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ تسلّفت لج و وصل را
صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرندست و حروف آخرات القاب
اس لفظ مین جمع ہین تسلّفت لج یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور
فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی تسلّفت لج کے یہہ ہین کہ گذرتا ہے
دریا یا شمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے ہم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر
وَقَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِی الْمُخْتَرَقْنْ ٭ مُشْتَبِہِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْنْ ٭ بروایتی کہ نون ساکن
در تلفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون سنے دو حرف قافیے
کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دونون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے ہین یعنی قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک چاہ اور
کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہین اس بیت مین اسمین دو روایتین ہین ایک روایت
یہہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے
اور دو نون کو ساکن پڑھتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑھتے ہین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے کہ مصرع اول
بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑھا وزن مختل ہوا اگر یہہ صورت استثنا سے
خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑھا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو
حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ
قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی
اون مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ھم و در مثال
متعدی این بیت آورند بیت لَمَّا رَأَیْتُ الدَّھْرَ جَمًّا خَطْلُہُوْ ٭ حرف صلہ ست و ساکن
می باید و چون بر عادت بعضے از عرب متحرک کنند و اومی تولد کنند آنرا التعدی خوانند و ہر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند که تعلق بقافیه دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چه آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جهت آنکه وزن مختل میشود ت اور
تعدی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ جس وقت
دیکھا تونے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خلل پہنچین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گرن
پہنچیدن منتخب سے پس حرف ہا صلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے
کہ اوس ہی کو متحرک کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہین
اور دونون کو یعنی نفاذ اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور یہ تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہو گیا **م حرکات قافیه** واما حرکات که
تعلق بقافیه دارد هم شش ست ا رس و آن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
و آن حرکت دخیل بود ج حذو و آن حرکت ماقبل ردف بود د توجیه و آن حرکت
ماقبل روی بود ه مجری و آن حرکت روی متحرک بود و نفاذ و آن حرکت ہای وصل متحرک
بود و حرف اوایل این شش لفظ درین لفظ جمع است که راحت من و قومی رس را
اعتبار نکرده اند و قومی اشباع را و در آنکه فتحت ماقبل واو و یا را که نه از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نه خلاف است **ت حرکتین قافیے کی** واما
حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھہ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حایل اور جاہل مین اور رس بالفتح
والتشدید السین بمعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدای قافیہ مین
آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاہل
مین اور اشباع بالکسر بمعنی پر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
غیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

سارو ا اور لوز وا مین اور غدو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپسمین اور برابر کسی چیز کے ہونا منتخب سے اور چوتہی حرکت قدم بقدم ردف کی ہے لہذا حذو نام رکھا چہارم توجیہ اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت قا اور شین کی فق اور شق مین اور توجیہ رو گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی رگلی اور جگلہ مین ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تتم کلامہ قائل اور مجری جای روان شدن اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تتم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہے وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی جملہا اور سہلہا مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑہا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف اوایل ان چہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ حذو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے ویسی اوسکی حرکت بہی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو اور یا کا کہ حروف مد سے ہون جب بمقام ردف کے واقع ہو اوسکو حذو کہین یا نہ کہین پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو حذو کہتے ہین اور جو لوگ حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بہی حذو نہین کہتے ہم فصل سوم در احکام این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند جمع تاسیس و ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد تت فصل تیسری احکام مین ان حروف اور حرکتون کی کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنی
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیہ کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ
نہین مثل قمر کے کہ اسمین حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد
هم بیشتر حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ
در حاملہا و امثال آن جمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ کہ در ہمین مثال جمع اندست اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حاملہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حاملہ و حاملی مین فراہم ہین پس حاملہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حاملہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
هم و کمتر حروف کہ در یک قافیہ افتد یکحرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یکحرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمرو افتد
ست اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرو مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین پنچ
[illegible] لکھا ہے کہ حرکت ماقبل روی متحرک هم دا اعتبار کرینگے از تاسیس

وارداف وتجرید واطلاق وتقیید در ہر قصیدہ ودر ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد
وتاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد ورس جز فتحت نتواند بود ودخیل ہر حرفی کہ
بود غیر حروف مد شاید واشباع نیز اصناف حرکات تواند بود واختلاف دخیل پسندیدہ
نبود واختلاف اشباع ناپسندیدہ بود وردف جز علت نبود وبنزدیک بیشتر اہل صنائع
جز حرف مد نشاید واختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف وآن اختلاف
بواو ویا باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند ودر آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد
بضمت وکسرت ودر غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بود ت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہمنے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین اور
اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
شجاہُل اور جاہِل مین اور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنی الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نہچاہیے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو بھی ردف جانتے ہین
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف واو ویا ہے
بشرطے کہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی مین درست ہے
اور اس صورت مین لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہہ ضمہ اور
ایک جگہہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ہم وروی
ہر حرف کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید وآن چہار حرف مد است
وہا کہ حروف وصل اند وتفصیل حالتہا این است اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

اگر چار حرف گیارہ حالتون مین روی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا
کہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے ہم اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیہلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدا د الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشدت اما الف پانچ
حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیساکہ
لفظ الضربا مین ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ مین آئے جیساکہ لفظ انا و حیہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے وحیہلا اسم
فعل بمعنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیساکہ رایت زیدا
یعنی دیکھا مینے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیساکہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے بمعنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیساکہ ضربا مین ہے ہم اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود اول یائیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحوملی و آن را
یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشدت لیکن یا دو حالتون مین نچاہیے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیساکہ اس لفظ مین فحوملی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہین حومل بالفتح اول مرغزار اور ابر سیاہ جو بہت برسے اور سیل کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ سگ مادہ کو
دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اوسکی پاسبانی کرتی تھی یہان تک کہ
اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہہ بات مثل
ہوئی عرب کہتے ہین فلانٌ اَجْوَعُ مِنْ کَلْبَۃِ حَوْمَلٍ منتخب سے دوم یای تانیث جیساکہ قومی
مین ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز ہم واما واو در دو حالت نشاید کہ روی
بود اول واویکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحوملو و آن را واو اطلاق خوانند
ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشدت واما واو دو حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ نحو ملوا اور اوسکو واو اطلاق کہتے ہین
جو ملو حالت رفع مین ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہر اور ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے هم و آما ہا در دو حالت نشاید ہای ساکنہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد ب ہاے تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضے بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتہ و خرجتہ
قبحش کمتر بود ت و اما ہا دو حالتون مین سچا ہے کہ روی ہو اول ہای ساکنہ اور ہای
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون مین بالاتفاق روی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور حالت تحریک
مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزۃٌ اور ضاربۃٌ مین بعضون نے
استعمال کیا ہو لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تاء تانیث امثال ضربت اور خرجت مین
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی مین قبح اوسکا کم ہو جاوے هم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین سچا ہے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہے بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت سے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف اور یا کا معنی اوس سے ہے هم و ہرچہ غیر ازین حرفہاے
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از آفات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حباری
باشد و از یاہا یای اصلی چنانکہ در بری و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یای
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

وعمه باشد ہای ضمیر چنانکه در بیته و بیتهما باشد واگرچه ساکن بود هرچند بعضے ازین از
قبح خالی نبودست اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی سے ہوتا ہے جیساکہ عصا اور رحی مین
کہ الف بدل یے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ استیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیساکہ حُبلی مین ہی اور حُبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اللغات
کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیساکہ حُباری مین اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ لفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے
حباری بضم اول وراء مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی
اور رنگ اوسکا زرد و سیاہ ہوتا ہے فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب یوسفی
اور صحاح سے کذا فی الغیاث اور یاؤن سے یار اصلی جیساکہ یرمی اور ندی مین ہے
یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن اور مجلس ہے دونون لغت منتخب سے
اور یا اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانہ من اور یار نسبت جیسے مکی مین ہے
بمعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیساکہ یغزو مین ہے بمعنی جہاد میکند اور ہاء اصلی
بکہ اور تحنہ مین بلہ بفتحتین نادان شدن منتخب سے اور عمہ بفتحتین بمعنی سرگشتگی اور تحیر
راہ مین اور تحنا خناجت اور دلیل کا اور دوہ ہونا منتخب سے اور ہاء ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتهما مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتهما یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ یہ ہاء
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہے ہرچند بعضے حروف ان حرفون سے
قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکے روی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یای نسبت ہے
اور یای اضافت ہے کہ یہ مثل ضمائر اور مثل نون تثنیہ و جمع کے ہین روی کرنا انکا
قباحت سے خالی نہین اور ہاء ضمیر جو بیتہ اور بیتهما مین ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے بیجا ہے سکاکی نے اسکو بتصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے یغزو مین ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی مدات سے مثل یسری یسرو
یسرہی کے اور ہای اصلی مثل اشتبہ اور اغمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہیں نہ روی اصلی گنجایش قصاید ہین البتہ ہے هم ضابطہ انست کہ ہر حرف
کہ بیک معنی در آخر کلمات تکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع و غیر آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مد نبود ست
اور قاعدہ یہہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین تکرار آتا ہے مثل ضمائر اور نون
تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یائے نسبت ہے اگر اوسکو روی کرین قباحت سے خالی
نہین کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
یعنی مردف اور مؤسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی کہا ہے کہ
کہ جنس حرف مد سے نہو کسواسطے کہ حروف مدا روی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا
بیان ہوچکا ہے هم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا داشتہ
اند اما از قبحی خالی نبود و بعضی گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و حذو و غیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جاویگا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً قافیہ محرم بضم را کا ساتھ حرم بکسر را کے کرین گے
اور قیاس اسکا ہے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولو اور
قیلو کا درست ہے اور قافیہ قولو اور قالو خواہ قیلو و قالو کا درست نہین اسیطرح اختلاف
توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین هم و حرف وصل جز یکی
از چہار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین
ہوسکتا وہ تین حرف مد شباعیہ اور ایک ہا وقف کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

[redacted]

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابوابہ جمع نہو گا اور اختلاف
حروف وصل جیسی عالمُو و ظالمہٗ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمِی اور
ظالمُہو روا نہین ہے هم و حرف خروج جز یکی از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا
نبود و وصل و خروج بنزدیک جمهور جز روی مطلق را نباشد ت اور حرف خروج سوا
حرف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل ہمَاہا اور جملُہو کے روا نہین ہے
اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسواسطے کہ جب
روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نملے گی خروج سے
بھی نملے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے هم و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد
جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ درینصورت کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ
در حرف الف چہ بوجھی الف اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جهت کہ ہای تانیث
نشاید کہ روی باشد و بوجھی اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مقید
نیاید ت اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے مگر درمیان حرف روی
اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی
اور ردف کے جیساکہ توافی صلوٰۃ اور زکوٰۃ مین حرف الف ہے کسواسطے کہ اس الف کو
ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہاے
تانیث سنجا ہے کہ روی ہو بخیال ایطا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف
کرین اور ہے کو روی کہین اس جهت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا
اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے هم و درینصورت کہ عَلَاۃ و حَیَاۃ
بوجھی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت ہا ضمیر نیست و برای روی می باید و ضمیر نشاید کہ روی
بود اما نشاید کہ اوصل بود از جهت سکون روی و بوجھی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی
و ہای ضمیر در حکم مکرر تا از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ فصیح نباشد و اگر عَقَلَہ
و عِلمَہ قافیہ کنند قبیح باشد ت اور اس صورت مین جیسے علاہ اور حجاہ ہو اور دونون
مین ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے

قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبح نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ ہے پس اس جگہہ موافق دونون مذہبون کے لکھتے ہین کہ علاہ اور حجاہ مین ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ الف کو ردف کہین اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور سچا ہے کہ ہا روصل ہو بسبب سکون روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا سچا ہے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی روی قرار نہ دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلہ اور علمہ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون کے ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین یہ مطلب نہ آیا اونہون نے یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل می نماید چہ قولہ وشاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولی آنکہ روی کنند مفید معنی واحد است پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ در منصوبات ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم تکرار وصل را نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ فتامل دوسرا حاشیہ یہ ہے ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ تکرار است و احتمال دیگر گنجایش ندارد چنانکہ در علاہ و حجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست اور کسی کے نزدیک نا درست نہ نادرست مطلق فتامل علا بالفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے ھم و اما اشتباہ میان روی و وصل ہم درین صورت ہا در حرف افتد
چہ بران تقدیر کہ الف ردف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد ت و آنا شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حرف ہای علاہ اور حجاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہوا اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو ھم وگفتہ اند ہای
وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہای ضمیر نباشد
و این حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود و الا اگر کسی قافیہ اسبابہ و البوابہ کند و بعد ازان
نابہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند کہ
ہا روی ست و با دخیل و الا روا باید داشت کہ اعلامیہ مثلا درین قافیہ افتد ت
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہای وقف کی
نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
و الا اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے نابہ لاے کہ نباہت سے ہے
ہای اصلی بمقام وصل ہوا اور سچا ہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے
نابہ مین و الا اگر ایسا ہوا اعلامیہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ نابہ مین ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام آور
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث ھم و بدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن بنظم
و نثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا
حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالا یلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اوسکے

نظم و نثر مین ایک سا ہے قافیے سے تعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت و تخییل کا درصورت روی متحرک کا بلی اور راحلی مین کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت و تخییل مین اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم **فصل چہارم** در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سہ نوع مؤسس یا مردف یا مجرد و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج پس بحسب ترکیب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ و در سہ حادث شود اما بعضی ازین مرکبات ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد و آنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد **ترجمہ**

فصل چوتھی اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنے باعتبار حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے مؤسس جس مین الف تاسیس ہو یا مردف بسکون را و تخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف علت مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھ نہو اور باعتبار مابعد روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین چھ قسمین ہوتی ہین یعنی مطلق اور مقید کو جب مؤسس اور مردف اور مجرد مین ضرب دیجیے چھ ہون اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا اور غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھ تک اٹھارہ ہون لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ ہین کہ مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین نو قسم ہین

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
غیر موصول و غیر مخرج	موصول تنہا	موصول مخرج	مؤسس مردف مجرد	مطلق اعنی متحرک
غیر موصول و غیر مخرج	موصول تنہا	موصول مخرج	مؤسس مردف مجرد	مقید اعنی ساکن
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ھم ا مطلق مؤسس موصول مخرج چنانچہ دریں قافیہ کہ صاجبہا و کاتبہات اول مطلق
مؤسس موصول مخرج جیساکہ صاجبہا اور کاتبہا بین الف تاسیس اور حا اور با دو نون میں
دخیل اور با روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے ھم ب مطلق مؤسس موصول غیر مخرج
چنانکہ صاحبا و کاتبات دوم مطلق مؤسس موصول غیر مخرج جیساکہ صاحبا اور کاتبا
بین الف تاسیس اور حا اور تا دونون بین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے
ھم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہات سوم مطلق مردف موصول
مخرج جیساکہ جمالہا اور خیالہا بین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور
الف ثانی خروج ہے ھم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالات
چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا بین الف اول ردف اور
لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے ھم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا
و خطبہات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیساکہ ضربہا اور خطبہا بیچ با روی مطلق مجرد
اور ہا وصل اور الف خروج ہے ھم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا و خطبا و امثال شش نوع

مطلقات ست ست ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیساکہ ضربا اور خطبا مین با روی
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چھہ قسمین روی مطلق کی ہین هم ز مقید موسس چنانکہ
قاضی وحامی ست هفتم مقید موسس جیساکہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یار مثناۃ تحتانی روی مقید ہے هم ح مقید مردف
چنانکہ جمال وخیال ست هشتم مقید مردف جیساکہ جمال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے هم ط مقید مجرد چنانکہ قمر وخطر واین سہ نوع مقیدات ست
ست نهم مقید مجرد جیساکہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین
روی مقید کی ہین هم دسہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود وآن موسس ومردف ومجرد
باشد ہر سہ غیر موصول وغیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ست اور
تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینو
غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول وغیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد وغیر موصول اور غیر مخرج کسواسطے کہ آخر شعر
ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے
پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے هم وشش نوع مقید واقع نبود وآن موسس ومردف
ومجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج امانزدیک کسانی کہ وصل وخروج
بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ست اور چھہ قسمین روی ساکن
واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک ان لوگونکے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کی جائز نہین رکھتے
اسواسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل وخروج بعد روی ساکن کے هم
وامانزدیک کسانیکہ جائزدارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع نبود آن مقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف وروی وصل ست
وامانزدیک ان لوگونکے کہ وقوع وصل وخروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان
چھہ قسمونمین دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنے

ہین حرف ساکن سے او س مین اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ہم
ت مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر زان ردف و روی
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند ت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور بعد ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان شعر
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ھم وچہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آمقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا ولم تراقبہا وکسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم مالایلزم شمرند و ہا روی شمارند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل یا حرفی از حروف مد بود چنانکہ در تاصیہا و دانیہا مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیسا کہ لم تخاطبہا اور لم تراقبہا مخاطبت سے یعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت
بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونون
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم مالایلزم ہے اور یہ ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہو ساتھ
ایک حرف کے حروف مد سے جیسا کہ تاصیہا اور دانیہا مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل اور تاصی یعنی اعلی
اور دانی بمعنی ادنے ہے ھم ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درینصورت چون
ردف و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی استعمال
کنند ساکن اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نخواہد بود پس لامحالہ روی

از حرف مد بود و وصل های ساکن چنانکه در قاضیه و حامیه و کسانیکه انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالایلزم شمرند و یا ردف نهند و ہا روی و قافیه مقیده مردف گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل
دونون ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال
کرتے ہین پہلا ساکن حرف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہوسکتے پس
لامحالہ روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیساکہ قاضیہ اور حامیہ مین ہا بسکون یا
و ہا قاضیہ یعنی حکم کنندہ آن اور حامیہ حمایت کنندہ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونون مین دخیل اور یاء تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع سے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف
قاضیہ اور حامیہ مین لزوم مالایلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ انکے نزدیک
مقید مردف ہے ہم و با آنکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تعریفی کہ خلیل قافیہ را
کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول
نباشد چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید موسس موصول
غیر مخرج جیسے قاضیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے
کی ہے اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اوس
تعریف مین شامل نہون کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر سا کن اول تک
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل
تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم تخاطبہا
مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہے
اور طا سے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اوسکی جسکو رس کہتے ہین
خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قاضیہ مین ہا اور اوسکی حرکت ماقبل اور یا داخل قافیہ ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور رضا و دخیل خارج مگر یہ تعریف خلیل کی
اسواسطے ہو کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تتخاطبہا مین لم تتخاطب
تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہامی دخیل
قافیہ ہوا باقی ردیف ہوا اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہو پس یا اور ساکن اول الف
اور اوسکی حرکت ماقبل اور رضا و دخیل قافیہ باقی ردیف ہوا اس صورت مین تاسیس
اور دخیل اور رس داخل تعریف مذکور رہتی ہین ہم ج مقید مجرد موصول مخرج چنانکہ
لم یطلبہا و لم یجبہا و منکران این نوع تکرار با را از لزوم ما لا یلزم شمرند و ہا روی نہند و
قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل با یکی از حروف مد بود چنانکہ در علاہا و نداہا
قافیہ مطلق مردف موصول شمرند ست سوم مقید مجرد موصول مخرج جیساکہ لم یطلبہا
و لم یجبہا پس با روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ نجست آنرا
و حاجت نشد آنرا اور منکر اس نوع کی تکرار با کو لزوم ما لا یلزم اور ہا کو روی مطلق اور الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل با کے
حرف مد ہو جیساکہ علاہا اور نداہا مین بمعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور قافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین ہم د مقید مجرد و موصول غیر مخرج و درین صورت ہم روی از
حروف مد تواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد مثالش صلوٰۃ و زکوٰۃ و منکران این
قافیہ را مقید مردف شمرند این ست انواع قوافی واللہ اعلم ست چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہای ساکن جیساکہ
قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے الف روی مقید اور ہای تانیث
وصل ہے اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہای تانیث کو روی مقید
اور الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم
فصل ہفتم در عیوب قوافی بنزدیک عرب عیب ہای کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع
باحوال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و صنف اول منقسم ست باقسام عدد حروف

اما آنچہ تعلق بہ تاسیس دارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
با موسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس یا
و رس بغیر این اختلافی دیگر تصور نیفتاد ت فصل پانچوین عیوب قوافی مین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی چھتیس قسمین اون حرفون کی ہین او تنی
قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور نا موسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جاے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا ھ و اما آنچہ بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و اما وجود و عدم
دخیل در وجود و عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و ناموسس ت و اما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل اور کامل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجر اور باور مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس و ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس نہوگا دخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اوس مین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

ہم داما آنچہ تعلق بر ردف دارد دہ نوع تواند بود اول جمع مُردَف و نامُردَف ثانی جمع
میان واو والف ہر دو مدہ ثالث جمع میان یا والف ہر دو مدہ رابع جمع میان واو وی کہ ماقبلش
مفتوح بود و واو مدہ خامس جمع میان واو وی کہ ماقبلش مفتوح بود والف و جمع میان
واو وی کہ ماقبلش مفتوح بود و یای مدہ سادس جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود و یای
مدہ سابع جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود و واو مدہ ثامن جمع میان یای کہ ماقبلش
مفتوح بود والف تاسع جمع میان واو و یا ماقبل ہر دو مفتوح ست داما جو عیب کہ
تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول جمع ہونا مُردَف اور نامُردَف کا
جیسے قافیہ حال اور حَل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونون مدہ جیسے قافیہ
عماد اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونون مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا
چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مدہ کا جیسے قافیہ قَول اور طول کا پانچوان
جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قَول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو
ماقبل مفتوح اور یای مدہ کا جیسے قافیہ قَول اور قیل کا ساتوان جمع ہونا یای ماقبل
مفتوح کا اور یای مدہ کا جیسے قافیہ ذَیل اور قیل کا آٹھوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا
اور واو مدہ کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا
جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسوان جمع ہونا واو اور یا کا جن دونون کا ماقبل مفتوح ہو
جیسے قافیہ قَول اور قَیل کا ہمدا اختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع باشد میان واو و یا
ہر دو مدہ اما آنرا از عیوب نشمردہ کسانیکہ واو و یا را کہ ماقبل ایشان مفتوح بود ردف
نشمرند نزدیک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود و ششم نوع
دیگر کہ بیش ازان باشد داخل بود در جمع مُردَف و نامُردَف ست اور ایک اختلاف اور
ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونون مدہ کا ہے جیسے عمود اور حمید مین اور
اسکو عیب نہین جانتے ہین شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول
متیم اثرہا لم یفد مکبول * لکنہا خلۃ قد سیط من دمہا * فجع و ولع و اخلاف و تبدیل
یہ بھی بہتر نہین ہے خصوصاً غزل مین اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردف نہین جانتے

اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قیل جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار سے ساقط ہوگی
اور نو قسمین جو باقی رہین اون مین چھ قسمین جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہوگی
جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہہ مدہ اور ایک جگہہ غیر مدہ ہم و اصناف عیوب
متعلق بردف سہ نوع اول بیش نبود و آنچہ راجع بود با حذو ہمین اقسام باشد بعینہ
چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و برعکس ست اور قسمین عیوب متعلق
بردف کی ہین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چھ قسمین داخل جمع مردف و نامردف ہین باقی رہین تین
قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل ردف کے یہی
اقسام ہین بعینہ کس لیے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
برعکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے سوم و اما آنچہ راجع بود بروی
سہ صنف بود یکے آنچہ روی در دو مختلف باشد و آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد
قریب المخرج و دیگر آنکہ قرب مخرج درو معتبر نباشد و صنف دوم آنچہ بسبب اختلاف توجیہ
بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم و کسر بود یا بالضم و فتح یا بالفتح و کسر و صنف سوم
آنچہ بسبب اختلاف مجرے بود و آن سہ گونہ بود بر قیاس گذشتہ و از اختلاف
بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای اذا
[illegible] است و اما جو عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روی کے
اوسکی دو قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہہ
میم روی ہو ایک جگہہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہون
جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل ورزا اور خضر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل ورز و قمر یا اختلاف
بفتح و کسر ہوگا مثل قمر و خضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ بسبب اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے بر قیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قاتو اور قاتلہ مین

یا بضم اور فتح جیسا قالُہ اور قالَہ مین یا بفتح وکسر جیسا قالَہ اور قالِہ مین و اما اختلاف ساتھہ ہونے اور نہونے توجیہ کے جیسا قمر اور اَمر مین یا اختلاف ساتھہ ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا علمہٗ اور علیہ مین اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل اعتنا نہین اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس مین کسیطرح کا تشابہ نہین ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا ھم و اما آنچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد وآن اختلاف بود بہ واو و یا یا بواو والف یا بالف و یا وبحقیقت راجع باشد باختلاف مجری و اما اختلاف وصل بجمع یکی از حروف مد با ہا و اختلاف بجمع ہای ساکن ومتحرک و اختلاف بوجود و عدمش از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت و اما جو عیب راجع بوصل ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے جیسا قالو اور قالِین یا اختلاف بواو والف سے ہے جیسا قالو اور قالا مین یا اختلاف بالف و یا ہے جیسے قالا اور قالی مین اور حقیقت مین یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے کے یعنی حرکت روی متحرک کی و اما اختلاف وصل کا ساتھہ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھہ حرف ہا کے جیسا قالُو اور قالَہ مین اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہاے ساکن ومتحرک جیسا کہ حملُہ و حملَہا مین اور اختلاف وصل کا بوجود و عدم جیسا کہ حُمِّل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ اصل تشابہ ان مین زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھہ کچھہ تشابہ چاہیے یہان کسی طرح کا تشابہ بھی نہین ہے پس مانحن فیہ سے خارج ہے ھم و اما اختلاف بخروج ہم سہ نوع بود چہ یا بجمع واو و یا بود یا بجمع واو والف یا بجمع یا والف و ہر سہ راجع بود با اختلاف نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب ہا متعلق بود بحروف و حرکات ت و اما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے فخطا بہُو و یکتابھی یا بجمع واو والف جیسے لم یطلبھُو و لم یطلبھا یا بجمع یا والف جیسے یعتابھی و کتابہا اور یہ تینون راجع ہین باختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ سب عیب متعلق ہین بحروف و حرکات ھم اما عیب ہای کہ بحروف و حرکات متعلق نبود و یا بسبب اعادہ قافیہ بود وآن چنان بود

که کلمه که بر و قافیه مشتمل بود بلفظ و معنی تکریر شود و یا بسبب آن بود که قافیه را از صیغه مستعمل تحریف کنند تا بشایه حاصل آید مثلاً ابراهیم با ابرهیم کنند چون قافیه نعیم و کریم باشد یا لفظے را قافیه کنند که معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیه سجود و شهود باشد و ذکر باری تعالی در موضع قافیه افتد از اسمای او تعالی ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را جز رعایت قافیه وجهی نبود و یا لفظی را قافیه کنند که جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً در شعرے که قافیه کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیه کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیارند

ت آ تا وہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جاوی جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جاوین جیسے لسان ایک جگہ بمعنی زبان اور ایک جگہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغہ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہ ہو جاوی یعنی غنیمت دور ہو جاوے فی الجملہ تشابہ پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساختہ ابرہیم کے قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمہ کا بتحریف بیجا ہے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسے لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی سے ہے بھی پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسمای باری تعالی ودود ایراد کرین اور یہ ایراد کرنا اس کلمہ کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حاصل یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے کہ معنی کو خصوصیت ہو جاوے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسے لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لاوین ھم و

عیوب قافیه علی الاجمال سه صنعت باشد انچه البته نشاید که ایراد کنند دیگر آنکه ایراد کنند

آن شاذ شمرند ب آنچه ایرادش قبیح بود اما استعمال آن شعر را از روی ضرورت اتفاق
افتد ج آنچه استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضی را القاب مخصوص
باشد و بعضی را نباشد ترجمہ اور عیوب قافیہ کے بھلا تین قسم پر ہین اول وہ کہ یقیناً بچا چاہیئے کہ ایراد کرین
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بیضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین هم وازالقاب مشهوریکی اقواست وآن اختلاف
مجری باشد والبتہ روا نبود ترجمہ اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجری ہے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قائلُ اور قائلِ بضم و کسر اور قائلُ اور قائلَ بضم و فتح اور
قائلَ اور قائلِ بفتح و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیہ کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
غیاث سے اور منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور
محتاج گردانیدن قافیہا محرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن اور بیتوشہ
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن یعنی مال شدن لکھا ہے هم دوم اکفا است
وآن اختلاف حروف روی باشد باعتبار قرب مخرج و هم البتہ روا نبود سوم اجازت است
وآن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند مانند تا و طا یا سین و صاد
و این نوعی است از اکفا ترجمہ اور دوم اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہون یا نہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا ظرف کا
تاجو کچھ کہ اوس مین ہو گر جاے اور خم و نیا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے
کہ بعض ابیات مین حرف روی اور ہو اور بعض مین اور منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سیاہ
اور سحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزا معجمہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا
اور دستوری دنیا اور ایک قافیے مین ایک جگہہ طوی اور ایک جگہہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خرآد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا نگیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوی خرآط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تا کو
بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح
شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا مہملہ کو لانا
اور مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ قولہ این نوعی ہست از اکفا ظاہرا این قول صحیح
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از مخالفین نسبت دیگری صورت نہ بندد
مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست
باشد یا نہ و ہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل الاکفا اختلاف الروی
فان یکن مشبہ بمخرج او بخط فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند بل بمعنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی ویدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھہ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اوسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طوے اور ایک قافیے کی روے دال ہو اور دال اور
طوے قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا و دال و تای نقطہ دار قریب است از سر زبان ست فافہم چہارم سناد و آن

چند نوع بود ا جمع موسس ونا موسس ب جمع مردف ونا مردف ج اختلاف ردف بواو والف یا بیا والف در حرف مد د اختلاف ردف بیای غیر مد کہ ما قبلش مفتوح بود با ۵ اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا نبود چہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار استعمال کنند و قبحش از قبح چہارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیہ بضم و کسر روا دارند قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا در ہمہ مواضع قبح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر شمردہ است چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین بمعنی معاونت اور اصطلاح اہل عروض مین جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہہ نہو جیسا سالم اور مسلم مین دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہہ حرف ردف ہو ایک جگہہ نہو جیسا طورا اور طہر کہ عربی مین حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا بواو والف جیسے طول اور قال یا بیا والف حرف مدہ مین جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا بیاے غیر مدہ کہ ما قبل اوسکا مفتوح ہو ساتھہ یاے مدہ کے جیسے ذَیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور حَل اور حِل او ر تین قسمین پہلی سناد کی روا نہین ہین مطلقاً اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچوین یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چہارم سے کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُل اور حِل ہے مثل اختلاف ردف بواو و یا سے جیسے محمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ایسے یہ جائز ہے اور سب مواضع مین قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح مخفی نماند کہ نوع ششم از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل است چنانکہ در تآلم و تعالم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر ترجمہ کلام ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین اوس عیب کو جو ما قبل روی کے ہو اس صورت مین صورت قُل اور حَل اور عالم اور تآلم کی ایک سی ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہے صاحب حاشیہ کو

یہ بھی یاد نہیں کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ میں حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
آنست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل میم کامل و رایل یا نباشد چنانکہ میم تمر و رمز و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل
مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان
این ہر دو متحقق ست تم کلامہ ہشتم پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیکدیگر
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و بنابر
اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضاے
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلا رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضربا یکے
مخاطبہ مونث و دیگر مخاطبہ اور غلامِ و غلامی یکی بیای اطلاق و دیگر بیای اضافت
بانفس خود و امثال این ایطا نبود اما رجل و الرجل و یضرب و تضرب و امثال این
ایطا بود ت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال کنانیدن
منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض میں تکرار قافیہ لفظا و معنا ہے اور جتنی کہ
تکرار قافیہ یکدیگر سے نزدیکتر ہو قصیدے میں قبح اوسکا زیادہ ہوگا لکھا ہے کہ
کم از کم قصیدہ سات شعر ہیں پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتوں کے ہو گویا
اعادہ قصیدہ ثانی میں ہے اور اسیطرح اگر اعادہ قصیدہ دیگر میں ہو مثلا تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا مطلع میں لاے کچھ باک نہیں ہے کذا قال
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہیں ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی
داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور ذہب فعل بمعنی
یہ ایطا سے اوسکے نزدیک خارج اور اسیطرح اگر لفظ اصل میں ایک ہو اور بسبب
تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف
لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظی ہوجاے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہوجاے مثلا رجل
اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

لم تضربی باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام
باشباع اور غلامی ایک بیای اطلاق اور ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے
یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نہین ہے کسو اسطلے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی
ہوگیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما رجل اور
الرجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قولہ یضرب و تضرب
مخفی نماند کہ حکم مخالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ در یضرب
و تضرب نیز ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل سے نماید
واللہ اعلم تمام کلامہ فنا قل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور
تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ سے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور
رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب کے
کہ صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث
تغایر نہین ہے ہم ششم تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر
گفتہ آمد و این تضمین غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر افتد و آن ایراد شاعر بود در اثنای
شعر خود بیتے مشہور کہ بر ہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثیل
انیست آنچہ واجب بود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ست چھٹا عیب
قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کی جیسا کہ
پیشتر کہا گیا مثل اسکے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہو اور بفعل شروع بیت ثانی آوی
اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے
کہ شاعر اپنی شعر مین شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل
ضم کرے یہ سب ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم

فصل ششم در حروف و حرکات قوافی بنزدیک پارسی گویان و ذکر ردف و حرف

تاسیس را در شعر پارسی اعتبار ی نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند
و حال الثیان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص بحر با شعر فارسی گفتہ اند و چنان

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود ت فصل
چھٹی حدود و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرف
تاسیس کو شعر فارسی مین کسیطرح کا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے
بلاحظہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی بتقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یلزم سے جانا ہے
اور حال اون لوگون کا وہی ہے جیسے اوزان عرب مین تقلیداً اشعار فارسی کہے ہین اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع
دونون حرکتین ساقط ہوئین کسواسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت
دخیل کا نام ہے قسم ردف در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ
غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ یکحرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یکحرکت بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و شور و یا
در تیر و شیر و حرفی کہ بواو مانند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای
دیگر را در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر است اور ردف فارسی
مین جو حرف کہ اتفاق پڑے سزاوار ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے
کہ تمام قصیدے مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکی
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار
مین اور واو دور اور سور مین یعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مدہ سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور مین بحرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یا سے مدہ ہے مشابہ ہے
جیسا دیر و زیر مین بحرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اور عروضیون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہہ قید کہا ہے
اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا
ولون وہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و سخت و خورد و درد و بزم و رزم و دست
و مست و دشت و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ پس جو کچھہ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً
دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاویگا یہان تصریح اوسکی ضرورت نہین
رکھتی ہم و اما روی باشد کہ یکحرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعف ت و اما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی
مفرد کہتے ہین اور دوم کو روی مضاعف اور عروضیون نے اس جگہہ ردف کو مکرر
کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ہم و روی مفرد باشد کہ حرف مد بود
مانند الف در جدا و روا و یا در بہی و صبی و واو در راسو و پہلو و شبنیہ ہیا در دعوی و معنی
شبنیہ بواو در نیکو و بینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در گذر و سفر ت
اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بھی اور صبی مین
اور واو راسو اور پہلو مین اور راسو یعنی نیولہ کے ہے اور شبنیہ ہیا جیسا دعوی اور معنی مین
اور شبنیہ بواو جیسا نیکو اور بینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے
کرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین ہم و روی مضاعف از حرفہای معدود
بود و بیشتر طہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود
و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا و واو ہر دو
مجہول الحرکۃ باشند ت اور روی مضاعف حروف معدودے ہوتی ہے اور اوسمین
شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو
تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا اور
واو کا دونون مجہول الحرکۃ ہون جیسے بخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو
اور یا انمین حرف ردف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی
ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بخت اور سوخت مین مجہول الحرکۃ ہین
صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ
باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور اوسپر یہ حاشیہ لکھا ہے

ح قوله اول یا هر دو مجهول الحرکة باشند ظاهر است که در بیشتر ازین کلمات متمثله
یا هر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شده مثل بیست و ساخت و یافت و دوخت
آری در بعضی از کلمات پارسی در کنار دو حرکت حرف اول مختلف است اما حرکت مجهوله در کدام
ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافته نمی شود و معلوم نیست که مصنف علام از حرکت
مجهوله چه اراده ساخته است تم کلام فاضل ایک مرد فاضل سے کہ نا آشنای علم طلب تھے
حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت میں دیکھ کر حاشیہ پر
ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے
حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخوں میں وہ عبارت ہے جو لکھی گئی
اور بعض نسخوں میں یہ عبارت ہے کہ دو حرف اول با هر دو مجهول الحرکة باشند
پس محشی نے باء کو جو بہای موحدہ ہے یا بیای تحتانی پڑھ کر مطلب کو خراب کیا ہے
ورنہ معنی یوں ہی بنتے ہیں کہ حرف اول ساتھ دونوں حروف روی کے مجہول الحرکت ہو
مثلاً بخت میں حرف باء کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست میں واو کہ سین اور
تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکت ہو پس اس صورت میں بھی وہی معنی ہوتے ہیں
هم اما حرفهای که در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شده است که حرف اول یکی
ازین هفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا که درین لفظها جمع اند سخنفش
ژرف و حرف دوم یکی ازین شش حرف باشد یا تا و جیم و دال و سین و کاف که
درین لفظها جمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است راست نیست
دوست بیست دشت گوشت یافت کوفت زلفت ساخت بخت دوخت کاشک کوشک
کارد مورد راند بانگ پارس جاسپ کونج شرنگ غنج و کرد زدت ولیکن جو حرف که روی
مضاعف میں واقع ہوتے ہیں باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اون
سات حرفوں سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہیں اور مجموعہ اوسکا سخنفش ژرف ہے یعنی
سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چھ حرفوں سے ہوتا ہے جو مرقوم
متن ہیں اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہے یعنی خاموش ہوا کوشش یا جد مقابل ہزل ہے

کنز اور غیاث سے ہے اور مثالین انکی جو مرقوم متن ہین اور حروف ثانی ہین جو کاف ہے
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیست بمعنی بایست
با ثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ما قبل مدہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بیخت صیغہ ماضی ہے بیختن سے با بای فارسی بروزن
ریختن یعنی پیچیدن برہان سے ہے اور کاشک تخفیف کاشکے سے ہے کہ اصل مین کاشش تھا
ہای مختفی کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کسرہ کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جواہر الحروف اور غیاث سے ہے اور کوشک بسکون ثالث بنای بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی مین اوسکو سکین کہتے ہین
اور مورد بضم اول وسکون ثانی مجہول و ثالث و دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور دواؤن مین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور نسخے
مہر و نگین آیا ہے برہان سے اور پارس با بای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ با بای فارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوچ کو برہان
اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین رہتے ہین
اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین بافا موقوف بمعنی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہے اور بتحمل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز کسح نیز اول ثانی کشیدہ و فرامی فاری زندہ گیاہی ست
کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما با کاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک
از زودہ باشند تم کلام برہان مین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
دونون حرف روی کے اصلی درکار ہین ایسا قیاس شدید نہین اور غیر ح خیر بکسر اول

دیا مجہول و زای فارسی زدہ امر غیژیدن است کہ بمعنی بزانو و چہار دست و پا رفتن است
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعضے نسخہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف در کاشک و اللہ اعلم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیژ امر اور غیژیدن
مصدر برہان میں لکھا ہے اور یہاں غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی کے
اصلی درکار رہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گذرانیدن اور
گذاردن وگستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیژد ماضی اوس سے ہو اور کروژ مع کروش
بواو مجہول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را برحال
دال غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بیکار ہے نہیں کہ برہان اور
کشف میں یہ لفظ بدون دال ہے اور یہاں مع الدال اور دونون حرف روی کو اصلی رکہا
ہین سوا اسکے برہان میں کروژ بر وزن خروس لکھا ہے اور یہاں حرکت ماقبل ردف
مجہول چاہیے شاید کہ کروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم واین دو حرف چون در مقاطع
شعر افتد آخر اور وزن بجای یکحرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باشد نہ توجیہ
و ربہ جنس در قافیہ لازمی واقع نباشد و تا اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حرف
با یکحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرف ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی روی
بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گویم
راست شو اگر یکحرف دزدیدہ شود تا بر وزن فاعلن شود روی را یکحرف بیش نباشد
و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند تا بر وزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد
و روی درین صورت نے وصل باشد و بر جایہ چون روی دو حرف متحرک باشد و منفصل باشد
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولیٰ کہ
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نباشد اسم حرکت
بران حرف کہنا لائق نباشد و این حکم اگر گفتہ آید خاص ست باین لغت ست اور یہ
دو حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر میں واقع ہوتے ہین
اسکے وزن میں بجای یکحرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کتابت نے اول کتاب میں اور روی

مفید ہوگی سنے توجیہ سے کے یعنی حقیقت بین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
نہین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع مین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیسا کہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین
اور اگر اتصال اوسکا بحرف متحرک ہو جیسا کہ راستش تو اگر اس مین ایک حرف وزدیدہ جیسے
اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک وزدیدہ
ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پڑھین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بے وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بر جملہ یعنی ماحصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک
وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اور نام رکھین کسواسطے کہ
حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہو اور دوسری کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راستش مین بروزن مستفعلن
یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راستش مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہوسکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق ہے اسواسطے کہ

یعنی حرکتِ روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہاں وصل نہیں
اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہیں لغت فارسی میں تازی میں یہ
صورتیں قافیوں کی نہیں ہوتی ہیں ۱۲ و اما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید از کلمہ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ در گفت
و سخنم و سخنش و سخنی و گوید و گفتہ می آید ۱۲ و اما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمہ سے
اور تکرار اوسکی واجب نہیں ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہیں ہوتا
اور بعضوں نے کہا ہے کہ وصل ان چھ حرفوں سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال ہا جیسا کہ
سخنت اور سخنم اور سخنش اور سخنی اور گوید و گفتہ میں آتا ہے ۱۲ و این حصر واجب نیست
چہ یا کہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو در بین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا
در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سخنی از سخنہا یا
در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی و این دو حرف باشد
و یکی گرفتہ اند ۱۲ اور یہ حصر چھ حرفوں پر واجب نہیں ہے اسواسطے کہ یای خطاب
جیسا کہ کہے تو کہ تو در بین سخنی یعنی تو پہچ اس بات کی ہے اور یای کلمہ توصیف جیسا لفظ
خوش سخنی میں یعنی سخن خوش اور یای نسبت جیسا کہ شہری میں یعنی شہر کا رہنے والا
پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے میں
آتی ہے مثلاً کہے تو سخنی از سخنہا یعنی کوئی سخن سخنوں سے یا تقدیر فعل میں ہوتی ہے یعنی
جسمیں وقوع فعل ثابت نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمی یعنی اگر کہتا میں و کاشکے گفتمی یعنی
کاشکے کہتا میں و بخواب دیدم کہ گفتی یعنی خواب میں دیکھا میں نے کہ کہتا تھا اور یہ اور یہ
دو حرف ہیں یعنی ایک یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور بعضوں نے
ایک ہی گنی ہی چھ حرفوں میں ۱۲ یعنی شبیہ بیا کہ عبارت است از یای مجہول تحقیق
حرف مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ۱۲ و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکورہ اور الف ندا جیسا کہ کہے تو
پسرا یعنی اے پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

اہمچنین کاف تصغیر چنانکہ گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر واو بود ست اور
اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی
واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر برمن نظری نمیکنی ای پسرو چشم خوش تو کہ آفرین
باد برو ہم و نون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
از حروف شش گانہ ست اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے ہے
اور خارج ہے حروف شش گانہ سے ہم و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
وصل بود ست اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حروف کے ہو
کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے ہم و بدانکہ قدما
الف اطلاق برسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شود اؔ و گوید اؔ و از قبیل وصل شمرده‌ د
استعمال آن الف اصلا خطا است چہ عرب را الف و واو و یا از اشباع حرکات اواخر
کلمات حادث شود و عجم را اواخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را
اشباع کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ست اور معلوم ہو کہ قدما نے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شود ا اور گوید ا اور قبیل
وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقا خطا ہے کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات اواخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین اواخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع کرنا
یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے
ہم و اما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست
و باین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تازی
در اثنای حروف قوافی پارسی خروج نیاورده است ست و اما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے
اور جب وصل متحرک ہوگا ملکر حرف مابعد یعنی ردیف ہو جاویگی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

که تمهید قواعد عروض و قوافی پارسی مین مانند خلیل کے ہے تازی مین حروف قوافی فارسی
مین خروج نہین لایا ہے هم و بعضی گفته اند چون حرف وصل متحرک شود و ب ساکنی
دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکه گوئی زدمش و پسندمش
دال روی است و میم وصل و شین خروج ست اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
نام نفاذ ہے جیسا کہ کہے تو زدمش و پسندمش یعنی مارا مینے اوسکو اور پسند کیا مینے
اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج هم و باشد که خروج بحرکت وصل
باز پیوندد چنانکه گوئی پسر پیش و خبر پیش ست اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے
جیسا کہ کہے تو پسر پیش اور خبر پیش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی هم و بعضے حرفی
دیگر را که بخروج پیوندد هم برین قیاس که در اتصال خروج بوصل گفته اند زاید نام نهاده اند
چنانکه درین قافیه که زده اشت و بسته اشت دال روی است و هائی که در حال حرکات
همزه در تلفظ بدل اوست وصل و میم خروج و تا زاید ست اور بعضے جب ایک حرف اور
خروج سے ملتا ہے اوسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زاید کہتے ہین اور بعضون نے
اوسکا نام مزید رکھا ہے جیسا کہ اس قافیہ مین زده اشت و بسته اشت یعنی مارا ہے مینے
تجھکو اور باندھا ہے مینے تجھکو اس مین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زاید یا مزید هم و ازینجا لازم آید که
چون گویند اگر زده ایست و بسته ایست یا حرفی دیگر که بیایند زیادت شود بلقبی دیگر احتیاج
افتد یا زاید زیادت از یکحرف روا باید داشت و شاید که ازین هم زاید شود ست اور اس جگہہ سے
لازم آیا کہ جب کہین اگر زده ایست و بسته ایست یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر باندھتا مین تجھکو
یا کوئی حرف اور کہ مشابہ اسکے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑیگی اور وہ لقب
نایرہ ہے یعنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے جیسے زده ایستا
اور بسته ایستا مین دال روی اور ہا کہ بدل اوسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین
آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایرہ ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

بیت دل کہ بدست تو سپردستمش ٭ بازده اکنون کہ نہ بردستمش ٭ دال روی اور سین
وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایره ہے یا زائد کہ زیادہ ایک حرف سے رو اور ہے
یعنی نایره سے زائد تھنے کہیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہ ہے
بیت ان دل کہ بدست تو سپردستمش ٭ ای جان بده اکنون کہ نہ بردستمش ٭ دال روی ہے
اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایره ہم و اولی آنکہ ہرچہ بعد از روی
وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند وہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب
ردیف شمرند ت اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب
ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے
جانین ح وبنا برین قول لازم می آید کہ درین بیت آنکہ در مردمک دیده وطن ساختمش
قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش ٭ میم وشین را ردیف گویند وشاید کہ قایل این
قول برخلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی
مذہب ہے ہم و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی ومتاخران شعرای عرب از
پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میدارند و این حرفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی موصول
یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار ردوی تکرار الفاظ است و بعضی اعتبار نیست
چہ اگر ردیف در ہمہ قصیده بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد و بعضی را
نباشد بسبب آنکہ بعضی بانفراد لفظی باشد و بعضی جزوی باشد از لفظی روا بود مثلاً
اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاه و وقتی بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاه شطرنج
و در میانہ یک قافیہ بادشاه آید و شاه درین لفظ جزوی از کلمہ است و بانفراد ہیچ معنی
ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوت ت اور ردیف
اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویونسے اخذ کی ہے
اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ
یا غیر موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف ہین تکرار الفاظ ہے
معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون اور بعض کے معنی نہون اسسبب سے کہ جدا گانہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو روا ہے مثلاً اگر قافیہ
یاد اور باد اور شاد ہو اور ردیف شاہ کبھی بمعنی ملک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ
آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھہ معنی نہین رکھتا ہے وقوع اون سبکا
موضع ردیف مین یکسان ہے نہ تفاوت پس اگر کہے توکہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہے اور
بامعنی ہے کہین گے ہم کہ شاہ بالانفراد بامعنی ہے نہ جزو بادشاہ ہم و در ردیف مقدار را
اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود و چنانکہ در کثرت
اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد
کہ آنچہ بعد از روی و وصل آید اگر یکحرف باشد و اگر بزیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ست اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہے اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو
روا ہے مثال یہ ہے بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر بہر بتان نثار کردم ٭ اور
جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے قلت کا بھی اسمین اعتبار نہین ہے اور جب معنی
ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھہ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف ہو
جیسے لفظ گردمش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر گوئیند بہین
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و اورا ہم از حساب ردیف شمرند گوئیم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ بی حرف وصل
استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ وصل متصل بود صورت نمی بندد و در ردیف خلاف
اینست چہ کالشی المباین است و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم ست بخلاف ردیف
و بآن سبب اورا حکم مفرد نہادن واجب پس میان او و ردیف فرقی ظاہر باشد اما
در خروج بخلاف اینست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود چون وصل میان او
و روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود ت اگر کہین کہ اس بیان سے
لازم آتا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہیے
کہین گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن
اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوس سے قافیے کا

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہر یعنی تمامی قافیہ بیر ردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شئے غیر کے ہے اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کے واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے

هم و در لغت تازی چون ردیف معتبر نبوده است باعتبار خروج در حال تحرک وصل احتیاج افتاده اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی بحالت تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نتھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے کہ اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے

هم و با سر سخن شویم و گوییم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است ردف روی مفرد حرف اول از روی مضاعف حرف دوم از روی مضاعف و وصل و حرکات هم پنج است حذو توجیہ مجری حرکت مجهول کہ حرف اول روی مضاعف را بود حرکتی کہ حرف دوم روی مضاعف را بود یا روی مفرد را بود و در حال اتصال بمتحرکی کہ بعد از روی آید است اور اصل مطلب پر آئین هم اور کہین هم کہ اس بحث سے ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بخیت اور رای ریخت پنجم وہ حرکت جو حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال متحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تای راستش ہین جو بروزن مفتعلن ہے کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا نہ چاہیے کہ مجری کہنا اوسکو مناسب ہے جو روی حرف ساکن ہے بلکہ متحرک ہو اور اسی طرح روی مفرد جیسے دد جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے دردل یہ حرکت بھی مجری سے الگ ہے هم و چنانکہ ہر چہ زیادت از وصل باشد بعد از روی و مکرر شود و آخر ار دلیف خوانند ہر چہ زیادت از ردف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آخر اقافیہ تعلق نباشد اور جسطرح جو کچھ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہو سکتی اور مکرر آتا ہے اوسکو ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہو سکتے اور مکرر آتا ہے وہ ہین قبیل صنائع ہے اور اوسکو قافیے سے کچھ تعلق نہین ہے هم و اگر آن مکرر لفظی باشد چنانکہ گوید کرد یاد و کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ مکرر حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت باشد و اگر نکنند حرجی نباشد اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے ایک لفظ ہو جیسا کہ کہے تو کرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہے اگر رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھ حرج نہین ہے معلوم ہو کہ کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کرد یاد کرد شاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس بیت مین بیت ہر چند رسد ہر نفس از یار غمی ٭ باید نشود رنجہ دل از یار ہمی ٭

کہ اسمین از دو یا زیادہ لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہے
جیسے اس رباعی مین رباعی ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت * پست است عدو
تا تو کمان داری سخت * حملہ سبک آری و گران داری تخت * پیری تو بتدبیر و جوان داری
بخت * اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت مین
بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس کے ہے
تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعها یا آنجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغییر ردیف بطریق بدعت آن ست کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ
بعضی را ردیف می آمد کردہ ست و بعضی را می آید آوردہ ست و مطلع قصیدہ اینست
بیت رسیدہ وقت کہ نسیم بہار سے آمد * نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد * و در موضع تغییر
باین نوع گفتہ ست بیت زبہر فال ز ماضی شدم بمستقبل * کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید * زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو * ہمہ نہان سپہر آشکار ہے آید *
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع ہا منوط باشد ست اور تکرار ردیف کی
واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغییر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا می آید بیتین
مرقومہ متن مین اون مین لفظ فال بمعنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم بہار کا
تا آیندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آتش ہے جیسا کہ رشیدی مین
لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بکسر ہے
اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبائع سے متعلق ہین *

فصل ہفتم در انواع قوافی

نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی مجرد یا مردف بود
و مردف را زائد یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکی از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ت فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے پس قافیہ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی ردف سے مدہ جیسے جدا اور روا اور صبی اور یحیی اور پہلو اور راسو اور غیر مدہ جیسے خیر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف ردف ہو اوس مین مفرد ہو جیسے کار و بار اور جور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جس مین دو حرف روی ہون جیسے ساخت باخت سوخت دوخت بخیت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول

تفصیل واسطے فہم مبتدی کے مرقوم ذیل ہے
اقسام

مجرد				مردف مفرد			
مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن		مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن	
موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول

ہم پس انواع مجرد مردف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید ت پس قسمین مجرد کی یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور حرف روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ۴ — مقیدات مجرد و مردف مفرد ۴

مطلق مجرد موصول	مطلق مجرد غیر موصول	مطلق مردف مفرد موصول	مطلق مردف مفرد غیر موصول	مقید مجرد موصول	مقید مجرد غیر موصول	مقید مردف مفرد موصول	مقید مردف مفرد غیر موصول
پسری و خبری	پیسہ من خبر من	مردی و وردی	مردمن وردمن	دعات و ثبات	خبر و گذر ہر لوح بہا	مرد و درد و منقذر	مرد و درد
یا وصل	من ردیف	یا وصل	من ردیف	تا وصل ہو نہ ردیف	لائق ردیف جیسے خبر مرا گذر مرا تقیا اور پیسہ من خبرمن مطلق جیسا کہ کہا گیا مطلق ہین	بجہت اجتماع سہ ساکن ردف روی و وصل	بجہت اجتماع ساکنین لائق ردیف نہین وہ ساکن درمیان بیت کہ مرد را بر وزن فاعلن ہو تو روی مقید نہ ہوگی

ہم مثال مطلقات اما مطلق مجرد موصول چنانکہ گوئی پسری و خبری ت مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد موصول جیساکہ کہے تو بہری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے ھم ب
غیر موصول چنانکہ گوئی بسپر من و خبر من ت دوم مطلق مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو
بسپر من اور خبر من را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا
نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین ھم واما
ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ت سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیساکہ کہے تو مردی اور دردی اسمین را ردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے ھم ر غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن وغیر موصول در ہر دو نوع جز با ردیف
نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع با ردیف تواند بود ت
چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیساکہ مردمن اور دردمن اس مین را ردف
اور دال روی مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنی
مجرد اور مردف مین جیسے بسپر من اور مردمن بجز ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک
نچاہیے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آوے
اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے بسپری اور مردی ساتھ ردیف کے ہوسکتا ہے
یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً بسپری را بروزن فعلاتن اور مردی را بروزن مفعولن
ہوگا روی موصولہ مطلق رہیگی ھم مثال مقیدات اما مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
وثنات واین با ردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ت مثال مقید کی
اما پنجم مقید مجرد موصول جیساکہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری اسمین
الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نچاہیے یعنی حشو بیت مین
وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا
اور یہان الف روی اور تای وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعات را اگر با ردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین
اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین ھم و غیر موصول چنانکہ گوئی خسبد و گذر

ہر دو نوع شاید ست ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونوں
طرح ہو سکتا ہے باردیف اور بےردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت
میں ہوگا تب بھی روی مقید رہے گی مثلاً خبر جرا بروزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے
زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قال ہفتم مقید
مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم باردیف شاید ست ہفتم مقید مردف
مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد ان میں را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہیں
اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمیں نہیں آسکتی ہے یعنی حشو میں
یہ قافیہ نہیں آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونوں ساکن ہیں اور اجتماع ساکنین
درمیان بیت کے نہیں ہوتا مثلاً مرد اجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید نہ رہیگی
اور آخر بیت میں اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ رو بروزن فاع ہوگا ہم آنکہ موصول
متعذر بود از جہت آنکہ اگر باردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
و اگر بے ردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود
چہ اعتبار دو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد بر تنگنا بود کہ گوئی بارش و کارش
ست الا ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ
ردیف کے ہو یعنی حشو بیت میں ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑیں ردف روی
وصل اور یہ محال ہے اور اگر بے ردیف ہو یعنی آخر میں ہو تین ساکن متوالی آخر بیت
میں پڑیں ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت میں دو ساکن
زیادہ معتبر نہیں ہیں اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش
پس تقطیع میں ایک ساکن ان ساکنوں سے گر جائیگا اور دو ساکن آخر بیت میں معتبر
ہونگے تینوں ساکن معتبر نہیں ہونگے نہم و اما مردف مضاعف یا مردو روی مقید نباشد
و الا محال ہر دو مطلق باشند و الا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر
لازم آید و یا یک مطلق باشد در لفظ و دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشد ہر یکی
یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد دہم و اما مردف مضاعف یا دونوں

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ نہون وقوع ایک
ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع
دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہر چند گنجایش ایک
ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا
یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف
روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا
مقید اور ہر ایک ان تینو مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چہ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی
خانو مین یہ ہے مردف مضاعف ٣ نوع

ہر دو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول ناستعمل	غیر موصول	موصول ناستعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

هم اما مردف مضاعف ہر دو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ست لیکن
مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیسا کہ کہو تو
راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روی مضاعف مطلق
اور یا وصل هم و غیر موصول چنانکہ گوی راست ست و خواست ست یا راست بود و خواست بود
بروزن مفتعلان و این بغایت گران باشد در لفظ و این نوع جز با ردیف نتواند بود
اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیسا کہ کہے تو
راست ست اور خواست ست یا راست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت
گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہو سکتی پس مثالون مین
لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے هم اما مردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق
موصول در لفظ قبیح بود و نامستعمل ست اما مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول ہے لفظ مین نہایت قبیح ہے
اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا ہم
و غیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و بے ردیف نتواند بود مثالش
چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلات اور مردف مضاعف جسمین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہے لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور بے ردیف نہین ہوسکتا مثال اوسکی جیسا کہ
کہے تو راست بود و خواست بود بروزن فاعلات پس الف روف ہے اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہے
ہم اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر
لفظ چہ سا کنہای متوالی با آنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار
در لفظ آید ست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نامستعمل ہے اس جہت سے کہ لفظ اوسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھہ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے
مگر ساتھہ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہے ہم و غیر موصول بدنگونہ بود کہ
رست و خوست و با ردیف نتواند ست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسر
مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ رست اور خوست اور یہ ساتھہ ردیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردیف آویگی روی حشو مین متحرک ہوجاویگی مقید نرہیگی ہم پس ازین بحث
معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است ست پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
چودہ ہین یعنی آٹھہ قسمین روی مفرد کی اور چھہ قسمین روی مضاعف کی ہم سہ نامستعمل
و یازدہ مستعمل ست تین نامستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہین هم وازین یازدہ ہفت مفرد و چہار مضاعف بت اور ان
گیارہ سے سات مفرد ہین کس واسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کس واسطے کہ جب چھ سے دو نون ہین نکل گئین چار ہین
هم واز ہفت مفرد چہار مطلق و سہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق و یکی
ہر دو روی در حکم یک روی مطلق و یکی ہر دو روی در حکم یک روی مقید ت اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کس واسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھ ہین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنمین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید ہین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی هم واز جملہ این یازدہ نوع سہ
نوع با ردیف نتواند بود و چہار نوع بیردیف نتواند بود و چہار نوع شاید کہ با ردیف
بود و شاید کہ بیردیف بود ت اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسری غیر موصول اور چار نوعین با ردیف بھی ہوتی ہین اور بیردیف بھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق هم

فصل ہشتم

در قافیۂ اصلی و معمول و ذکر
شائگان لفظی کہ در وضع قافیہ اعتبار اصلی بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بر ہمان صفت کہ
واضع وضع داشتہ باشد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ آنرا بہ ترکیبی یا تصریفی شایستۂ
استعمال گردانند مثلاً رست و بیارست اول اصلی و دوم معمول چہ بترکیب لفظ است با

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است فصل تحقیق قافیہ اصلی
اور معمول کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے
اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور
معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو
مثلاً راست اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو
پیدا سے ملاکر بمنزلہ راست قافیہ اول کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ لفظ کے ہے
مثال ثانی یہ بیت ہے ؎ ز الطاف حق شاد بادا دل ٭ بہر دم میرود از دست یا دل ٭
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ حرف کے یہ ہے بیت با فسون و عشوہ و ناز آن بت
طناز من ٭ دل ز دست عالمی بردست نی تنہا ز من ٭ اور ایک قسم اسکی تصریف
تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کرکے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین
جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی ؎ شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را ٭ شنیدم
نالہ جانسوز نی را ٭ عفاک اللہ من شر النوائب ٭ جزاک اللہ فی الدارین خیرا ٭
نی لفظ سے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے ہم و ہمچنین یاردم و افشاردم اول
اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است
و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست اور اسیطرح یاردم بمعنی قمچی اسپ
اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قائل لفظ
افشاردن سے حکایت نفس صیغہ ماضی مین لایا ہے اور شائستہ استعمال اس قافیہ مین
ہوا ہے ح قولہ یاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد
بقرینہ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری یاردم بضم دال
بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود است غالب آنست کہ درین معنی مرکب
از یار کہ بمعنی چرم و باخت دادہ ست و دم باشد تمم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی
استعمال شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین چہرہ اسکا فقط یابزنار ہی لکھا ہے دال سے
کچھہ تعرض نہین کیا اور صورتی کہ بضم دال ہو قافیہ معیب وارد ہوگا اور اگر مفتوح ہوگا

عیب بھی برطرف ہو جائیگا هم ودر تازی در نابہ کہ اسم فاعل از نباهت باشد ونابہ کہ ناب باشد با های ضمیر کی اصلی باشد و دیگری معمول ست اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت سے بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھہ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے دوسرا معمول هم و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار بیک معنی آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان گنجی را گویند کہ درو مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و ہا و الف جمع کہ در سرہا و دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ استعمال یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران چہ الف و نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح شایگان تکرار قافیہ است بیک معنی ست اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع ہوتا ہے اور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین یعنی ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان اوس گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کی بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہے یا بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہہ فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے اور نہ چاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیے مین لاویں

لاتے ہین مثلاً کہین خسران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین
بیک معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور سبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر
اور غیاث مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ و لائق و سزاوار ہے
اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو
ہمزہ یائیہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور معنی بیکار یعنے
کار بیہودہ اسواسطے کہ یہ امر بھی محکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور
ایک نوع سے قافیہ معیوب کا ہے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ
زبان اور فغان کے قافیہ کرین یا اون لفظونکو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے سیمین
اور آہنین ساتھ جبین اور یقین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے
جنمین یا اور نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ
زبان اور کمان کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو
فقط ایک جگہہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا
هم اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شهرت قبحش مگر جائیکہ شعر مردف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در شعر
مردف هم زیادہ از یکجا نیاورند البتہ ست اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہے یہانتک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لاتے ہین
بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مردف یعنی باردیف ہو وہان شایگان
کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہہ سے نہین لاتے ہین البتہ هم در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار
کردندی چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر در امثال آن الا آنکہ
قدما ازان غافل بودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند تمت اور لغت عربی مین
یعنی قافیہ ہای لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور
مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جالہ اور حسابہ کے اور جو مثل اسکے ہو

مگر قدما اس سے آگاہ نتھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہین اشتہار کرتے ہین
اور اپنے کلام مین ایسا سمجھکر نہین لاتے ہین **م فصل نہم** در بعضی احکام قوافی بر مذہب پارسی
گویان نگاه بود که از ایراد یک قافیه و دو قافیه در شعر معلوم نشود که قافیه از کدام نوع است
چه شاعر را مجال تصرف باقی بود که از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیده در موضع
قافیه آزار و بازار را ایراد کند شاید که بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیه مردف باشد و روی
حرف را بود و مقید بود بی ردیفه باشد **ت فصل** نوین بعضی احکام قوافی مین موافق مذہب
فارسی گویون کے کبھی ایک قافیہ اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے
سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف ردف ہوا اور را
روی مقید اور بے ردیف ہو **م** و شاید که بعد ازان راز آر و ساز آر گوید تا قافیه از و باز و راز
و ساز بوده باشد و آر در آخر همه ردیف باشد و شاید که قافیه بوده الا شایگان بوده باشد
و این قافیه هم مردف بود و روی حرف زا بود و مطلق بود و بار ردیف باشد **ت**
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے راز آر اور ساز آر لائے یعنی راز اور ساز کو لائے تا قافیہ
آزار اور باز اور راز اور ساز ہوا اور کلمہ آر سب جگہہ ردیف اور سچا ہے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ
اول کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھہ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہہ ردیف ہے
م و بار دیگر بعد ازان هم شاید که چرازار و گیازار آورد تا قافیه او با و را و سا و چرا و گیا
بوده باشد و زار در آخر همه ردیف بود و شاید که قافیه بوده الا و بعضی شایگان افتد
و این قافیه مجرد بود و روی که حرف الف است مطلق بود و بار ردیف برین قیاس باید کرد
در دیگر مواضع **ت** اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ چرازار اور گیازار قافیہ
لائے چرازار یعنی جای چریدن اور گیازار **ت** گیا و زار یعنی جای روئیدن گیاه

تا قافیہ آ اور بار اور را اور سا اور چرا اور گیا ہو اور زار سب جگہہ ردیف پڑے اور نچاہیے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا نار اور گیا زار ہے کہ زار
ان مین بیک معنی پڑے گا اور ساز ار و چرا زار مین نہ پڑے گا کہ ساز ار مین از نکلا ہے
اور چرا زار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بے حرف تاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار
ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین هم ودیدانکہ ہر چند از بحثہای گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ تکرار نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار
بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ بار کہ بانفراد دال است
بر معنی و چون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دال نبود ست اور معلوم ہو
کہ ہر چند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون
اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب
لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو
یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
جہت وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ با معنی ہو اور ایک جگہہ بے معنی ہو اور
جیسے با معنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے ویسے ہی
بے معنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے
یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ با معنی کے ہر گز تعلق مین اختلاف
رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم معنی کے
ہوتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

تنہا دلالت نکرے [illegible] معنی پر خود بمعنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے کے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر باعتبار
لفظ باز کے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک طرح شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی
سوق تنہا دال نہوگا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہہ بامعنی ہے اور ایک جگہ بےمعنی
ھم و اما اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی شکاری و یکبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کردست و اما اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہے
معانی متعددہ پر ایکبار دال ہے طرح شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ
کہتے ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہہ بامعنی ہے بانفراد
ھم و اما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد
چنین بود کہ بازار باشتراک مثلاً بسوق افتد و بر معنی دیگر لفظ باز آرد و در ہر دو حالت یک حکم
نتواند بود دست و اما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار مین ملا ہوا بمعنی سوق
پر ہے اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین انمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود در معاملہ اور رونق اور تازگی کی بھی
آگیا ہے پس دونون حالتون مین ایک حکم نہین ہو سکتا یعنی ایک باز بازار مین بمعنی سوق ہے
اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین رکھتے مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انمین حاصل ہے حج زیر عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ دو بازار
مثال پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و بعدم معنی بانفراد ھم و مثال جامع این ہر سہ اختلاف
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ گرباشد و دون ردیف و گردر دو موضع بانفراد
دال بود دیگر بمعنی حرف شرط و یکی بمعنی چرب بود و موضع بانفراد دال نبود بلکہ جزو باشد از مجموع کلمہ مجموع یکبار دال
بر عجلہ بود و یکبار دال بود کہ این اختلافات مذکور حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ مقفی تکرار نبود واللہ اعلم
ت اور مثال جامع ان تینون اختلافون کی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کرے

قافیہ گر ہو اور دن ردیف اور گر دو جگہہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہہ بمعنی حرف شرط کہ مخفف اگر ہے اور ایک جگہہ بمعنی جرب یعنی خارش اور دو جگہہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو ہو مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال عجلہ پر بمعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکورہ حاصل ہوں یعنی تینوں اختلافات حاصل ہوں ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور گر بمعنی خارش یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون میں ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردون میں ہے بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر ان میں بالانفراد معنی نہیں رکھتا مگر تعلق ہے اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود و بعدم معنی کہ ان دونوں سے التیام حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چاروں کا قافیے میں مقتضی تکرار نہیں ہے واللہ اعلم جرب بفتحتین و بای موحدہ مرض خارش گشتن او منتخب او نخب الجواہر او صراح سے کذا فی الغیاث گردون فلک و ارابہ کہ بہندی گاڑی گویند غیاث سے عجلہ بفتحتین الخ گہ از اگاڑ و مکشد منتخب سے

فصل پنجم در عیوب قوافی فارسی از آنچہ در باب عیوب قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد و بر قیاس گذشتہ اجناس عیوب را چہار قسم باشد ست فصل پنجوین عیوب قوافی فارسی میں جو کچھہ کہ سبقت میں عیوب قوافی شعر تازی میں کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اوسی سے معلوم کیا جاتا ہے یعنی وہی عیوب یہاں بھی ہیں اور موافق گذشتہ کے یہاں عیوب کی چار قسمیں ہیں قسم اول آنچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف حذو مثلاً مرد و درد و زرد و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دستہ و رستہ و بستہ عیب پوشیدہ تر باشد ست قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے اول اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف میں قید بھی شامل ہے جیسے کہ مَرد اور دُرد اور زَرد اور دِرد بمعنی وظیفہ ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ و رُستہ اور بستہ ہے ان میں عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمعیل کہتا ہے ست گر سوز دلم یک نفس آہستہ شود ۔ از درد دلم راہ نفس بستہ شود ۔ ور دیدہ ابران آب ہمی گردانم ۔ تا ہر چہ نقش است آن شستہ شود ۔ دوم اختلاف ردف

و اختلاف بحروف متباعد المخرج ظاہر و قبیح بود و بآن سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکہ در دور و شور و شیر و شیر کہ بکار دارند و ہم قبیح باشد مگر در لغت کسانیکہ
ہر دو کلمہ بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بہمین قسم باشد ت
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اوسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن مین سے
استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول
اور شیر بمعنی اسد مین یای مجہول اور شیر بمعنی لبن مین یای معروف حقیقت مین
دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون سے کلمے بیک
حرف ہین یعنی واو و یای معروفہ اور مجہولہ کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک
کچھہ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع بہین قسم ہے یعنی
اختلاف ردف ہے اور عیب ظاہر ہے قسم دوم آنچہ تعلق بروی داشتہ باشد
و آن چہار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہی جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین اختلاف توجیہ چنانکہ در اختر و عنصر و شاعر
و اگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چہ آنجا حرکت ماقبل را توجیہ نبود بلکہ از حساب
قافیہ نبود بدانکہ در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف بضم
و کسر آن مباینت نباشد کہ در تازی اعتبار میکنند و ہمہ را یک حکم باشد ت نوع
اول اختلاف توجیہ ہے جیسا کہ اختر اور عنصر اور شاعر ہین کہ اختر مین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحہ اور عنصر مین ضمہ اور شاعر مین کسرہ ہے اور اگر حرف را ان تینون مین
متحرک ہو یہ عیب دور ہو جاسے اسواسطے کہ حرکت ماقبل حرف را توجیہ نرہے گی بلکہ حساب
قافیہ سے نہو گی اس صورت مین قافیہ فقط رای متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیہ نہو گی اور معلوم کرو کہ فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھہ فرق نہین ہے جیسا کہ تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور حمو و اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی ہین سب کا ایک حکم ہے
هم سبب اختلاف حرف روی و ہچنانکہ در ردف گفتیم بحروف تنہا عد ظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیده تر چنانچه ستو و چهار سو و دری و علی و گرگ و ترک
ست نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان ردف مین
کہا ہے کہ بحروف تنہا عد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بھی وہی صورت ہے جیسا ستو بواو مجہولہ اور
چار سو بواو معروفه اور دری بیار مجہولہ اور علی بیار معروفه اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی ہین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے بیکدیگر کمتر ہے اختلاف
تنہا عد المخرج سے ستو بکسر اول و ثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ
تین تار رکھتا ہو اور زر قلب روکش کو بھی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا برہان سے دری بکسر اول و یار تحتانی مجہول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن سے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور یکدل بودن
بیکدیگر داری بھی ہے یہ ہے برہان سے ح چه در ستو و چارسو حرف روی مختلف است
که اول با و ثانی سین است و در دری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامه فقال هم ج اختلاف مجری و قبح آن پوشیده نماند مگر که اختلاف وصل
باشد بحرف متقارب چنانکه پسری در خطاب و خبری در نکره پس کثرت تخلف است
و شاید که بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصه که با ردیف بود ست نوع تیسری اختلاف مجری
یعنی حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو
ساتھ دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پسری حالت خطاب مین یعنی پسر ہے تو
اور خبری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یار معروف اور یار مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت ردیف
بھی ساتھ ان قافیون کے ہو هم د اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ

گوی بادشاه و پادشاه چه در اول بکسر است و در دوم مجهوله است و همچنین جهر است
که در راست و کژ چه اول مجهول است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلاف نتوان
تصور نیفتد چه آن حرکت مجهوله باشد همیشه ست نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مقید
یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مجرد کی یہ ہے جیسا کہ کہو تو پادشاہ اور پادشاہ اسواسطے کہ
اول یعنی پادشاہ مین دال یادکی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ مین دال پادکی بحرکت مجہولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے جیسے رست کژ اور
رست و کژ کسواسطے کہ اول مین یعنی تا در راست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
مین یعنی تا در راست ثانی پر ضمہ ہے اما حرف اول از روی مضاعف مین جیسے حرکت حرف
بای بخت اور رای ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
ہمیشہ مجہولہ ہوتی ہے هم قسم سوم اختلاف وصل حالش هم بہمان نہج است که گفته آمدست قسم تیسری عیوب قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا ہی
حال اوسکا بھی اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل التاسیس کا ہے هم قسم چہارم اختلاف ردیف و
آن در حرکاتی و حروفی تواند بود که پوشیده ماند والا بس قبیح باشد مثالش بسته چون
در حالت خطاب گویند و بسته چون نکره گویند تا حرف یا و شبیه با مختلف باشند در حرکات
ما قبل همچنین و باقی عیوب هم برین قیاس باید کرد که در عیوب قوافی تازی گفته آمدست
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہو سکتا ہو کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستہ حالت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور شبیہ یا
مختلف ہین ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ما قبل کا اسیطرح ہے اور باقی
عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے هم و بدانکه در قوافی قصیدها
و مثنویها و خانهای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند
و در قصاید قافیه مصرع اول شاید که در دیگر ابیات قصیده مکرر شود اما در مصرع دوم
نشاید ست اور معلوم ہو کہ قصیدے اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام در کرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین واقیہ مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین مکرر لائین کہ اوسکو رد مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نچاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام در کردن و بنہایت چیزی رسیدن منتخب سے ہم و قدما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا و غزلہا بعد از شش بیت و در قصائد بعد از چہار دہ بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفتہ اند کہ اختلاف تعریف بنفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست ستے اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیہ کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیتکے اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تعریف کا بنفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے ہم این است آنچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو فن بر سبیل ایجاز و باللہ التوفیق ست یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و باللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

موجود بحق واحد اول باشد — باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت — نقش دومین چشم احول باشد

تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار بے نظیر جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہے کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرایش ثنا سے ہے کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا ✽ مثنوی ✽ طغرای افضائی لامکانی بارگاہش ✽ ہجوم بی نیازی سپاہش ✽ زدہ بربام وحدت کوس شاہی ✽ مطیع اوست از مہ تا بماہی ✽ بہارستان لطفش بیخزان ست ✽ خس آن سبزی نہ آسمان ست ✽ اور درود نامحدود خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جب تک مقربان درگاہ صمدیت نے اونکی اوسے تربیت دربان درکی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ تقدس مین جانیکی جرأت نپائی ✽ مخمس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعونسے زینت دی ہے نہایت طبع آزمائی کی ہے ✽ مخمس ✽ حق ہے ہے حق معرفت نور حق مین بات ✽ افضل ہے ہر نبی سے تو اے فخر کائنات ✽ آتش حیات شمع ہے پروانے کو ممات ✽ موسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات ✽ تو عین ذات مینگری وتبسمی ✽ اوصاف انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنے گوش حق نیوش سے کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرہ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان معجز بیان سے کہا ✽ ہمنام خدا علی مرتضیٰ ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات خدا ✽ رباعی ظہوری ✽ سلطان رسل کہ جملہ را تاج سر ست ✽ قانون بقا طفیل او نغمہ ورست ✽ درچار حد از شعبگی او دردہ دم ✽ ہر کس زدہ از دہ مقامش خبر ست ✽ اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستۂ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ وسال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھہ آفتاب کے برای مطالعہ شمسیہ آگئے بیٹھے ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلے ہین مژدہ ہو کہ کتاب معیار الاشعار فن اوزان قوافی

مستند شعرای روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدة المحققین زبدة المدققین حاوی العلوم العقلیه
والنقلیه هادی السبل الشرعیه اسوة فضلاء فخام قدوة علماء اعلام صاحب القوة القدسیه مالک الملکات
الملکیه مستند الحکماء والمتکلمین سلطان العلماء والمجتهدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقهاء من الآفاق المتکلم علی وسادة الاجتهاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد
واماثل ماه فلک علوم کا شمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراه وجعل الجنة مثواه کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر نقطہ اوسکا دُرِ معانی درکنار ہے
سمی مہر و سطور سنگینی نزاکت سے سر بزمین نہادہ ہین اور گلہای سیراب معانی شاخسار لطافت
پیرو امن الوان بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا
دیدۂ ہوشمند ہر عجب دریا ہے کہ ہزارون انہار سطور اوس مین روان ہین اور صدہا صدف لفظ در ذرہ البابج
معانی درکنار اوس مین نہان ہین جب سے کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہے ایسا رسالہ نہ کوئی لکھ سکا
نہ کسی نے لکھا ہے سبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہے شاید کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان ہے
ہر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین بغیر ارجہد وجہد آجائے رشتۂ علوم مین کوئی عقدہ لاینحل ایسا کہ جسکا
کشایش محال ہو پیش نہ پائے میزان عقل مین اتنی تاب و توان نہین کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان
ناطقۂ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ورا بھی دم مار سکے اکثر صاحب دبستان تحقیق مین اگر کل
مضامین بطور خود ہاتھہ مین لائی ہین رنگہای طبع تو بنو دکھائے ہین مگر اصل مین جو دیکھو تو پایۂ تحقیق
گرے ہوئے ہین منہج راہ راست سے پھرے ہوئے ہین سیلاب بعض جان تحقیق ہے اور حل مشکل و حم
تحقیق ہے کہولنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا اوسے چھپانا ہے کسی نے اعتراض بیجا کئے ہین اور کسی نے جواب نازیبا
دئے ہین اور کیونکر نہو بسبب نایابی نسخہ خدا جانے کیا کا کیا پڑھا گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ
اونسے بھی کم پایہ تھے اوسکو غنیمت جانکر پڑہانے لگے شاگردون پر استادی جتانے لگے کج طبعان
ان گمو رفت طبع بھی اونکی پہچان سکے کہ مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھہ آتا تہا غواص فکر ہر
صدف کی جگہہ خزف پاتا تہا مختصر جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون مشکل ہر حرف
جو تحکم سے بیان کرتا ہون بسبب بد قدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تہا
گرشتہ ناسخ سے نسبہ بدن جانئے سیاہ تہا جو شنجرف سے لکھا ہوا تہا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تہا

الف نیزہ آہ کیصورت بلند تھا حسرت سے دیکہ شکل پر کفر ارہنا پسند تھا نہ سر پہ کلاہ نہ مدینہ نعلین نقطہ زیر پا بھی
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بی طاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تختۂ لحد کیصورت تھی صورت ابستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تھا وہ اور جہکی جاتی تھی پیچ کا
لقمۂ غم نقطوں سے بہرا تھا اشتیاق عالم مین مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بہی بار غم سے خم ہو کے بے تاب و
توان تھی سبب اسکے وہ حصہ بڑہکر ناتوانی مین مشہور جہان تھی رے بے سر پیش تھی نشتر فروش سینۂ
ای بالای نقطہ پیش ١٢
خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر زار پر گولی نقطے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین
مبتلا تہا کہ سین نے دامن اپنا دانتون سے پکڑ لیا تھا کہ نشتر غم اسقدر تیز ہوا تہا کہ دامن شین
کے اوسکے پار ہوگیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ جہونکا
تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشم طا مین پڑگیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت
تھی جو کوئی لفظ عیش کو اولٹ کر لکھتا تھا عین پر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تھا
یعنی زندگی ١٢
مثل الف افسر اہل غم و الم تھا کاف و فا رالکہ شکل کف ہوئی تھی کف کشا و ہیاکر اہل
بصیرت ہوکر کوچہ ہای اوراق کتاب مین پہرتی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جا ہی قدر و منزلت
ظاہری پسند اہل زمان ہے تب تو قاف چاہتے ہے کہ اگر قدرت پائین اور کتابوں مین نکلکر چلی جائین
حرف لام و میم الم مین اگلی تھی نیزہ غم سینے پر کہا گئی تھی نون کو پابند جنون کہون یا ماہی دریای
خون اور واو اور رای جہان ملجائی تھی صورت وہ کہ نگلہ کرتا سعت و تحسر ہی دکہلاتی تھی جب کیسینے
آنکہہ لڑائی تھی چشم ہا دیدہ نقطہ سے خالی پائی تھی یا یہی خبر ہستی و مایوسی دیتی تھی برابر
انگڑائیان لیتی تھی سبب حرف صرف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ تھا مبتلای غم و
الم تھی الغرض دوستان باصفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب اوستاد اکمل
صاحب رای صائب رشک انوری و صائب گوش مردم عجب سے خلق ہوئی ہین ایسے اشعار و مضامین
آبدار نظم مین زبان فی جو دونون لیونکو واسطے نکلی کلمات سے ملایا ہے گویا صحت الفاظ و مضامین
کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہے سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض مین السطور دیوان بلاغت
بنیان سے فیضیاب ہی اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطور پر نور کلام فصاحت
توامان سے باآب و تاب ہے جیسی انوار دائرہ یکی روشنی مہر دلیل ساطع ہے کثرت فروغ نقطہ پر

قلت تجلی انجم یہ ہاں قاطع ہے شعر بہار یہ انکا اگر برگ خشک خزاں دیدہ پر لکہا جاوی برنگ برگہائے اشجار فصل بہار بلکہ بہ تکیہ سبزی آئی دو سبزہ جگہہ باطل ہے مگر انکی غزل ہین اور تسلسل سب جگہہ لاطائل ہے مگر انکے قصیدہ ہای مسلسل ہین زود گوی اسدرجہ کہ جب تک سی شعر نکالکر ایک دفتر ہو جاہے اور دو ماہ اندر ہیاکہ جب تک یاہر آئی ایک کتاب بنا دیا او جود ترتیب تصنیف پائی اجمال انکا اگر چاہو تو مندرج ایک سطر ہین لاؤ اور تفصیل اونکی اگر چاہئے پائی ایک فرد ہوا تو آفتاب عالمتاب چمکا وُ زبان شیرین انکی اگر چہا ہتی فرہاد و شیرین ہین تلخی درمیان نہ آتی رنگینی اشعار بکر شفق آسمان ہوئی ہے اور روشنی فکر چاپ کر صیقل تجلی ماہ تابان ہوئی ہے زمین شعر آسمان ہے یہ تعلی اور کہین کہان ہے اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنائین تو نکلتے ہوئے زبان سے فقط جنبش لب ہی سامعین سمجھہ جائین عربی فارسی اردو سب ہین تصنیف ہر ہر علم ہین ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سی عیان ہے کیا حاجت بیان ہے صدہا امیر غریب فیضیاب کلام ہین شاگرد ایسے نیکنام ہین اشعار سہی ہین سہ آسمان سخن انہین سی ہے روشن جہان سخن یہ سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتھہ مبدل ہو گئی طلاقت کے ساتھہ بلند اسقدر یکسان ہوگئی ہین شعر کی آسمان تک پہنچ گئی ہمکہاتی ہے روش بیانی اثر کہین تمام ہوتہے تو نکلی سحر یہ سنتا ہین اگر کند عقلونکو آج سخن فہمی نہو کچہہ علاج یہ کہتی ہین سب آشنای سخن ہین خدای سخن ہین خدای سخن مقابل ہو انکا کیونکر دلیل یہ کہہ ہی یہ کتاب او سچہ قاطع دلیل معدن اوستاد امثال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا مدبر الدولہ مدبر الملک منشی سید **مظفر علیخان** صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ اسیر مدظلہ القدیر ہین انکی اور حرف التجا زبان پر لائے جناب مصدوف نے راہی سجا اونکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار سے **زر کامل عیار** تصنیف فرماکر پیشکش نزدیک ودور کی اکثر عروضیونکا امتحان تام کیا ہر سخنچے کو خام کیا کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تحقین او ٹہائی ہین سبحان الله ثم سبحان الله کتاب کیا ہے قدرت خدا کا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑہکر فیضیاب ہوئی زمرۂ اہل علم عروض ہین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل متن جا بجا ہوا جسکو ذرا بہی ذوق تہا دل و جان مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم و الاکرم منشی والاشان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و سخاوت مرجع نشین چاریاش ثروت و مروت جناب منشی **نولکشور** صاحب لازالت بحار دولتہ

متوسلین علی عمر الازمنہ و الدہور ظلال ظلیل رہتی عمدہ و ذلیل کہ یگانہ آفاق ہیں ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہیں
ایکروز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر
پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم
و سیاہی بیرون از طاقت بشر ہے صحت اسکی اگرچہ یہ کتاب پیش نظر ہے باعث ظہوری
غلطش نگذاشت چنانچہ چھاپی ۔ ہر نقطہ آن نافہ مشک آگینی ۔ برقع برخش تار و پود نگہ
بیگشت و گرنہ خط پرستی دینی ۔ امید علما اعلام اور فضلا کرام سبھران عجائب جہان سامعان
کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو بنظر انصاف دیکھکر فیضیاب ہوں اور دعای خیر مصنف
میں متوجہ درگاہ رب الارباب ہوں اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہیں اوس میں اعتراض کسی کا
گذر نہیں الہ بس باقی ہوس سے شعر پہنچا ہے زمین سے آسمان تک ہی بس کلک حکیم اب کہاں تک تمام

قطعات تاریخ

از نتیجہ افکار جناب شاعر عدیم النظیر حشمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بہ حکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

طلامی است این شرح کامل عیار	کہ شد بہر میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواہی حکیم	بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجہ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علیخانصاحب بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح	ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپی
خرد نے طبع کی تاریخ یون کہی افضل	مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

از نتیجہ افکار شاعر بے بدل جناب فخر علی صاحب بادشاہ علیصاحب متخلص بہ غالی شاگرد حضرت اسیر

اولین شرح میزان بود — بعد ازان این کتاب شد تیار
عقل تاریخ او بہ من جنالی — گفت شرح بکر معیار

از نتیجہ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بہادر متخلص واصفی شاگرد حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقہ دار جلال پور وغیرہ رئیس قصبہ سندیلہ خیر خواہ سرکار

واہ کیا لکھی گئی اسی کتاب — حل ہوئی مشکل مسائل سربسر
واسطے تاریخ اوسکی کلک سے — یون رقم کی شرح ہندی مختصر
۱۲۸۹ھ

از جناب میرزا آغا حیدر صاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علی صاحب اسیر متخلص شاعر لکھنو

اوستاد نے کیا کتاب لکھی — جو سطر ہے سبیل چشم بلا ہے
تاریخ کی یہہ اوسکی سینے — افسون یہہ شرح مستند ہے
۱۲۸۹ھ

از نتیجہ افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص بہ رضا شاگرد جناب تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

زرکامل عیار شد مطبوع — آنکہ میزان برای اشعارست
فکر تاریخ چون رضا کردم — گفت ہاتف کہ شرح معیارست
۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظہور حسین صاحب متخلص بہ ظہور خلف منشی علیم اللہ صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

ہست تیر فلک کلک جناب اسیر — ہست زپیکان او سینہ حاسد فگار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال — کرد بہر فقرہ اش سلک ثریا نثار
از پی تاریخ طبع خوب رقم زد ظہور — سکہ نو شد روان از زر کامل عیار
۱۲۸۹ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ ترجمہ معیار الاشعار مسمی بہ زرکامل عیار مطبع نامی منشی نولکشور میں بمقام لکھنؤ بماہ اگست ۱۸۷۲ع مطابق ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۹ ہجری طبع ہوکر شائع ہوا فقط

غلط نامہ کتاب زر کامل عیار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	بوزون	بوزن	۵۵	۱۱	لن مفاعی	لن مفاعی لن فعو	۱۱۶	۱۵	گذرانی	گذارانی
ایضاً	۱۵	ن	ان	۶۰	۱۳	او مربع چیاپا	او چیاپا	۱۱۷	۳	شالی	خالی
۷	۱۵	زعم	رغم	۶۱	۲۱	مرا مرا	مرا	۱۱۸	۷	ہمرا	ہمران
۷	۱۹	ست	دست	ایضاً	۲۳	کسن	گستن	ایضاً	۱۶	بہر	بہرہ
۹	۳	بمطلب	بر مطلب	۶۲	۱۸	اگر	اگرچہ	ایضاً	۱۹	رہبر	رہبری
۱۴	۱۳	رو	روی	۶۹	۱۱	تنہا	تنہا ہم	ایضاً	۱۹	دب	رب
۱۷	۸	تبکلف	بکلفت	۷۰	۵	مشتمن	مثمن میں	۱۱۹	۱	اغارا	غارا
۳۰	۲۳	فقرات	نقرات	۷۴	۱	ہی ہیہ	ہیہ ہی	ایضاً	۱۶	فارسی	فارسیئین
۳۱	۶	ناخن زون	کہ ناخن زون	ایضاً	۷	بازیاوہ	یازدہ	ایضاً	۱۷	بجو	بجوسہ
ایضاً	۱۱	موسیقی	موسیقی	۸۲	۲۲	لو	کو	۱۲۰	۳	زن	زدن
۲۴	۳	دوہر	دو	۸۴	۵	نہین	تین	۱۲۱	۱	مفاعلات	مفاعیلات
ایضاً	۸	مقصود حرکت	مقصود مصوت	۸۹	۱۴	مفاعیلان	مفاعلان	۱۲۳	۱۱	شوار	شعرا
۲۶	۲۰	گویا	کویا	۹۳	۱۳	اٹھائیس	اڑتیس	۱۲۹	۱۳	جن میں	جس میں
۲۷	۲۳	تن	میں	۹۵	۱۵	تازی	تازی ہین	۱۳۱	۲	کسکی	کسکی ہین
۲۸	۸	مین	ہین	۱۰۳	۹	ہین	او ہین	۱۳۲	۱۶	احد مضمر	یا احد مضمر
۳۱	۷	ہوا	ہو	۱۰۸	۴	گیا	کیا	ایضاً	۱۸	عروض سالم	وعروض سالم
ایضاً	ایضاً	اصلی	اصل	۱۰۹	۱	مفاعیلا نشست	مفاعیلا نشست	۱۳۳	۳	متفاعلن	متفاعلاتن
۳۴	۲۲	موقت	موقت	۱۱۰	۹	را	راکہ	ایضاً	۷	یعنی	یعنی فعلن
۳۵	۷	ہی	ہین	۱۱۳	۷	ثانی	ثانی ہین	۱۳۶	۲۲	مثمن مطلق	مثمن
۴۳	۲	حرف	صرف	ایضاً	۹	تجریر	تجرید	۱۳۸	۵	ساکن کر	ساکن
ایضاً	۲۳	سکن	مسکن	ایضاً	۱۱	غروذا	غرورا	ایضاً	ایضاً	چاہین	چاہین و
۴۶	۲	ندرا کہ	ندارک	۱۱۴	۱۲	فاقت	فارقت	ایضاً	۱۳	ساکن	ساکن شش الف نون
ایضاً	۸	من	متن	۱۱۶	۱	ثا	ثانی	ایضاً	۱۴	الا	اور
ایضاً	۱۸	ور	اور	ایضاً	۴	ایراد	درایراد	ایضاً	۲۱	فعلان	فعولان
۴۷	۵	خوشگا	خصوصگا	ایضاً	۹	او بعد مفاعیلن	مفاعیلن او بعد	۱۳۹	۱۵	باستی	تابستی
۵۴	۱	جز	جزء	ایضاً	۱۵	گذرانم	گذارانم	۱۴۰	۴	اند	آرند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۹	واگر	والا	۱۹۴	۷	ببر	بر	۲۴۸	۲۱	جایز	ناجائز
ایضاً	ایضاً	تھری	نہ ٹھہری	۱۹۵	۱۴	فاعلاتن	فعلاتن	۲۵۰	۱۹	بدل	کہ بدل
ایضاً	۱۸	حقیقت	حقیقت میں	ایضاً	۲۱	تبکلیف	تبکاحت	ایضاً	۱۷	ران	ان
۱۴۱	۲۰	نسیمعس	نسیمیں	۲۰۲	۴	ازین	زرین	۲۵۲	۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۴۲	۶	عروفں	[illegible]	۲۰۸	۱۳	زہر	زہر	۲۵۳	۱۹	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۵	ہمین	ہمی	۲۰۹	۶	مخبول	[illegible]	۲۵۵	۲	اشتبماہ	اشتباہ
۱۵۳	۶	اوس	اس	ایضاً	۹	مخذوف	[illegible]	۲۶۱	۱۱	حاجت	حاجب
ایضاً	۱۲	[illegible]	[illegible]	۲۱۲	۵	کبعتی	معنی	۲۶۲	۲	[illegible]	ناموس
ایضاً	۱۴	مفاعیل	[illegible]	ایضاً	۸	قاصی	قاضی	ایضاً	۱۳	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۲۲	[illegible]	[illegible]	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]	۲۶۵	۱۸	[illegible]	داودیا
۱۵۸	۱۳	وآوارہ	آوارہ	۲۱۹	۴	[illegible]	[illegible]	۲۶۹	۵	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۳	[illegible]	مفعولن	۲۲۱	۲۱	[illegible]	[illegible]	۲۷۰	۲۰	[illegible]	[illegible]
۱۵۹	۱۸	گفتہ اند	[illegible]	۲۲۲	۱۹	اول	[illegible]	۲۷۱	۲۱	اون	ان
۱۶۰	۲۰	ندارا	ندترا	۲۲۳	۱	ہوا	ہو	۲۷۷	۲۳	[illegible]	[illegible]
۱۶۱	۱۹	ست	سب	ایضاً	۶	قدم	قد	۲۷۹	۲۳	یعنی	سے
ایضاً	۲۰	سالم ہی	سالم ہی	۲۲۴	۳	بعضی	یعنی	۲۸۱	۲۲	ہیون	ہین
۱۶۲	۱۳	منیدا	تشنیدا	ایضاً	۹	بسیط	بسیار	ایضاً	۲۴	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۲۱	بدولسب	[illegible]	ایضاً	۱۸	یاتردہ	نہ یادو	۲۸۲	۱	[illegible]	[illegible]
۱۶۴	۲۱	یعنی سکے	[illegible]	ایضاً	۲۱	[illegible]	[illegible]	۲۸۵	۹	[illegible]	[illegible]
۱۶۵	۲۱	تقطیع	[illegible]	۲۲۵	۲۱	[illegible]	[illegible]	۲۸۶	۴	[illegible]	مفرودہ
۱۸۶	۲۱	فاعلان	فاعلن	۲۲۶	۱۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۶	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۲۳	فرانغ	فروغ	۲۲۹	۱۲	بلکہ	[illegible]	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۱۸۹	۲۳	فعولن	[illegible]	۲۲۸	۱۲	کہ وہ	[illegible]	۲۹۸	۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۹۰	۵	مفتعولن	[illegible]	۲۳۱	۵	کا	کی	۲۹۹	۲۲	[illegible]	[illegible]
۱۹۲	۱۰	سنجالی	[illegible]	۲۴۶	۲۲	[illegible]	[illegible]	۳۰۳	۱۱	ظاہرا	ظاہر
ایضاً	۲۱	سن تقع	[illegible]	۲۴۸	۱	[illegible]	[illegible]	۳۰۴	[illegible]	شد	باشد
۱۹۳	۲	صعرن	معمرن	ایضاً	۳	پسندیدہ	ناپسندیدہ	۳۰۹	۲۳	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۵	مستفعلن	[illegible]	ایضاً	۱۳	جاہل	جاہل ہیں	۳۱۰	۱۴	[illegible]	[illegible]